COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقراء

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی
کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

سیاہ کفن پوش بلا

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے بچو! سلام خلوص!

عنبر ناگ ماریا کی قسطوں کو آپ جس محبت اور دلچسپی کے ساتھ پڑھ رہے ہیں اور مجھے خلوص بھرے معصوم خط لکھ رہے ہیں اس کے لیے میں آپ سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں مجھ سے میرے دوست اکثر پوچھتے ہیں کہ عنبر ناگ ماریا آپ کے امریکہ کے دورے کے بعد دلچسپ ہو گیا ہے اس کا مقصد ہے میں اس کے جواب میں صرف یہی کہوں گا کہ خود عنبر ناگ ماریا کی واپسی کا سفر بے حد دلچسپ ہو گیا ہے کیونکہ جیسا کہ میں پہلے بھی کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو عنبر ناگ ماریا خود اپنے سفر کا حال لکھواتے ہیں میں خود نہیں لکھتا اس لیے جوں جوں ان کی واپسی کا سفر پراسرار اور دلچسپ ہو رہا ہے میری قسطیں بھی مزے دار اور دلچسپ ہو رہی ہیں مثلاً اس بار عنبر ناگ ماریا۔ اور کیٹی چاروں ہی ایک سیاہ کفن پوش بلا کے پنجے میں جکڑ لیے جاتے ہیں سارے سفر میں یہ پہلی بار ایسا ہوتا ہے کہ چاروں دوست ایک جگہ قید ہو جاتے ہیں بے بس ہو جاتے ہیں ان کی ساری طاقتیں ختم کر دی جاتی ہیں پھر ان کے ساتھ کیا گزرتی ہے۔ یہ آپ خود پڑھیں گے تو معلوم ہوگا۔

آپ کا دوست

اے حمید

قیمت: ۵۰/ روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اول ـــــ

ناشر: نیا مکتبہ اقراء۔ ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

طابع: الفرید پرنٹرز، لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فہرست

- ٹوٹا ہُوا، عبرانی جادوگر
- کیٹی ڈاکوؤں کے نرغے میں
- ویران آسیبی جہاز
- صندوق سے نکلتی کراہنے کی آواز
- مُردے کو قبر سے نہ نکالو
- سیاہ کفن پوش بلا

ٹوٹا ہُوا، عبرانی جادُوگر

ماریا دریا میں سے نکل کر دریا پر آ گئی۔

شاہی پروہت کے ہرمل اور لوبان کے دھوئیں کا اب اس کے جسم پر کوئی اثر باقی نہیں رہا تھا رات ڈھل رہی تھی، وہ سیدھی راج کماری۔ پاروتی کے محل کی طرف چل پڑی اسے معلوم تھا کہ اُس کی سوتیلی ماں راج رانی اور وزیر اعظم ملک کے شاہی پروہت کے ساتھ مل کر راج کماری اور اس کے راج بھائی کے خلاف سازش کر رہی ہے تاکہ وہ انہیں ہلاک کر کے اپنے بیٹے کو تخت پر بیٹھا دے۔

ماریا نے راج کماری پاروتی کے محل میں جا کر اُسے جگایا اور سارے واقعات بتائے کہ اسے چڑیل سمجھ کر شاہی پروہت اور وزیر اعظم نے راج رانی کے اشارے پر ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی

راج کماری پاروتی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میری سوتیلی ماں اچھا کام نہیں کر رہی۔ کیونکہ مقدس کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کوئی کسی دوسرے کے لیے کنواں کھودتا ہے خود اس میں گر جاتا ہے۔

ماریا نے کہا۔

لیکن تمہاری سوتیلی ماں کو یہ بات یاد نہیں رہی وہ راج گدی اپنے بیٹے کو دلانے کے لیے پاگل ہو رہی ہے اور تمہارا اور تمہارے بڑے راجہ بھائی کا خون کرنا چاہتی ہے۔

پاروتی بولی۔

خدا دیکھ رہا ہے وہ بُرے آدمی کا کبھی ساتھ نہیں دیتا اور برائی کرنے والے کو ہمیشہ ذلت کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

اور پھر ایسا ہی ہوا۔ جب پاروتی کو سوتیلی ماں راج رانی کو یقین ہو گیا کہ پُر اسرار چڑیل کو ہلاک کر دیا جا چکا ہے تو اس نے دوسری رات سازش کر کے ایک غلام کو راجہ کے قتل کرنے کے لیے بھیجا اتفاق سے اس روز راجہ شکار کھیلنے چلا گیا۔ غلام نے راج رانی سے کہا کہ جونہی راجہ شکار سے واپس آئے گا وہ اُسے قتل کر دے گا۔

ایک ہفتے بعد راجہ رات کے وقت شکار کھیل کر واپس آیا

تو راج رانی یعنی راجہ کی سوتیلی ماں اس کے کمرے میں آ کر اُسے دعائیں دینے لگی کہ وہ خیریت سے واپس آگیا ہے اس رات راجہ کی سوتیلی ماں اُس سے دیر تک باتیں کرتی رہی۔ راج رانی کو نیند آگئی۔ اور زیادہ رات گزر جانے کی وجہ سے وہ وہیں راجہ کے محل میں ہی پلنگ پر سو گئی۔

اس رات غلام خنجر لے کر راجہ کو قتل کرنے اس کے محل میں داخل ہوا اس وقت راجہ دوسرے کمرے میں سو رہا تھا اور راجہ کے پاس ہی جو پلنگ بچھا تھا اس پر اس کی سوتیلی ماں سو رہی تھی محل میں اندھیرا تھا غلام یہ سمجھا کہ پلنگ پر راجہ سو رہا ہے اس نے جاتے ہی حملہ کر دیا اور راجہ کی بجائے راج رانی کو قتل کر دیا راج رانی کی چیخوں سے راجہ اور دربان جاگ اُٹھے غلام کو پکڑ لیا گیا۔ راج رانی مر چکی تھی دربانوں نے غلام کو بھی ہلاک کر ڈالا

صبح سارے ملک میں یہ خبر پھیل گئی کہ راج رانی قتل ہو گئی ہے غلام نے مرتے مرتے سارا راز فاش کر دیا تھا اور بتا دیا تھا کہ اسے راج رانی نے راجہ کو قتل کرنے کے لیے بھیجا تھا اور اس سازش میں وزیر اعظم اور شاہی پروہت بھی شریک ہیں۔

راجہ اور پاروتی اس وقت وزیر اعظم اور شاہی پروہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو گرفتار کر کے قید خانے میں بھجوا دیا اور راج سکون سے
راج کرنے لگا۔

ماریا نے راج کماری سے کہا۔
پاروتی اب مجھے اجازت دو تاکہ میں اپنے بھائی عنبر
ناگ اور بہن کیٹی کی تلاش میں نکلوں۔
پاروتی نے اُداس آنکھوں کے ساتھ ماریا کو رخصت کیا۔
وہ آدھی رات کو ماریا کو چھوڑنے محل کے پچھلے دروازے
تک آئی۔ ماریا کو اس نے ایک کالا گھوڑا دیا جس پر سوار ہو کر
ماریا پاروتی کے شاہی محل سے نکل کر دریا کے ساتھ ساتھ
روانہ ہوگئی۔

اس وقت ناگ زتلام شہر کے قریب قلعے پانڈی چری کے
پاس باؤلی کے نیچے شہزادی سلومی کی قید میں بادشاہ بنا بیٹھا
ہے اور پُر اسرار موکلہ کو قابو میں کرنے کی کوشش کر رہا ہے
دوسری طرف عنبر بزرگ کی ہدایت پر افریقہ کے جنگلوں کی طرف
چلا جا رہا ہے۔ کیونکہ بزرگ نے اُسے کہا ہے کہ ان جنگلوں میں
ہی اس کی ملاقات ماریا یا ناگ سے ہوگی۔
کیٹی خانہ بدوش عورت کے بھائی کے ساتھ قرطبہ کی طرف
جانے کی تیاریاں کر رہی ہے اسے دھڑکتی کتاب کی سرگوشی کے
مطابق سُرخ محل میں شہزادوں کی تلاش کرنا ہے۔ جو کسی

پر اسرار جگہ پر کسی ان جانی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔
جب اس نے دھڑکتی ہوئی کتاب کو غار سے باہر نکل کر چاندنی
رات میں دیکھا تھا تو اس کے اندر سے سرگوشی کی آواز آئی تھی۔
"شہزادے۔ سُرخ محل۔ مدد کرو۔"
کتاب میں ایک عورت کی آنکھ تھی جس کی پلکوں پر زرد سونے
کا برادہ چھڑکا ہوا تھا کیٹی اس سُرخ محل کا پتہ چلانا چاہتی تھی
جہاں شہزادوں کا کوئی گہرا راز تھا اور وہ کسی کی مدد چاہتے
تھے۔ کتاب میں یہ بھی اشارہ دیا گیا تھا کہ یہ سُرخ محل ایک سیاہ
پہاڑ کے دامن میں ہے اور اس کے اندر جو محل ہے اس میں
بارہ ستون ہیں اور شیر کا فوارہ ہے خلائی لڑکی کیٹی نے یہ سبز
مخمل والی پرانی کتاب اور اس کا تعویذ صندوق میں دوبارا بند
کر کے غار کے اندر گڑھے میں رکھ کر اوپر پتھر لگا دیئے تھے
اور خود سیاہ پہاڑ اور سُرخ محل کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی
تھی راستے میں اسے ایک خانہ بدوش عورت مل گئی تھی جس کو
کیٹی نے اپنا نام میڈونا بتایا تھا۔ خانہ بدوش عورت کے بھائی
کا نام رچرڈ تھا اور وہ دونوں یہ کیٹی کو اپنے ساتھ لے جا رہا
تھا۔ وہ قرطبہ جا رہا تھا اُسے راستے میں کیٹی کو طلیطلہ نام کے
گاؤں کے قریب چھوڑ دینا تھا کیونکہ خانہ بدوش عورت کے کہنے
کے مطابق سیاہ پہاڑ اور سُرخ محل کے کھنڈرا[illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قریب تھے کیٹی کی چٹکی کی طاقت وقتی طور پر ایک بار پھر ختم ہو گئی تھی وہ چٹکی بجا کر کچھ نہیں بن سکتی تھی اور اس کی نیلی آنکھیں جو کہ ہی تھیں جس کے بارے میں کیٹی نے خانہ بدوش عورت اور اس کے بھائی کو یہ بتایا تھا کہ اس کی آنکھیں پیدائشی طور پر ہی ایسی ہیں۔"

چنانچہ ایک روز شام کے وقت وہ خانہ بدوش رچرڈ کے ریڑھے میں بیٹھ کر قرطبہ کی طرف روانہ ہو گئی اس علاقے میں دن کے وقت سخت گرمی پڑتی تھی۔ اس لیے لوگ زیادہ تر راتوں کو سفر کرتے تھے ساری رات سفر کرنے کے بعد صبح کے وقت یہ لوگ ایک سیاہ پہاڑ کے دامن میں پہنچ گئے۔ رچرڈ نے کہا۔

یہی وہ سیاہ پہاڑ ہے جس کا تم ذکر کرتی ہو اس کے پاس ہی طلیلی گاؤں ہے اور سرخ محل کے کھنڈر دوسری جانب ہیں تم اس ویرانے میں جا کر کیا کرو گی۔

میڈونا! کیا تم میرے ساتھ قرطبہ نہیں چلو گی۔

کیٹی نے کہا۔

نہیں بھائی رچرڈ۔

رچرڈ نے ناراض ہو کر کہا۔

خبردار جو مجھے بھائی کہا۔ اب تم یہاں اتر جاؤ۔ جلدی کرو رچرڈ

کیٹی نے مسکراتے ہوئے ریڑھے پر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔

خانہ بدوش رچرڈ آگے روانہ ہو گیا کیٹی سیاہ پہاڑ کی طرف چل پڑی۔ سیاہ پہاڑ آسمان سے باتیں کر رہا تھا کیٹی تنگ و تاریک راستوں پر سے گزرتی ہوئی پہاڑ کی دوسری طرف پہنچی تو اسے ایک بہت بڑے پرانے محل کے کھنڈر دکھائی دیئے۔

پیارے بچو۔ سپین پر مسلمانوں نے نو سو سال حکومت کی تھی۔ مسلمانوں کی تاریخ میں یہ ایک سنہری دور تھا اور مسلمانوں نے سائنس طب اور فلسفے میں بڑا یادگار کام کیا مگر آخر مسلمانوں کی یہ عظیم الشان سلطنت آپس کی پھوٹ کی وجہ سے تباہ ہو گئی۔ کیونکہ مسلمانوں نے اخوت یعنی یہ کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کے سنہری اصول کو ہاتھ سے چھوڑ دیا تھا۔ اس کی بجائے انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ مصری مسلمان مصری ہیں۔ میں شام کا مسلمان ہوں تو میں شامی ہوں۔ یمن کا مسلمان یہ کہتا کہ میں یمنی کا ہوں انہوں نے ایک دوسرے کو مسلمان کہنے کی بجائے، مصری شامی۔ یمنی اور عربی کہنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے ان میں پھوٹ پڑ گئی۔ یورپ کے عیسائی تاک میں بیٹھے تھے۔ یعنی سپین پر مسلمانوں کی حکومت ان کی آنکھوں میں [illegible] کھٹکتی تھی۔ اب جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمانوں میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پڑ گئی ہے تو انہوں نے اس پھوٹ اور نا اتفاقی کا فائدہ اٹھایا اور سپین کے غدار مسلمانوں کو ساتھ ملا کر حملہ کر دیا اور پھر سپین پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو وہاں سے اس بُری طرح سے نکال دیا کہ آج وہاں ایک بھی مسلمان نہیں ہے چنانچہ قرطبہ میں مسلمان بادشاہوں کی بنائی ہوئی ایک بہت بڑی مسجد قرطبہ بھی سپین میں موجود ہے جہاں جا کر علامہ اقبال نے خاص اجازت لے کر نماز پڑھی تھی

چنانچہ کیٹی نے جس محل کے کھنڈر کو دیکھا وہ بھی سپین کے قدیم مسلمان بادشاہوں کا بنایا ہوا تھا مگر اب وہاں خاک اڑتی تھی۔

محل کے دروازے کے باہر سنگ مرمر کا ایک شیر کا بُت بنا ہوا تھا کیٹی محل کے کھنڈر میں داخل ہو گئی آگے ایک اجڑا ہوا باغ تھا جس کی روشوں پر سوکھے پتے بکھرے ہوئے تھے۔

محل کے درمیان میں بھی ایک باغ تھا اس باغ میں بھی جگہ جگہ جنگلی گھاس اُگی ہوئی تھی اور ہر طرف ویرانی برس رہی تھی۔

اچانک کیٹی کی نظر درمیان میں بنے ہوئے فوارے پر پڑی۔ اس فوارے کے درمیان میں بھی ایک سُرخ شیر بنا ہوا تھا۔ یہاں [illegible] کے آس پاس بارہ ستون کھڑے تھے اور محل کی دیوار [illegible] سُرخ تھا یہی وہ جگہ تھی جس کا اشارہ دھڑکتی

ہوئی کتاب کی آواز نے کیا تھا کتاب میں سے نکلتی سرگوشی نے کیا تھا۔

شہزادے؛ سرخ محل۔ مدد کرو۔

کیٹی اب اس راز کو حل کرنا چاہتی تھی کہ سرخ محل کے وہ شہزادے کون ہیں جن کو اس کی مدد کی ضرورت ہے۔ کیٹی فوارے کے پاس بیٹھ گئی اس نے دیکھا کہ محل کی سرخ ڈھلانی چھتوں کے نیچے گول برآمدے کے سُرخ ستونوں پر جگہ جگہ شیروں کے بُت بنے ہوئے تھے کونے پر ایک بُرج تھا۔ جس کے دو ستون ٹوٹے ہوئے تھے دیواروں پر سُرخ اور سیاہ ٹائیلیں جگہ جگہ سے لوگ اکھاڑ کر لے گئے تھے فوارے کے حوض میں بھی پانی بالکل نہیں تھا اور خشک سوکھے پتے ہوا میں اڑ رہے تھے۔

کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد کیٹی اٹھ کر محل کے اندر چلنے پھرنے لگی سارے کا سارا محل ویران تھا اور اس کے فرش کا سنگ مرمر اکھڑ چکا تھا محرابی چھتوں میں سوراخ پڑے ہوئے تھے ان جگہوں پر ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے جو دشمن فوجیں اکھاڑ کر لے گئیں تھیں۔

محل کی تاریک سیڑھیوں میں مکڑیوں نے جالے بن [illegible] ایک جگہ شاہی حمام بنا ہوا تھا۔ یہاں کبھی بادشاہ [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرتے تھے مگر اب وہاں چھت کے ساتھ چمگادڑ الٹے لٹکے ہوئے تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ ہمیں عبرت کا درس دیتی ہے۔ تاریخ ہمیں سب سے بڑا درس یہ دیتی ہے کہ سوائے اللہ کی ذات کے ہر شے فانی ہے بادشاہ آتے ہیں مر جاتے ہیں محل آباد ہوتے ہیں اور اجڑ جاتے ہیں۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ کی طرف دھیان لگائے رکھے اور اللہ ہی کے ساتھ اپنا معاملہ رکھے اسی کے آگے سجدہ کرے۔ اسی سے جو مانگنا ہے مانگے اور اسی کے آگے اپنی بخشش کی دعا مانگے۔

کیٹی ان ہی خیالوں پر غور کرتی محل کی چھت پر پہنچ گئی۔ محل کی دوسری جانب زیتون اور انجیر کے درختوں کے باغ تھے آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اور ان کی دھندلی روشنی میں ان گہرے سبز باغوں میں کبھی کبھی کسی بلبل کی آواز سنائی دے جاتی تھی۔

شام ہونے لگی کیٹی وہاں سے جا نہیں سکتی تھی کیونکہ اس نے شہزادے اور سرخ محل کا معمہ حل کرنا تھا اور اسی معمے کو حل کرنے کے لیے اس نے اتنا لمبا اور مشکل سفر طے [illegible]

[illegible] اندھیرا چاروں طرف پھیل گیا پھر رات ہو گئی محل پر سناٹا اور تاریکی چھا گئی۔ محل کے پیچھے کے انجیر اور زیتون کے باغ چپ ہو گئے جیسے درختوں نے سانس روک لیے ہوں شیر اور بارہ ستونوں والا فوارہ دھندلا نظر آنے لگا۔ کیٹی فوارے کے سامنے ایک ستون کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔ خاموش رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔ آسمان پر بادل چھا جانے کی وجہ سے کوئی ستارہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اب ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور سوکھے پتے ویران باغ اور خشک حوض میں اڑنے لگے ان پتوں کی سرسراہٹ سے ایسا لگتا کہ جیسے نیک روحیں آپس میں سرگوشیاں کر رہی ہوں۔

آدھی سے زیادہ رات گزر چکی تھی۔

کیٹی کو گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی وہ ستون کے پاس بیٹھی تھی یہ آواز سن کر چوکنی ہو گئی آواز محل کے اندر شیر کے فوارے والے حوض کی طرف سے آ رہی تھی کیٹی اٹھ کر ستون کے پیچھے چھپ گئی وہ سوچنے لگی کہ آدھی رات کے بعد اس ویران محل میں کون گھوڑ سوار آ سکتا ہے۔

اس کی نظر محل کے بڑے دروازے کی طرف لگی تھی۔

کیا دیکھتی ہے کہ ایک گھوڑ سوار سیاہ گھوڑے پر سوار سیاہ لباس پہنے منہ اور سر سیاہ ریشمی رومال میں چھپائے دروازے میں سے نکل کر گھوڑے کو دلکی چال چلاتا فوارے کی طرف [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فوارے کے پاس آکر وہ رک گیا اور محل کی طرف دیکھنے لگا پھر اس نے فوارے کے حوض کے گرد گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے ایک گول چکر لگایا اور ایک بار پھر محل کی طرف دیکھنے لگا۔

کیٹی ستون کے پیچھے چھپی ہوئی تھی وہ بھی محل کی طرف دیکھنے لگی۔ محل کے دروازے میں روشنی ہوئی اور کیٹی نے دیکھا کہ ایک جلاد کالے کپڑے پہنے۔ ایک ہاتھ میں کلہاڑا اٹھائے اور دوسرے ہاتھ میں جلتا ہوا چراغ لئے چلا آرہا ہے گھوڑ سوار کے پاس آکر اس نے سر جھکا کر تعظیم کی۔ گھوڑ سوار نے اشارہ کیا اور آگے چلا۔ جلاد اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

جب وہ ذرا آگے نکل گئے تو کیٹی بھی ان کے تعاقب میں لگ گئی۔ گھوڑ سوار نے محل کے مشرقی دروازے پر جاکر گھوڑا ایک ستون کے ساتھ کھڑا کر دیا خود گھوڑے سے اترا اور جلاد کو ساتھ لے کر مشرقی دروازے میں داخل ہو کر ایک ڈھلانی راستہ اترنے لگا۔

کیٹی بھی پیچھے پیچھے تھی۔ ڈھلانی راستہ چوڑا تھا۔ لگتا تھا کہ یہاں سے ہاتھی نیچے تہہ خانوں میں جایا کرتے تھے۔ عربی گھوڑ [illegible] اور جلاد ہاتھیوں کے اصطبل سے گذر کر ایک تہہ خانے [illegible] اس تہہ خانے کے درمیان میں ایک کنواں تھا جس [illegible]

کا منہ بہت بڑے پتھر سے بند تھا گھوڑ سوار نے اشارہ کیا اور پتھر پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری پتھر اپنے آپ پرے ہٹ گیا۔

کنوئیں کے اندر سے دردناک آوازیں آئیں۔

اے خدا ہمارے گناہ معاف کر دے ہماری روحوں کو بخش دے۔

گھوڑ سوار نے ایک قہقہہ لگایا اور کہا۔

"یہ مسلمان شہزادوں کی روحیں ابھی تک اپنے خدا کو یاد کر رہی ہیں۔ کنوئیں میں آگ لگا دو۔"

جلاد نے جلتے ہوئے چراغ کو کنوئیں کی منڈیر پر رکھ کر اس نے کلہاڑا مارا چراغ دو ٹکڑے ہو کر کنوئیں کے اندر گر پڑا اور کنوئیں میں آگ لگ گئی اس کے ساتھ ہی کنوئیں کے اندر سے مسلمان شہزادوں کی چیخیں بلند ہونے لگیں گھوڑ سوار نے دوبارہ منتر پڑھ کر پھونک ماری بھاری پتھر دوبارہ کنوئیں کے اوپر آگیا۔ گھوڑ سوار نے جلاد کو ساتھ لیا اور تہہ خانے سے باہر نکل گیا۔

کیٹی یہ سارا تماشہ ایک ستون کے پیچھے چھپی دیکھ رہی تھی جب گھوڑ سوار اور جلاد وہاں سے نکل گئے تو وہ لپک کر [illegible] کے پاس آئی کنوئیں میں سے شہزادوں کی چیخوں کی [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آوازیں آرہی تھیں کنوئیں کا پتھر اتنا بھاری تھا کہ کیٹی اسے نہیں اُٹھا سکتی تھی۔

اس نے بہت کوشش کی مگر پتھر تو چٹان کا ٹکڑا تھا اور اتنا بھاری کہ ذرا سا بھی نہیں ہلتا تھا کیٹی نے چٹکی بجائی اور کہا۔

"میرے دوست جن! تمہارا کیا فائدہ اگر تو اس وقت میرے کام نہ آیا۔ ٹھیک ہے چٹکی بجانے سے میں اپنی شکل تبدیل نہیں کر سکتی مگر کم از کم یہ پتھر پرے ہٹا دے۔

اس وقت جن کی آواز آئی۔

"کیٹی! خدا کا نام لے کر اس پتھر کو اپنی جگہ سے اٹھا

کیٹی نے کہا۔

کیا یہ اپنی جگہ ہٹ جائے گا۔

جن کی آواز نہ آئی۔ وہ جا چکا تھا کیٹی نے کنوئیں کے پتھر کو ذرا سا زور لگایا اور اپنی جگہ سے ہل گیا۔ پتھر کے ہٹتے ہی کنوئیں میں سے آگ کی روشنی باہر آنے لگی اور شہزادوں کی رو[illegible]یں سنائی [illegible] دیں۔

"[illegible]ہمارے گناہ معاف کر دے۔ ہماری روحوں [illegible]"

کیٹی نے کنوئیں کے قریب منہ لے جا کر کہا۔

میں تمہاری مدد کرنے کے لیے آئی ہوں مجھے بتاؤ میں تمہارے لیے کیا کر سکتی ہوں؟

شہزادے کی ایک روح نے کہا۔

"اے نیک لڑکی! اس سُرخ محل کے پیچھے زیتون اور انجیروں کا باغ ہے اس باغ میں ایک ٹوٹا ہوا بُرج شمال کی طرف ہے اس بُرج میں سے تیسرے سُتون کے پاس پتھر کے نیچے ایک صندوقچہ دفن ہے اس صندوقچے میں ایک نقش چاندی کے پترے پر بنا ہوا ہے اس نقش کو لا کر اس کنوئیں میں پھینک دو خدا ہمارے گناہ معاف کر دے گا۔

کیٹی نے کہا۔

میں نقش لینے جا رہی ہوں۔

اور کیٹی تہہ خانے سے نکل کر رات کے اندھیرے میں سُرخ محل کے پیچھے انجیر اور زیتون کے باغ میں آگئی۔ یہاں شمالی جانب ایک پرانا بُرج تھا جس کے تین ستون تھے۔ تیسرے ستون کے نیچے کیٹی نے ایک پتھر اُبھرا ہوا دیکھا اُس نے پتھر کو [illegible] تو نیچے گڑھے میں ایک صندوقچہ ملا کیٹی نے صندوقچے کو [illegible] اُس میں سے ایک چمگادڑ چیختا ہوا اڑ گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے صندوقچے میں چاندی کا ایک تکونا پترا اٹھایا اس پر عبرانی زبان میں ایک نقش بنا ہوا تھا پُرانے زمانے میں عبرانی جادوگر اسی قسم کے طلسم بنایا کرتے تھے کیٹی نقش لے کر بھاگ کر تہہ خانے میں واپس آ گئی اور اس نے نقش کو کنوئیں میں پھینک دیا اس کے ساتھ ہی کنوئیں میں جلتی ہوئی آگ بجھ گئی۔

پھر کنوئیں میں گہری پرسکون خاموشی چھا گئی تھوڑی دیر بعد کنوئیں میں سے دو انسانی ہیولے باہر نکل آئے ان ہیولوں نے عربی لباس پہن رکھے تھے اور ان کے چہروں پر روشنی تھی وہ دونوں شہزادے لگ رہے تھے کیٹی ان کی طرف دیکھ رہی تھی دونوں شہزادے کنوئیں کے پاس آکر کھڑے ہو گئے تھے ایک شہزادے نے کہا۔

"نیک دل لڑکی خدا نے ہمارے گناہ معاف کر دیئے اور تمہیں ہمارے پاس بھیج دیا۔

کیٹی نے پوچھا۔

تم نے کیا گناہ کیا تھا شہزادے۔

[illegible] شہزادہ بولا۔

"ہم [illegible] بھائی ہیں نیک دل لڑکی۔ ہم بڑے اچھے [illegible] ایک برائی تھی کہ ہم اپنے ماں باپ

کی نافرمانی کرتے تھے ہم نے اپنے ماں باپ کا حکم کبھی نہیں مانا تھا اور ہمیشہ ان کی بے ادبی کی تھی۔ چنانچہ ہمیں اس کی سزا ملی اور مرنے کے بعد ایک عیسائی راہب نے ہمیں ایک طلسم میں قید کر کے اس کنوئیں میں بند کر دیا۔ ہم نو سو سال سے اس کنوئیں میں اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنے کی سزا بھگت رہے تھے خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے گناہ بخش دیئے اور تمہیں یہاں بھیج دیا۔

کیٹی نے کہا۔

اب تم کہاں جاؤ گے۔

دوسرا شہزادہ بولا۔

نیک دل لڑکی! ہم اب تم سے اجازت لے کر سیدھے جنت میں جائیں گے جس کے دروازے خداوند کریم نے اپنی بخشش اور کرم سے ہم پر کھول دیئے ہیں اور ہمارے پیارے ماں باپ کی روحیں جنت میں ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔

پہلا شہزادہ بولا۔

"ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنے [illegible] تمہارا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خدا تمہیں [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رکھے۔ آمین۔

دوسرے شہزادے کی روح نے کہا۔

ہماری ایک بات ضرور یاد رکھنا ہماری نیک دل بہن! اپنے ماں باپ کی ہمیشہ عزت کرنا ان کا ہر حکم ماننا اور کبھی ان کے آگے اونچی آواز میں نہ بولنا اللہ تعالیٰ نگہبان ہو۔ خدا حافظ۔

اور کیٹی کی آنکھوں کے سامنے دونوں شہزادوں کی روحیں چھت کی طرف اوپر اٹھنے لگیں چھت میں ایک شگاف بن گیا اور روحیں ہنستی مسکراتی اس شگاف میں سے باہر نکل گئیں۔ کیٹی بہت خوش تھی کہ اس نے شہزادوں کی عذاب میں گرفتار روحوں کو خداوند کریم کے حکم سے آزاد کر دیا۔

وہ تہہ خانے سے باہر نکل کر سرخ محل کے صحن میں آگئی۔ جونہی وہ صحن میں آئی ایک بجلی سی چمکی اور اس نے دیکھا کہ وہی عیسائی گھوڑ سوار جادوگر گھوڑا دوڑائے اس کے پاس آکر رک گیا اور چیخ مار کر کہا۔

"تم نے میرے شکار کو بھگا دیا۔ میں تجھے اس کی ایسی سزا [illegible] گا جیسے تم ساری زندگی یاد رکھو گی۔

[illegible] پوش جلاد عیسائی گھوڑ سوار کے پیچھے تھا اس نے جلاد [illegible]

اسے زندہ تابوت میں بند کر دو۔

کیٹی نے چٹکی بجائی۔ مگر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ جلاد نے لپک کر کیٹی پکڑ لیا۔ کیٹی نے اس کا مقابلہ کرنا چاہا مگر ایسا لگ رہا تھا کہ عیسائی گھوڑ سوار جادوگر کی وجہ سے اس کے جسم کی ساری طاقت ختم ہو چکی ہے۔

وہ کیٹی کو رسیوں سے جکڑ کر محل کے صحن کی ایک کوٹھڑی میں لے گئے جہاں لکڑی کے پرانے تابوت رکھے ہوئے تھے انہوں نے کیٹی کی ایک تابوت میں بند کر کے سیخیں ٹھونک دیں گھوڑ سوار نے کہا۔

"اسے دریا میں پھینک دو۔ یہ بھوکی پیاسی تابوت کے اندر دریا کی لہروں پر ہی مر جائے گی۔

صبح ہو رہی تھی۔ ابھی سورج پوری طرح سے نہیں نکلا تھا۔ گھوڑا سوار اور جلاد نے کیٹی کا تابوت سرخ محل سے کچھ فاصلے پر بہنے والے دریا میں جا کر پھینک دیا کیٹی خوش قسمت تھی کہ وہ خلائی لڑکی ہونے کی وجہ سے کھانے پینے کے بغیر بھی زندہ رہ سکتی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ پیچھے بندھے تھے وہ تابوت میں س[illegible] لیٹی تھی اور تابوت دریا کی لہروں پر کسی نامعلوم [illegible] کی طرف بہا جا رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راج کماری پاروتی کے محل سے نکل کر ماریا بھی چلی جا رہی تھی۔

وہ عنبر ناگ اور کیٹی کی تلاش میں تھی عنبر تو بزرگ کی ہدایت پر افریقہ کے جنگلوں کی طرف سفر کر رہا تھا اور ناگ پانڈی چری قلعے کے پاس باؤلی کے اندر زمین کے نیچے سلومی کے محل میں قید تھا اگرچہ وہاں وہ شہزادی سلومی کے ساتھ بادشاہ بن کر حکومت کر رہا تھا اور صرف شہزادی سلومی کے نوکر چاکر اور کنیزیں ہی وہاں رہتی تھیں

ناگ کی طاقت سلومی نے واپس کر دی تھی مگر محل کے گرد جادو کا ایسا دائرہ کھینچ دیا تھا کہ ناگ اس میں سے باہر نہیں نکل سکتا تھا وہ خود بھی عنبر ماریا اور کیٹی کے لیے پریشان تھا۔ اسے ان سے جدا ہوئے کتنی ہی دیر ہو گئی تھی ناگ نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ہر قیمت پر سلومی کی قید سے اپنے آپ کو آزاد کر کے رہے گا۔

پیارے دوستو! جیسا کہ آپ نے پچھلی قسط میں پڑھا ہو گا [illegible] محل میں صرف ایک عورت یعنی پُراسرار موکلہ ہی ایسی تھی جو ناگ کو جادو کے اس طلسم سے باہر نکال سکتی [illegible] کئی بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر [illegible] کوئی بات نہ کی۔ ناگ نے ایک بار عہاشیش ناگ

کو بھی وہاں بلانے کی کوشش کی تھی مگر شہزادی سلومی نے زمین کے اندر اپنے محل کے ارد گرد طلسم کا ایسا دائرہ بنا رکھا تھا کہ وہاں عہاشیش ناگ بھی ناگ کی مدد سے کو نہیں آ سکتا تھا آخر ناگ کو ایک ترکیب سوجھی۔ یہ اس کے دماغ کی آخری ترکیب تھی۔ اور اس ترکیب پر ناگ نے چاروں طرف سے مایوس ہو کر عمل کیا۔

ایک رات جب ملکہ سلومی اپنی خواب گاہ میں گہری نیند سوئی ہوئی تھی ناگ چپکے سے خواب گاہ سے باہر نکل آیا۔ زمین کے اندر گہرائی میں بنے ہوئے اس طلسمی محل میں گہری خاموشی چھائی تھی۔ کنیزیں اور غلام بھی سو رہے تھے۔ صرف رات کو پہرہ دینے والے غلام جاگ رہے تھے۔ ناگ کو معلوم تھا کہ آدھی رات کو پُراسرار موکلہ سلومی کو سلانے کے بعد اپنے خفیہ کمرے میں جاتی ہے اس نے اس کا پیچھا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

خواب گاہ سے باہر آتے ہی اُس نے ایک گہرا سانس لیا اور ایک سبز رنگ کے باریک اور چھوٹے سے سانپ میں تبدیل ہو کر دیوار کے ساتھ رینگتا ہوا پُراسرار موکلہ کے کمرے کی طرف چل پڑا۔ اسے پُراسرار موکلہ ایک محل سے [illegible] ہوئی مل گئی وہ اپنے خفیہ کمرے کی طرف جا رہی [illegible] اس کے پیچھے پیچھے رینگتا ہوا چل پڑا۔ پُراسرار [illegible] محل کے آخری کونے پر تھا۔ اس کے دروازے [illegible]

تھا۔ پُراسرار موکلہ تالا کھول کر کمرے میں چلی گئی۔ اندھیرے میں ناگ بھی دیوار کے ساتھ رینگتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے طاق میں ایک چراغ جل رہا تھا اس کی روشنی دھیمی تھی پُراسرار موکلہ نے دروازہ اندر سے بند کر لیا اور پھر ایک الماری کھول کر اس میں سے شیشے کی ایک صراحی نکال کر سامنے رکھ لی اور منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ دیکھتے دیکھتے پُراسرار موکلہ کا سارا جسم دھوئیں کا ایک چھوٹا سا گولہ بن گیا۔ پھر یہ گولہ دھوئیں کی ایک لکیر کی شکل میں شیشے کی صراحی میں داخل ہو گیا ناگ دیوار کے ساتھ چپکا یہ سارا طلسمی کھیل دیکھ رہا تھا اس کے بعد صراحی اپنے آپ الماری کے کونے میں کھسک گئی اور الماری بند ہو گئی۔

ناگ دوبارہ انسانی شکل میں آ گیا۔

وہ جلدی سے الماری کے پاس گیا اس نے الماری کھول صراحی باہر نکالی اور بڑی تیزی سے صراحی کے اُوپر لکڑی کا ڈھکنا دے کر اسے پوری طاقت سے کس کر بند کر دیا۔

صراحی پر ڈھکنا لگتے ہی صراحی کے اندر کا دھواں کھولنے [illegible] دھواں بے چین ہو کر باہر نکلنے کی کوشش کرتا۔ مگر [illegible] بند ڈھکن سے ٹکرا کر واپس نیچے آ جاتا

پھر صراحی کے دھوئیں میں پُراسرار موکلہ کی شکل نمودار ہوئی وہ ہانپ رہی تھی اور چہرہ پریشان تھا۔ اس نے سُرخ سُرخ آگ برساتی غصیلی آنکھوں سے ناگ کی طرف دیکھا اور ناگ کو پُراسرار موکلہ کی بیٹھی ہوئی آواز سنائی دی۔

مجھے باہر نکالو نہیں تو میں تمہیں پھونک مار کر ہلاک کر دوں گی۔

ناگ نے کہا۔

اگر تم میں اتنی ہی طاقت ہے تو پھونک مار کر اس صراحی کو توڑ کر باہر کیوں نہیں نکل آتیں۔

موکلہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جیسے کوئی اس کا گلا دبا رہا ہو اس کا منہ کھلا تھا۔

اس نے کہا۔

میں تم کو جلا کر بھسم کر دوں گی۔

ناگ نے کہا۔

سنو پُراسرار موکلہ۔ تم کسی معمولی انسان سے بات نہیں کر رہی ہو۔ میں ناگ ہوں۔ زمین کے اُو[illegible] اور زمین کے اندر رہنے والے سارے [illegible]ں کر بیٹھ کا دیوتا اور بادشاہ
میں تمہارے جھانسے میں نہیں آسکتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی ڈاکوؤں کے نرغے میں

پُراسرار موکلہ نے کہا

تم کیا چاہتے ہو۔

ناگ بولا

تم سب جانتی ہو میں کیا چاہتا ہوں۔ مجھے اس زمین دوز محل کے طلسمی دائرے سے باہر نکلنے کا راستہ بتاؤ۔

وہ چیخ کر بولا۔

یہ میں نہیں بتا سکتی۔ میں ملکہ سلومی کی خاص کنیز ہوں اس کی محافظ ہوں میں اس کے بادشاہ کو یہاں سے [illegible] رہونے میں مدد نہیں دے سکتی۔

[illegible] نے کہا۔

[illegible] ہے اگر میں اس محل میں قید ہوں تو پھر تم بھی

اس شیشے کی صراحی سے کبھی باہر نہیں نکل سکو گی میں اسی وقت تمہیں اٹھا کر محل کے اندھے کنوئیں میں نیچے لے جاکر دفن کر دوں گا جہاں سے تم قیامت تک باہر نہ آسکو گی

پُراسرار موکلہ نے منہ کھول کر ہانپتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ تمہیں سامری کی قسم ہے ایسا مت کرنا" تو پھر مجھے اس طلسمی محل کے حصار سے باہر نکالو۔

پُراسرار موکلہ اب زور زور سے سانس لے رہی تھی [illegible]صاف لگتا تھا کہ بند صراحی کے اندر اس کا دم گھٹنے لگا ہے [illegible]اور اسے سانس لینے میں سخت تکلیف ہو رہی ہے اس [illegible]نے کہا۔

میرے کمرے کی مشرقی دیوار کا صندوق ہٹاؤ۔ اس کے نیچے ایک سیڑھی ملے گی آگے سرنگ آجائے گی اس سرنگ میں آہستہ آہستہ پانی بھر جائے گا اگر تم پانی کی یہ سرنگ پار کر گئے تو اس طلسمی محل کے جادوئی دائرے سے باہر نکل جاؤ گے۔ مگر پہلے مجھے آزاد کر دو صراحی کا ڈھکن اٹھا دو۔

ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی ڈاکوؤں کے نرغے میں

پُراسرار موکلہ نے کہا
تم کیا چاہتے ہو۔
ناگ بولا
تم سب جانتی ہو میں کیا چاہتا ہوں۔ مجھے اس زمین دوز محل کے طلسمی دائرے سے باہر نکلنے کا راستہ بتاؤ۔
وہ چیخ کر بولا۔
یہ میں نہیں بتا سکتی۔ میں ملکہ سلومی کی خاص کنیز ہوں اس کی محافظ ہوں میں اس کے بادشاہ کو یہاں سے [illegible]ر ہونے میں مدد نہیں دے سکتی۔
[illegible] نے کہا۔
[illegible]ے اگر میں اس محل میں قید ہوں تو پھر تم بھی

اس شیشے کی صراحی سے کبھی باہر نہیں نکل سکو گی میں اسی وقت تمہیں اٹھا کر محل کے اندھے کنوئیں میں نیچے لے جا کر دفن کر دوں گا جہاں سے تم قیامت تک باہر نہ آ سکو گی
پُراسرار موکلہ نے منہ کھول کر ہانپتے ہوئے کہا۔
"نہیں نہیں۔ تمہیں سامری کی قسم ہے ایسا مت کرنا"
"تو پھر مجھے اس طلسمی محل کے حصار سے باہر نکالو۔"
پُراسرار موکلہ اب زور زور سے سانس لے رہی تھی صاف لگتا تھا کہ بند صراحی کے اندر اس کا دم گھٹنے لگا ہے اور اسے سانس لینے میں سخت تکلیف ہو رہی ہے اس نے کہا۔
میرے کمرے کی مشرقی دیوار کا صندوق ہٹاؤ۔ اس کے نیچے ایک سیڑھی ملے گی آگے سرنگ آ جائے گی اس سرنگ میں آہستہ آہستہ پانی بھر جائے گا اگر تم پانی کی یہ سرنگ پار کر گئے تو اس طلسمی محل کے جادوئی دائرے سے باہر نکل جاؤ گے۔ مگر پہلے مجھے آزاد کر دو صراحی کا ڈھکن اٹھا دو۔
ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جب میں سرنگ سے نکل جاؤں گا تو تمہیں آزاد کر دوں گا۔"

ناگ نے صراحی کو اپنے لبادے کی لمبی جیب میں رکھا اور مشرقی دیوار کے ساتھ لگا ہوا صندوق پیچھے کھسکا دیا۔ اس کے نیچے سیڑھیوں کو جاتا راستہ دکھائی دیا۔ ناگ سیڑھیاں اتر کر اندھیری سرنگ میں آگیا۔ سرنگ میں اس کے ٹخنوں تک پانی تھا جوں جوں وہ آگے بڑھتا گیا پانی اس کے گھٹنوں تک آگیا۔ ناگ سرنگ کے اندر چلتا چلا گیا۔ سرنگ ادھر اُدھر سے سانپ کی طرح بل کھاتی چلی جا رہی تھی پانی بڑھتا چلا گیا اب پانی اس کے بازوؤں تک آگیا تھا پھر اس کے کندھے پانی میں ڈوب گئے اور پانی اس کی گردن تک آگیا۔

ناگ نے جب دیکھا کہ پانی اب اُس کے سر سے اُوپر ہو جائے گا تو اُس نے لمبا گہرا سانس لیا اور مچھلی بن گیا اُس نے پانی میں ڈبکی لگا دی اور مچھلی کی طرح تیرنے لگا۔

سرنگ بہت لمبی تھی اور خدا جانے کون کون سے پہاڑوں کے نیچے سے ہوتی ہوئی آگے نکل گئی تھی۔ کافی دیر [illegible] تیرنے کے بعد آخر پانی گھٹنا شروع ہو گیا [illegible] نکال لیا اور گہرا سانس لے کر اپنے ناگ کے وجود میں آگیا۔

اس نے دیکھا کہ سرنگ بہت تنگ ہو گئی تھی اور ایک پائپ کی شکل اختیار کر رہی تھی پانی اس کے گھٹنوں سے بھی نیچے ہو گیا تھا۔ اسے پہلی بار سرنگ کے آخر میں روشنی دکھائی دی۔ جب وہ اس روشنی کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ یہ روشنی چند سیڑھیاں چڑھنے کے بعد دیوار کے ایک گول سوراخ میں سے آ رہی تھی اور وہاں جھاڑیاں اور پتھر پڑے تھے ناگ پتھریلی سیڑھیاں چڑھ کر اس سوراخ میں سے باہر نکل آیا۔

باہر دھوپ نکلی ہوئی تھی اور اس کے سامنے ایک سرسبز وادی پھیلی تھی جہاں جگہ جگہ انجیر اور زیتون کے درختوں کے چھوٹے چھوٹے جھنڈ کھڑے تھے اسے پُراسرار ہوگلہ کی آواز سنائی دی۔

"مجھے سرنگ کے اندر آزاد کر کے چلے جاؤ۔ تم طلسمی حصار سے نکل آئے ہو۔"

ناگ نے شیشے کی منہ بند صراحی کو زور سے سرنگ کے [illegible] پتھریلی سیڑھی پر پھینک دیا جھنکار کی آواز کے ساتھ [illegible] ٹوٹ گئی اور اس میں سے پُراسرار ہوگلہ دھوئیں [illegible] باہر نکلنے لگی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے غار کا گول سوراخ پتھروں سے بند کر دیا اور خود سنہری دھوپ میں ہری بھری وادی کے درختوں کی طرف روانہ ہو گیا۔

اب ہم واپس کیٹی کی طرف آتے ہیں۔

کیٹی کی مشکیں کس کر اسے لکڑی کے تابوت نما صندوق میں بند کر کے عیسائی گھوڑ سوار جادوگر نے دریا میں پھینک دیا تھا اس کا خیال تھا کہ کیٹی بھوکی پیاسی رہ کر صندوق کے اندر ہی مر جائے گی اور پھر ایک روز دریا کے ساتھ ہی اس کی لاش سمندر میں جا گرے گی۔ لیکن وہ اپنے جادو کے زور سے بھی کیٹی کا یہ خلائی راز معلوم نہیں کر سکا تھا کہ وہ کچھ کھائے پیئے بغیر بھی جتنی دیر چاہے زندہ رہ سکتی ہے۔

کیٹی کی چوکور نیلی آنکھیں صندوق کے اندر کھلی تھیں مگر اس کے ہاتھ رسی سے بندھے ہوئے تھے اور عیسائی جادوگر نے [illegible] کوئی ایسا طلسم پھونک دیا تھا کہ اس کی ساری خلائی [illegible] ہو گئی تھی۔ ورنہ وہ بڑی آسانی کے ساتھ لات [illegible] کو توڑ سکتی تھی بلکہ وہ عیسائی جادوگر کے قابو

میں نہیں آ سکتی تھی۔

لیکن اب وہ ایک عام کمزور عورت کی طرح صندوق کے اندر پڑی تھی اور صندوق دریا کی لہروں کے ساتھ سمندر کی طرف بہہ رہا تھا۔ مگر ابھی سمندر بہت دور تھا۔ یہ ہسپانیہ کا دریائے کبیر تھا اور یہ دریا سارے سپین یعنی ہسپانیہ میں سے ہو کر گزرتا تھا

پیارے بچو۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو ہی گیا ہو گا کہ پرانے زمانے میں سپین کو ہسپانیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

دریائے کبیر قرطبہ کی وادی سے نکل کر غرناطہ کی اونچی پہاڑیوں کے درمیان سے گزرتا ہوا ایک میدان میں پہنچ گیا اور دریا کی لہروں نے صندوق کو دھکیلتے دھکیلتے دریا کے کنارے کی طرف کر دیا۔ صندوق اب دریا کے کنارے کے ساتھ ساتھ بہہ رہا تھا یہاں کنارے پر گھنی جھاڑیاں اور نرسل اُگے ہوئے تھے بچو نرسل جانتے ہو کس کو کہتے ہیں۔

سپین میں نرسل اس کانٹی کو کہتے ہیں جن کی یہاں تم قلم بنایا کرتے ہو اور پھر اس سے تختی پر لکھتے ہو۔ لیکن آج کل تو یہ تختیاں غائب ہو گئی ہیں اور شاید پاک[illegible]ن کر بیٹھ [illegible] گاؤں میں کہیں بچے قلم دوات سے تختی پر ستی لکھتے [illegible] بہر حال نرسل کی جھاڑیاں بڑی گھنی ہوتی ہیں اور [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عام طور پر دریا کے کنارے اُگی ہوتی ہیں۔ کیٹی کا صندوق ان جھاڑیوں میں ایک جگہ اٹک کر رُک گیا اتفاق سے وہاں قریب ہی کچی سڑک پر سے دو ڈاکو گھوڑوں پر سوار گذر رہے تھے ان کی نگاہ صندوق پر پڑی تو وہ لپک کر وہاں آ گئے۔

اس صندوق میں خزانہ معلوم ہوتا ہے۔ ایک ڈاکو نے کہا۔

وہ گھوڑوں سے اُتر کر صندوق کے پاس آئے اور اسے کھینچ کر کنارے پر لے گئے یہ سنسان جگہ تھی اور دور دور تک کوئی انسان نہیں دکھائی دیتا تھا۔

ڈاکوؤں نے فوراً صندوق کو توڑ ڈالا کیا دیکھتے ہیں کہ صندوق کے اندر ایک خوبصورت لڑکی لیٹی ہوئی ہے، جس کے ہاتھ پیٹھ پر بندھے ہیں پہلے تو وہ یہ دیکھ کر ڈر گئے کہ لڑکی کی نیلی آنکھیں چوکور ہیں۔

"اس کی آنکھیں چوکور ہیں سانچو! کوئی بہشت کی حور لگتی ہے"

[illegible] بیچ کر بڑا مال کمائیں گے ایسی چوکور آنکھوں [illegible] کبھی کسی نے نہ دیکھی ہوں گی اس کو زیادہ [illegible] فروخت کریں گے۔

کیٹی ان کی باتیں سن رہی تھی اس نے کہا۔

"مجھے آزاد کر دو۔ میں کنیز نہیں ہوں"

کیٹی کے بولنے پر وہ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ ڈاکو سانچو نے کہا۔

"پیڈرو۔ یہ بولتی بھی ہے اس کی آواز بھی سریلی ہے۔

کیٹی نے کہا۔

میں جادوگرنی ہوں۔ تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔

مگر وہ دونوں بڑے سنگ دل ڈاکو تھے کیٹی کی اس دھمکی کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا ان میں سے ایک ڈاکو نے کیٹی کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور گرج کر بولا۔

"بکواس بند کرو۔ ہم ڈاکو ہیں۔ ہم پر کسی کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اگر تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو ہماری تلواریں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گی"

انہوں نے کیٹی کو اپنے گھوڑے پر بٹھایا اور ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔

کیٹی کی ساری طاقت عیسائی جادوگر کے طلسم کی وجہ سے [illegible] چکی تھی وہ خاموشی کے ساتھ ان کے ساتھ چل پڑی [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے معلوم تھا کہ یہ سنگ دل بے رحم ڈاکو ہیں اور اگر اس نے ان کا حکم نہ مانا تو وہ اسے ہلاک کر ڈالیں گے اور جونکہ اس کی طاقت ختم ہو چکی تھی اس لیے ہو سکتا ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

جب شام کے سائے گہرے ہو گئے تو ڈاکوؤں نے ایک جنگل میں پڑاؤ ڈال لیا انہوں نے کیٹی کو گھوڑے سے اتار کر ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا اور اسے کھانے کو تھوڑا سا سوکھا گوشت اور پانی دیا کیٹی کو بھوک پیاس تو نہیں تھی۔ مگر اس نے ان کو دکھانے کے لیے کھالیا۔

رات کا اندھیرا جنگل میں چاروں طرف پھیل گیا۔ تو ڈاکوؤں نے آپس میں صلاح مشورہ کیا کہ یہاں ایک لڑکی کے ساتھ جنگل میں اکیلے رہنا ٹھیک نہیں کیونکہ وہاں کوئی ڈاکوؤں کا دوسرا ٹولہ آ کر ان سے لڑکی چھین سکتا تھا۔ اس زمانے میں سپین کے جنگلوں میں ڈاکو اکثر گھوما پھرا کرتے تھے اور قافلوں کو لوٹ کر عورتوں کو ساتھ لے جا کر فروخت [illegible]تے تھے۔

[illegible] انہوں نے وہاں سے ڈیرا اٹھایا اور کچھ فاصلے پر [illegible] غار میں کیٹی کو بند کر کے غار کے منہ پر پتھر رکھ [illegible] اس کے آگے کوئی پندرہ بیس قدم کے فاصلے پر

زمین پر پرانے کمبل بچھا کر آگ جلا کر سوکھا گوشت روٹی کے ساتھ کھانے لگے۔ گوشت کھانے کے بعد انہوں نے ٹین کے میلے کچیلے ڈونگوں میں کافی بنائی اور اس کے گرم گرم گھونٹ پیتے ہوئے باتیں کرنے لگے

”واسا تیخو ایسی چوکور آنکھیں کسی عورت کی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔

دوسرا ڈاکو کہنے لگا۔

اسے اس نے اپنی آنکھیں ایسی کر لی ہیں۔ خدا کی قسم اس کے دس ہزار درہم سے کم وصول نہیں کریں گے۔

پہلا ڈاکو بولا۔

اسے تو کسی نواب کے ہاں فروخت کریں گے۔

رات کے گیارہ بجے چاند پہاڑی کے اوپر نکل آیا اور وادی میں اس کی دھیمی دھیمی زرد پُراسرار روشنی پھیل گئی۔ ناگ بھی سارا دن سفر کرتے رہنے کے بعد رات کو اس وادی کی طرف نکل آیا تھا اُس نے جو ایک پہاڑی کے پاس آگ جلتی دیکھی تو یہ سوچ کر اِدھر آ گیا کہ یہ آگ ضرور کسی انسان نے جلائی ہوئی ہوگی اور وہ اس سے پوچھے گا کہ وہ کس ملک میں ہے اور یہ کون سا زمانہ ہے ایک ڈاکو ٹین کا ڈونگا لے کر بیٹھا پاس کئے کافی پی رہا تھا اور دوسرا گٹار [illegible]

[illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پرانا گیت گا رہا تھا ناگ کو گٹار پر گانے کی آواز [illegible]
دی تو وہ تیز تیز قدموں سے آگ کی طرف چلا
اچانک دوسرے ڈاکو نے گٹار بجانے اور گانے والے
کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور پھر ہاتھ کے اشارے سے [illegible]
کر درختوں میں چھپنے کے لیے کہا۔
دوسرا ڈاکو فوراً سمجھ گیا کہ کوئی شخص اِدھر آ رہا ہے
دونوں درختوں کے پیچھے جا کر چھپ گئے اور خنجر [illegible]
پہلے ڈاکو نے ناگ کے قدموں کی آواز سن لی تھی۔ اس نے [illegible]
ڈاکو کے کان میں کہا۔
"سانچو! کوئی ادھر آ رہا ہے - شی - آواز نہ نکالنا۔"
رات گہری خاموش تھی۔ آگ مدھم پڑ گئی تھی۔ ان [illegible]
ڈاکوؤں کے کمبل اور ٹین کے ڈبے وہیں آگ کے الاؤ کے [illegible]
ہی پڑے تھے درختوں کے پیچھے اندھیرے میں ڈاکوؤں کی [illegible]
چمک رہی تھیں انہوں نے دیکھا کہ ایک نوجوان آگ کے [illegible]
کر کھڑا ہو گیا ہے اور اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے۔ ڈاکوؤں
نے اندھیرے میں ہی ایک دوسرے کا ہاتھ دبا کر کوئی بات کی
[illegible] بے پاؤں جھک کر چلتے ہوئے ناگ کو پیچھے سے آ کر [illegible]
[illegible] نے خنجر ناگ کی گردن پر رکھ دیا اور کہا۔

"خبردار - اگر ذرا ہلے تو گردن اتار دوں گا"
"کون ہو تم؟"
ناگ نے کہا
"مسافر ہوں - پیاس لگی تھی - آگ دیکھ کر ادھر آ گیا ہوں۔"
"جھوٹ بکتے ہو - تم بادشاہ سپین فرڈانند کے سپاہی ہو اور بھیس بدل کر ہماری تلاش میں یہاں آئے ہو۔"
ناگ سمجھ گیا کہ یہ دونوں ڈاکو ہیں اسے شاہ فرڈاننڈ کا نام سن کر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ مسلمانوں کے دور کے بعد کے سپین میں پہنچ گیا ہے اور یہ یقیناً قرطبہ اور غرناطہ کے آس پاس کا علاقہ ہے اس نے کہا۔
"تم نے مجھے ناحق پکڑ رکھا ہے میں بادشاہ کا جاسوس نہیں ہوں ایک مسافر ہوں تم میری تلاشی لے سکتے ہو میرے پاس کوئی خنجر نہیں ہے۔"
مگر ڈاکوؤں کو اس پر شک ہو گیا تھا کہ یہ آدھی رات کو وہاں ان کی تلاش میں ہی وہاں آیا ہے اس کی [illegible]
ان ڈاکوؤں نے ایک دن پہلے قرطبہ کے ایک [illegible] کر بیٹھ
حویلی میں ڈاکہ مار کر قیمتی جواہرات چرائے [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں رسّی سے کس کر باندھ دیے
اور آگ کے پاس زمین پر بیٹھا دیا ایک ڈاکو نے اسے تھوڑا
سا خشک گوشت کھانے کو دیا اور کہا۔

اگر تم نے ہمیں سچ سچ بتا دیا کہ ہمارے پیچھے
کون کون سے سرکاری جاسوس اور سپاہی لگے
ہیں اور وہ اس وقت کہاں ہیں تو ہم تمہیں چھوڑ دیں
گے نہیں تو تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

ناگ نے کہا۔

"بھائی میں سرکاری جاسوس نہیں ہوں میں تو مسافر
ہوں۔ آگ دیکھ کر ادھر آگیا تھا"

ڈاکو سانچو نے کہا۔

"بکواس کرتے ہو"

دوسرے ڈاکو نے جلتی ہوئی لکڑی آگ کے الاؤ میں سے اٹھا
لی اور کہا۔

"سانچو۔ یہ اس طرح نہیں بکے گا"

وہ آگ کی جلتی ہوئی لکڑی ناگ کے پاس لے آیا اور بولا۔

"[illegible] نے سچ سچ نہ بتایا تو میں اس آگ سے تمہاری آنکھیں
[illegible] الوں گا۔"

[illegible] لکڑی ناگ کی آنکھوں کے اتنی قریب کر دی

کہ اس کی تپش سے ناگ کا چہرہ جھلسنے لگا۔ اب تو ناگ کو
اپنی جان بچانے کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑ گیا پھر بھی اس نے
ایک بار پھر ڈاکوؤں سے کہا۔

"بھائیو۔ میں مسافر ہوں اور اس ملک میں اجنبی
ہوں۔ مجھے تنگ نہ کرو۔ نہیں تو تم پچھتاؤ گے"

ڈاکو قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ پیڈرو ڈاکو نے ناگ کو
گالی دی اور کہا۔

"تم کیا کر لو گے ہمارا۔"

اور آگ والی لکڑی اس کے منہ کے بالکل قریب لے آیا
ناگ کو گالی کی وجہ سے سخت غصہ آگیا اس نے سانس اندر
کو کھینچ کر ایک پھنکار ماری اور دوسرے لمحے وہاں ایک سیاہ
ناگ پھن اٹھائے پھنکار رہا تھا۔

ڈاکوؤں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے خوف کے مارے ان
کی زبان بند ہو کر رہ گئی ایک انسان کو سانپ بنتے انہوں
نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ ناگ کو سانپ بن کر پھنکاریں
مارتے دیکھتے دیکھتے غش کھا کر گر پڑے۔

اب ناگ کا جی نہ چاہا کہ ان کو بے ہوشی میں ڈس کر بیٹھ
کر دے۔ آخر ان کے ساتھ اس کی دشمنی ہی کیا تھی [illegible]
وہاں سے پندرہ بیس قدموں کے فاصلے پر پہاڑ [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندر کیٹی رسیوں میں جکڑی پڑی تھی اور ڈاکوؤں نے رات پڑتے ہی اس کے منہ پر رومال باندھ دیا تھا تاکہ وہ بول نہ سکے۔ کیٹی نے باہر کچھ آوازیں سن لی تھیں اور محسوس کیا تھا کہ ڈاکو کسی مسافر سے باتیں کر رہے ہیں اس کے بعد کوئی آواز سنائی نہ دی پندرہ بیس قدموں کے فاصلے سے ان کی آوازوں کا وہ کوئی مطلب نہیں سمجھ سکی تھی اور ناگ کی آواز بھی اسے بہت دھیمی آ رہی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ اسے پہچان نہ سکی تھی۔

ناگ ڈاکوؤں کے بے ہوش ہونے کے بعد دوبارہ انسانی شکل میں آگیا جس رسّی سے ڈاکوؤں نے ناگ کو باندھا تھا اسی رسّی سے ناگ نے دونوں ڈاکوؤں کے پاؤں اور ہاتھ کس کر باندھ دیئے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی ڈاکو ہیں۔ اس نے ان کی تلاشی لی تو ایک ڈاکو کی جیب سے چمڑے کی چھوٹی سی تھیلی نکلی جو بڑے قیمتی ہیرے جواہرات سے بھری ہوئی تھی ظاہر ہے یہ جوہرات وہ شہر میں کسی جگہ ڈاکہ مار کر لائے تھے ناگ نے تھیلی اپنی جیب میں رکھ لی اور وہاں سے آگے چل پڑا۔ چاندنی رات میں ارد گرد گہری خاموشی

[illegible]

[illegible] وہ غار کے قریب سے گزرا تو اسے ایسی آواز آئی

جیسے کسی کا منہ زور سے بند کر دیا گیا ہو اور وہ آواز نکالنے کی کوشش کر رہا ہو۔ ناگ رُک گیا اس نے آواز دی۔

"کون ہے اِدھر؟"

ویسی ہی گھٹی گھٹی آواز پھر آئی۔ چاندنی بڑی مدھم تھی دوسرے غار کا منہ پتھر سے بند کر دیا گیا تھا ناگ نے سوچا کہ شاید یہ کوئی بھٹکتی ہوئی بدروح ہے۔"

اس نے کوئی دھیان نہ دیا اور آگے کو روانہ ہو گیا۔

ابھی وہ دو قدم ہی چلا تھا کہ اسے پتھر گرنے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے پہاڑ کے اندر سے آ رہی ہو ناگ ایک بار پھر رُک گیا اب وہ پہاڑ کی دیوار کے قریب آ گیا۔ کیٹی نے بھی غار کے اندر کسی کے قریب آتے قدموں کی چاپ سُن لی تھی۔

ناگ نے دیکھا کہ غار کے منہ پر کسی نے بڑا سا پتھر رکھ دیا ہوا ہے اور گھٹی گھٹی آواز اندر سے آ رہی ہے اس [illegible] نے پتھر پرے ہٹا دیا جونہی پتھر پیچھے ہٹا اسے کیٹی کو [illegible] کر بیٹھ ناگ کی خوشبو آنے لگی۔

کیٹی نے رومال سے بندھے ہوئے منہ میں [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک بار پھر نکالی ۔ ناگ نے بے اختیار کہا۔ "کیٹی تم کہاں ہو؟"
اور وہ بھاگ کر غار کے اندر چلا گیا ۔ اندر جاتے ہی اس نے کیٹی کو سامنے پڑے دیکھا کہ مشکیں کسی ہوئی ہیں اور منہ رومال سے بند کیا ہوا ہے ناگ نے جلدی سے اس کے منہ پر سے رومال کھول ڈالا ۔ کیٹی نے سانس بھر کر کہا۔

"اُف ۔ خدا کا شکر ہے ناگ تم آ گئے ۔"

ناگ نے کہا۔

"مگر کیٹی تمہارے اندر تو اتنی طاقت تھی کہ تم رسّی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتیں پھر تم آرام سے کیوں بیٹھی رہیں ۔

کیٹی نے کہا

یہی تو مصیبت تھی ناگ بھیا کہ میری طاقت ختم ہو گئی ہے ۔

"وہ کیسے"؟

اور کیٹی نے سارے واقعات ناگ کو سنا دیئے کہ کس طرح وہ عذاب میں گرفتار شہزادوں کی روحوں کی مدد کرنے سُرخ محل میں گئی اور وہاں ایک عیسائی ... نے اس کی طاقت سلب کر کے اسے باندھ کر ... پھینک دیا اور یہ ڈاکو اسے نکال کر یہاں

لے آئے ۔ ناگ نے کیٹی کی رسیاں کھول ڈالی تھیں اس نے کہا۔

فکر نہ کرو ۔ تمہاری طاقت بھی واپس آ جائے گی یہ بتاؤ عنبر ماریا کہاں ہیں کیا ان سے ملاقات ہوئی ۔

کیٹی نے کہا۔

ماریا تو آج سے چھ سات سو سال بعد کے آنے والے دور میں مجھ سے رل کر بچھڑ گئی تھی وہ وہ کسی راجکماری کی قبر پر گئی اور پھر وہاں سے غائب ہو گئی اس کے بعد اس سے ملاقات نہیں ہو سکی اور عنبر بھیا کا بھی کچھ پتہ نہیں ہے ۔

ناگ نے کہا۔

ظاہر ہے وہ بھی ہماری تلاش میں ہوگا ۔ لیکن یہ اچھا ہوا کہ کم از کم ہماری ملاقات ہو گئی اگر تم پاؤں سے پتھر پر سے نہ ٹکراتیں تو میں آگے نکل گیا ہوتا۔

ناگ اور کیٹی غار سے باہر نکلنے ہی لگے تھے کہ کسی ... کر بیٹھ... سے بھاری پتھر سے غار کا منہ بند کر دیا اور پھر ڈاکو... آواز آئی ۔

تم جادوگر ہو ۔ مگر اس بھاری پتھر کو ہٹا کر با...

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکو گے ۔ اگر خیریت چاہتے ہو تو ہمارے جواہرات
واپس کر دو نہیں تو ہم غار میں آگ لگا دیں گے
ہم نے باہر غار کے منہ پر لکڑیاں بچھا دی ہیں۔
کیٹی نے کہا۔
ناگ بھیا ۔ اب کیا کریں۔
ناگ مسکرایا اور بولا۔
یہ لوگ خود موت کو آواز دے رہے ہیں تم
یہاں ٹھہرو ۔ پہلے میں ان سے نمٹ لوں۔
ناگ نے آخری بار انہیں خبردار کرتے ہوئے کہا۔
" احمق ڈاکوؤ ! کیوں جان بوجھ کر موت کے منہ
میں جا رہے ہو یہ جواہرات تم نے لوٹے ہیں اور
ہم اس کے مالک کو پہنچا دیں گے ۔ میں اب بھی
تمہاری جان بخشی کرتا ہوں ۔ یہاں سے چلے جاؤ۔
مگر ڈاکو خر دماغ تھے ان میں سے ایک ڈاکو نے ایک بار
پھر ناگ کو گالی دے ڈالی ۔
ناگ کو سخت غصہ آگیا وہ ایک سیکنڈ کے اندر اندر
اژدہا بن کر غار کے پتھر کو ٹکر مار کر گراتا ہوا باہر
... غار کے سامنے رکھی ہوئی خشک لکڑیوں
... مگر ناگ اچھل کر آگے کود گیا اور اس

نے دونوں ڈاکوؤں کو بھاگتے ہوئے باری باری ڈس لیا
ڈاکو چیخیں مارتے اُٹھ کر دوڑے مگر دو قدم دوڑنے کے بعد
گر گئے اور اژدہا کے زہر نے اس کے جسم نیلے کر ڈالے اور
وہ مر گئے اور امن پسند لوگوں کو ان سے نجات بھی مل
گئی۔
ناگ نے مڑ کر دیکھا کہ غار کے منہ پر آگ لگی ہوئی تھی اور
دھواں اندر غار میں جا رہا تھا کیٹی اندر سے ناگ کو زور
زور سے پکار رہی تھی۔
" ناگ ۔ میرا دم گھٹا جا رہا ہے ۔ ناگ ۔ ناگ ۔
ناگ نے فوراً انسانی شکل اختیار کی اور غار کے منہ کے
اوپر باہر کو نکلی ہوئی چٹان پر چڑھ کر کیٹی کو اوپر اُٹھا
لیا اور دونوں نے دوسری طرف چھلانگ لگا دی ۔ اب آگ
غار کے اندر داخل ہو گئی تھی۔
کیٹی اور ناگ دوڑ کر آگ کی زد سے دور چلے گئے
ناگ نے کہا۔
میں ڈاکوؤں کے گھوڑے لانا تو بھول ہی گیا ان کے
گھوڑے ایک جگہ درختوں میں بندھے ہوئے تھے۔ ...ن کر بیٹھ
انہیں کھول کر لے آیا ایک پر کیٹی اور دوسرے گھوڑے ...
ناگ سوار ہو گیا اور وہ پکی سڑک پر گھوڑے دو...

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگے کو روانہ ہو گئے۔

وہ باتیں بھی کرتے جا رہے تھے۔ کیٹی نے کہا۔
تمہیں پتہ چل گیا ہو گا کہ یہ ہسپانیہ کا ملک ہے۔"
ناگ نے کہا۔

ہاں جس پر مسلمانوں نے نو سو برس تک حکومت کی تھی اور جس کو وہ اندلس کہا کرتے تھے۔
کیٹی نے پوچھا۔

کچھ اندازہ ہے ناگ کہ اب ہم کس طرف جا رہے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ آگے کون سا شہر ہو گا۔
ناگ نے کہا۔

کچھ کہہ نہیں سکتا۔ بہت عرصہ ہوا میں ماریا اور عنبر کے ساتھ ادھر سے گزرا تھا میرا خیال ہے کہ کوئی بڑا شہر آئے گا کیونکہ میں دور ایک دریا کی لکیر دیکھ رہا ہوں وادی میں اور بڑے شہر دریاؤں کے کناروں پر ہی ہوا کرتے ہیں۔

ساری رات ناگ اور کیٹی گھوڑوں پر سفر کرتے رہے ...شنی پھیلی تو اُس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے ...رے پایا جس کا پانی کنارے کی چٹانوں کو کاٹتا ہوا ...تھا وہ دریا کے ساتھ ساتھ چل پڑے۔

راستے میں ایک جگہ انہوں نے گھوڑوں کو پانی پلایا اور پھر سفر شروع کر دیا شام ہونے والی تھی کہ انہیں دور ایک بڑے شہر کی دیوار کے بُرج دکھائی دیئے یہ شہر ایک خوبصورت وادی میں تھا اور اس کی فصیل پر جگہ جگہ دروازوں کے اوپر چوکی پہرے کے لیے بُرج بنائے گئے تھے۔

کیٹی! میرا خیال ہے کہ یہ شہر قرطبہ ہو گا۔
کیٹی بولی۔

میں اس شہر کو پہلی بار دیکھوں گی۔

یہ شہر قرطبہ ہی تھا وہ دونوں شہر کے ایک دروازے میں سے اندر داخل ہو گئے شہر کے مکانوں میں چراغ روشن ہو گئے تھے گلیوں کے کونوں پر بھی لیمپ جلنے لگے تھے گرجا گھروں میں سے گھنٹوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ناگ نے کہا۔

"کبھی اس شہر میں اس وقت مسجدوں میں سے شام کی اذان کی آوازیں آیا کرتی تھیں۔ جب اس ملک پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ آج تم اس ملک میں جتنی ترقی دیکھ رہی ہو۔ یہ ساری مسلمانوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ مگر عیسائیوں نے ان ک... ...ں کر بیٹھ...

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بعد ان کی مسجدوں کو تباہ کر دیا اور جو بچ گئیں
ان کو گرجا گھروں میں تبدیل کر لیا ہے۔
وہ ایک پکی گلی کے کونے والی سرائے میں جا کر اُتر گئے
ناگ نے سرائے والے کو سونے کا ایک سکہ دیا جو اس کے
پاس کہیں سے نکل آیا تھا ناگ کے پاس جواہرات کی تھیلی
بھی تھی مگر وہ اس کی اپنی نہیں تھی اسے ڈاکوؤں نے کسی
کے گھر ڈاکہ مار کر لوٹا تھا اور وہ کسی کی امانت تھی۔ سرائے
والا سونے کا سکہ غور سے دیکھ کر بولا۔
سینور۔ یہ تو چھ سو سال پرانا سکہ ہے تمہارے پاس
کہاں سے آ گیا۔
ناگ نے کہا۔
تمہیں اس سے کیا۔ یہ خالص سونا ہے اور پرانا بھی
ہے۔ تمہیں اس کے زیادہ پیسے ملیں گے۔ ہمیں ایک
کمرہ دے دو اور کھانے کو نان اور ہرن کا گوشت
دے دو۔
سرائے والا خوش ہو کر بولا۔
[illegible] اچھا سینور
[illegible]
[illegible] یہ ہرن کا گوشت اور نان کون کھائے

گا۔
ناگ نے مسکرا کر کہا۔
اری پگلی! ان لوگوں کے ساتھ دنیا داروں کی
طرح نہ رہیں تو یہ شک کرنے لگتے ہیں ابھی تمہاری
چوکور آنکھیں کسی نے نہیں دیکھیں ورنہ یہاں بھیڑ
لگ جاتی۔ میرا تو خیال ہے کہ تم چہرے پر باریک
جالی دار نقاب پہن کر یہاں رہو کہیں یہ لوگ یہ
نہ سمجھ لیں کہ چوکور آنکھوں والی کوئی چڑیل یہاں
آ گئی ہے۔
کیٹی نے کہا۔
تمہارا خیال ٹھیک ہے ناگ بھیا۔ میرے ساتھ پہلے
ایسا ہو چکا ہے۔ بلکہ کئی بار ہو چکا ہے۔
سرائے کے کمرے میں آ کر کیٹی اور ناگ نے منہ ہاتھ دھویا
اور زمین پر بچھے ہوئے قالین پر دیوار سے ٹیک لگا کر
بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے کیٹی کو اپنی طاقت کے ختم ہو
جانے کی بڑی فکر تھی۔ کہنے لگی
ناگ بھیا! کہیں ایسا نہ ہو کہ میری طاقت واپس [illegible] کر بیٹھ
نہ آئے۔
ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے کیٹی کہ ہم میں سے کسی نہ کسی کی طاقت تھوڑی دیر کے لیے جاتی رہتی ہے اور پھر واپس آجاتی ہے اس لیے تم فکر نہ کرو تمہاری طاقت بھی واپس آجائے گی۔

ناگ نے جیب سے تھیلی نکال کر جوہرات کو دیکھا اور کہا۔

کیٹی بہن! یہ بڑے قیمتی جوہرات ہیں اور ظاہر ہے کہ اگر اسی شہر سے چرائے گئے ہیں تو یہ اس شہر کے سب سے امیر آدمی کے ہوں گے۔

کیٹی بولی۔

تو کیا اب تم اس وقت اس کی تلاش میں نکلو گے

ناگ بولا۔

ارے نہیں پگلی۔ اس وقت میں کہاں جاؤں گا۔ ہاں کل پتہ کروں گا تاکہ امانت اس کے مالک کو پہنچا دی جائے کیونکہ امانت میں خیانت بہت بڑا گناہ ہے اور ہم میں سے کسی نے کبھی ایسا گناہ کرنے کی کوشش

[illegible] بھی بات ہے۔ جس سیارے سے میں آئی

ہوں وہاں بھی کوئی شخص نہ جھوٹ بولتا ہے نہ امانت میں خیانت کرتا ہے اور نہ چوری کرتا ہے۔

ابھی وہ یہ بات کر ہی رہی تھی کہ نوکر ہرن کا بھنا ہوا گوشت اور نان لے کر اندر آگیا۔

"صاحب۔ گوشت آگیا ہرن کا۔ نان بھی آگیا۔

کیٹی نے جلدی سے منہ دوسری طرف کر لیا۔ ناگ نے بھی جلدی سے جوہرات تھیلی میں ڈال کر اسے جیب میں رکھا اور کہا۔

ٹھیک ہے۔ یہاں رکھ دو اور تم جاؤ۔

بہت اچھا سینور۔ صاحب!

نوکر باہر نکل گیا مگر اس نے جوہرات کی تھیلی دیکھ لی تھی اُس نے جاتے ہی سرائے کے مالک کو خبر کر دی کہ یہ جو شام کو مسافر آیا ہے اس کے پاس بڑے قیمتی ہیرے جوہرات ہیں۔ سرائے کے مالک نے اپنی بڑی بڑی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کس کا انتظار ہے۔ آج رات ان دونوں کا کام تمام کر دو۔ ہم جوہرات آدھے آدھے بانٹ لیں گے یہ لو خنجر۔

اور سرائے کے مالک نے اسے خنجر نکال کر پکڑا دیا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"خبردار کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے۔ تم اپنا کام کر کے میرے گھر چلے جانا۔ لاشوں کو میں خود ہی سنبھال لوں گا۔"

نوکر نے خنجر اپنے کپڑوں میں چھپا لیا اور رات کا انتظار کرنے لگا۔ اِدھر ناگ اور کیٹی نے تھوڑا بہت ہرن کا گوشت کھایا اور پھر قہوہ پی کر عنبر اور ماریا کی باتیں کرنے لگے کہ وہ نہ جانے اس وقت کہاں ہوں گے اور پھر ان سے کب اور کہاں ملاقات ہو گی۔ ناگ نے کہا۔

کیٹی تم نے چٹکی بجا کر نہیں دیکھا۔ ہو سکتا ہے چٹکی بجانے سے تمہاری طاقت واپس آ جائے۔

ویران آسیبی جہاز

کیٹی نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا۔

یہی تو ساری مصیبت ہے کم بخت چٹکی کے پرزے پھر ڈھیلے پڑ گئے ہیں ورنہ میں عیسائی جادوگر کے کب ہاتھ لگ سکتی تھی عین موقع پر چٹکی دغا دے گئی اب اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

ناگ نے کہا۔

بھلا بجا کر تو دیکھو

کیٹی بولی۔

کہیں میری شکل ہی نہ بدل جائے۔

ناگ بولا۔

لیکن تم تو کسی کی شکل دماغ میں لاتی ہو تو [illegible] کر بیٹھ [illegible] شکل بنتی ہے تم ایسا کرو کہ اپنی ہی شکل کا [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ذہن میں لا کر چٹکی بجاؤ۔ ظاہر ہے تمہاری شکل
تو بدلے گی نہیں مگر ہو سکتا ہے تمہاری طاقت واپس
آ جاتے اور تم پھر سے پہلے والی کیٹی بن جاؤ۔
کیٹی نے کہا
کوشش کر کے دیکھ لیتی ہوں۔ مگر مجھے یقین نہیں
کہ ایسا ہو۔ میرا جو چٹکی والا جن ہے نا۔ بڑا شرارتی
ہے۔
تم چٹکی بجاؤ تو سہی" ناگ نے کہا۔
کیٹی نے آنکھیں بند کر کے اپنی شکل کا تصور آنکھوں میں کیا
چٹکی بجا دی۔ وہ ویسی کی ویسی ہی رہی۔
"دیکھا کوئی فرق نہیں پڑا"۔
ناگ نے کہا۔
"اپنی خلائی طاقت کو آزماؤ۔
کیٹی نے دیکھا کہ دیوار میں ایک پتھر تھوڑا سا باہر نکلا ہوا تھا
اس نے اس پتھر کو دو انگلیوں سے پکڑ کر ذرا سا جھٹکا دیا۔
تو وہ دیوار سے اکھڑ کر اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ کیٹی کا چہرہ
[illegible] چمکنے لگا۔ وہ خوش ہو کر بولی۔
[illegible] سچ مچ میری طاقت واپس آ گئی ہے۔"
[illegible] خوش ہو کر کہنے لگا۔

"میں کہتا نہ تھا کہ تمہاری طاقت ضرور تمہیں واپس مل
جائے گی بھلا اتنا مضبوط پتھر کوئی عام آدمی دیوار
سے اکھاڑ سکتا ہے۔
کیٹی نے کہا۔
خدا کا شکر ہے کہ اس منحوس جادوگر کا جادو ٹوٹ گیا۔
ناگ بولا۔
"اب ایک بار چٹکی بجا کر یہ دیکھو کہ تمہاری شکل بھی
تبدیل ہوتی ہے کہ نہیں۔
کیٹی نے کہا۔
"دیکھتی ہوں"
"کیٹی نے کچھ سوچ کر کہا۔
میں سرائے کے مالک کی شکل ذہن میں لا کر چٹکی بجاؤں
گی۔"
"ٹھیک ہے۔ کوشش کر کے دیکھو۔
کیٹی نے سرائے کے مالک کی شکل کا تصور ذہن میں جمایا اور
چٹکی بجا دی دوسرے لمحے وہ عورت سے سرائے کا مالک بن
گئی۔ اب اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور وہ پلنگ پر بیٹھ
کر ناگ کے سامنے بیٹھی تھی ناگ حیران ہو کر بولا۔
"کیٹی۔ کیا تم کیٹی ہو کہ سرائے کا مالک ہو"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی کی آواز مردوں کی طرح بھاری ہو گئی تھی کہنے لگی۔

"میں کیٹی ہی ہوں ناگ مگر اس وقت اس سرائے کے مالک کے روپ میں ہوں۔ چٹکی بجا کر واپس اپنی اصلی شکل میں آ جاتی ہوں۔

ناگ نے کہا۔

نہیں کیٹی! اس شکل میں رہو یہ اچھی لگتی ہے مجھے کم ازکم ایک رات اسی طرح گزار دو صبح اپنی اصلی شکل میں آ جانا۔

"جیسے تمہاری مرضی"

کیٹی نے مسکرا کر کہا اور قالین پر سونے کے لیے کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔ ناگ نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ تم آرام کرو میں چاندنی رات میں باہر جا کر جنگل کی سیر کرتا ہوں کیونکہ تم مرد بن چکی ہو اب تمہیں میری حفاظت کی ضرورت نہیں ہے

کیٹی نے کمبل اوپر لے کر کہا۔

مگر جلدی واپس آجانا زیادہ رات باہر نہ گزارنا

ناگ نے کہا۔

"بے فکر ہو کر آرام کرو۔ میں یہاں سے دور نہیں جاؤں گا۔"

ناگ نے جواہرات کی تھیلی کیٹی کو دے دی۔

"اس کو اپنی جیب میں رکھ لو"

اور خود باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد کیٹی کو نیند آنے لگی اور وہ سو گئی۔

اس وقت رات بہت گہری ہو گئی تھی اور شہر بھر گہری خاموشی چھا چکی تھی ناگ شہر سے باہر کھیتوں میں نکل گیا۔ اور چاندنی رات میں اِدھر اُدھر سیر کرنے لگا۔

جب رات نے سب کو سلا دیا تو سرائے کے مالک کا چور نوکر خنجر سنبھال کر کوٹھڑی سے باہر نکلا اور ناگ کیٹی کی کوٹھڑی کی طرف آگیا۔ کوٹھڑی کا دروازہ کیٹی نے ناگ کی وجہ سے اندر سے بند نہیں کیا تھا۔ دروازے کو کھلا دیکھ کر چور نوکر بہت خوش ہوا اور آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

کوٹھڑی کے طاق میں دیا مدھم ہو کر جل رہا تھا۔ چور نوکر نے دیکھا کہ کوئی کمبل اوڑھے سو رہا ہے۔ اس نے پہلے تو اِدھر اُدھر جواہرات کی تھیلی کو تلاش کیا۔ جب اسے تھیلی کہیں نہ ملی تو کیٹی کے پاس آکر خنجر نکال کر بیٹھ گیا اور پھر آہستہ سے کیٹی کو ناگ سمجھ کر اس کی [illegible] پر خنجر رکھ کر آہستہ سے بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چپکے سے جواہرات کی تھیلی میرے حوالے کر دو نہیں تو یہ خنجر تمہاری گردن میں گھونپ دوں گا اور ذرا سا بھی شور مچایا تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

کیٹی نے کمبل منہ پر سے ہٹا دیا۔

اب جو چور نوکر نے اپنے سرائے کے مالک کو لیٹے ہوئے دیکھا تو مارے حیرت کے اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"میرے آقا! تم یہاں کہاں۔

کیٹی اُٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنی بڑی بڑی مونچھوں پر ہاتھ پھیر کر مردانہ آواز میں بولی۔

حرام خور۔ کیا کرنے آئے ہو یہاں!

چور نوکر نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

میرے آقا۔ تم نے ہی تو کہا تھا کہ جواہرات کی تھیلی چُرا کر لاؤں۔ مگر تم یہاں کیسے آ گئے۔ وہ دونوں کہاں ہیں۔

اب کیٹی سارا ماجرا سمجھ گئی کہنے لگی۔

دوستو۔ میں نے جواہرات کی تھیلی اپنے قبضے میں کر لی ہے۔

اور وہ دونوں کہاں ہیں میرے آقا۔

کیٹی نے کہا۔

میں نے اُن کو قتل کر کے دونوں کی لاشیں سرائے کے باہر پھینک دی ہیں میرے ساتھ آؤ۔ ہم ان کی لاشوں کو دریا میں ڈال آتے ہیں نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

کیٹی نے چور نوکر کو ساتھ لیا اور سرائے سے باہر نکل آئی۔

ادھر سرائے کے مالک کو اپنے نوکر پر اعتبار نہیں تھا۔ اس خیال سے کہ کہیں وہ ہیرے جواہرات چرا کر فرار نہ ہو جائے سرائے کا اصلی مالک سرائے کے باہر ایک جگہ چھپ کر بیٹھا ہوا تھا جونہی اس نے ہلکی چاندنی میں دو سایوں کو سرائے سے باہر نکلتے دیکھا وہ خنجر تان کر ان کے سامنے آگیا اس نے اپنے نوکر کو پہچان لیا مگر اس کے ساتھ اپنا ہی ہم شکل انسان دیکھ کر دنگ رہ گیا وہ بار بار آنکھیں جھپک رہا تھا ادھر چور نوکر نے جب دیکھا کہ اس کا ایک مالک اس کے پاس کھڑا ہے اور دوسرا اسی شکل صورت کا مالک اس کے سامنے خنجر تانے کھڑا تھا اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ وہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ ماجرا کیا ہے کیا جادوگری ہے اصلی مالک کون ہے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مالک کون ہے سرائے کا اصلی مالک بھی خوفزدہ ہوگیا تھا کیونکہ بالکل اسی کی شکل کا قد کاٹھ کا اس کی مونچھوں والا ایک دوسرا سرائے کا مالک اس کے سامنے کھڑا تھا۔ کیمٹی نے کہا۔

کون ہو تم بدبخت!

سرائے کے مالک نے جب بالکل اپنی ہی آواز سنی تو اس کی ہمت جواب دے دی اور غش کھا کر دھڑام سے گر پڑا۔ اسے گرتا دیکھ کر نوکر بھی چیخ مار کر سر پر پاؤں رکھ کر اٹھ دوڑا۔ کیٹی کھڑی مسکرانے لگی بلکہ مسکرانے لگا کیونکہ اس وقت وہ سرائے کا مالک کی شکل میں تھی اور اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں وہ چپکے سے واپس اپنے کمرے میں آکر لیٹ گئی۔

اتنے میں ناگ بھی واپس آگیا اس کو کیٹی نے سارا واقعہ سنایا تو وہ بہت ہنسا اور پھر کہنے لگا۔

میرا خیال ہے کہ اب تم چٹکی بجا کر کسی دوسری شکل میں آ جاؤ کیونکہ ہمارے جوہرات تو چوری ہونے سے بچ گئے ہیں۔

کیمٹی نے جھٹ چٹکی بجائی اس نے اپنے دماغ میں اپنی ... تصور کیا تھا۔

وہ سرائے والے آدمی سے دوبارہ کیٹی بن گئی۔

دن چڑھا تو سرائے کا مالک ناگ کی کوٹھڑی میں ڈرتا ڈرتا داخل ہوا مگر اندر اس کے ہم شکل کی بجائے کیٹی اور ناگ بیٹھے تھے۔ ناگ نے پوچھا۔

"کیا بات ہے بھائی۔ ہم نے تو کوٹھڑی کا کرایہ رات کو ہی ادا کر دیا تھا۔

سرائے والا بولا۔

یہاں تمہارے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا وہ کون تھا کیٹی نے کہا۔

یہاں تو ہمارے سوائے اور کوئی نہیں رہتا۔

سرائے والا حیرانی سے آنکھیں گھماتا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ناگ نے کیٹی سے کہا۔

میں شہر میں جاکر پتہ کرتا ہوں کہ ان ہیرے جوہرات کا اصل مالک کون ہے تاکہ اس کی امانت اسے واپس لوٹا دوں۔ تم اتنی دیر یہیں سرائے میں ہی میرا انتظار کرنا۔

کیمٹی نے کہا۔

"ناگ تم زیادہ دیر نہ لگانا۔

ناگ نے کیٹی کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ وہ شہر میں ہی جا...

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جلدی واپس آجائے گا۔ وہ سرائے سے نکل کر شہر کے صرافہ بازار میں آگیا۔ یہاں ہیرے جواہرات کے سوداگروں کی دکانیں تھیں ناگ نے ایک دکاندار کو جواہرات دکھائے اور پوچھا۔

"بھائی کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہ جواہرات یہاں کون سوداگر اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔"

دکاندار نے جواہرات فوراً پہچان لئے وہ شہر کے گورنر کے جواہرات تھے اور دو روز پہلے چوری ہو گئے تھے۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"بھائی۔ تم یہاں ٹھہرو میں ساتھ والے دکاندار سے پوچھتا ہوں۔"

دکاندار نے باہر جا کر پولیس کو خبر کر دی کہ گورنر کے جو ہیرے جواہرات چوری ہو گئے تھے وہ چور سمیت مل گئے ہیں پولیس نے اسی وقت ناگ کو گرفتار کر لیا ناگ نے بہت کہا کہ یہ جواہرات اس نے چوری نہیں کئے بلکہ ایک ڈاکو سے حاصل کئے ہیں اور وہ انہیں اس کے مالک کے پاس لوٹانے آیا ہے مگر پولیس اسے پکڑ کر لے گئی اور حوالات میں بند کر دیا۔

ناگ کو سخت غصہ آیا کہ وہ تو نیکی کرنے چلا تھا اور الٹا مصیبت میں پھنس گیا ہے اس نے کوتوال سے کہا۔

"مجھے گورنر کے سامنے پیش کرو۔"

کوتوال بڑا ظالم آدمی تھا اس کی شکل دیکھ کر ہی بڑے بڑے چور ڈاکو ڈر جاتے ہیں۔ اس نے ناگ کو سخت لہجے میں کہا۔

"خاموش ہو کر بیٹھے رہو جب وقت آئے گا تو خود تمہیں گورنر کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔"

کوتوال نے الٹا ناگ سے پوچھ گچھ شروع کر دی کہ اس کے ساتھی ڈاکو کہاں ہیں اور اس نے اور کہاں کہاں ڈاکہ مارا ہے۔ ناگ بولا۔

"میں ڈاکو نہیں ہوں۔ نہ کوئی میرا ساتھی ہے۔"

کوتوال نے ناگ کو تہہ خانے میں پہنچا دیا جہاں دو جلاد تلواریں لئے کھڑے تھے ناگ کو ایک شکنجے میں جکڑ دیا گیا۔

ناگ نے کہا۔

"تم لوگ خواہ مخواہ ایک شریف انسان کو تنگ کر رہے ہو۔ میں ڈاکو نہیں ہوں۔"

کوتوال نے ناگ کو گالی دے کر کہا۔

"بکواس بند کرو۔"

ناگ سے گالی کبھی برداشت نہیں ہوئی تھی اسے ایک دم غصہ آگیا اس نے ایک گہرا سانس لیا اور پھنکار ما

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کالا سانپ بن کر شکنجے میں سے باہر نکل آیا کوتوال دہشت زدہ ہو کر باہر کو بھاگا جلادوں نے ایک انسان کو سانپ بنتے دیکھا تو تلواریں ہاتھوں سے پھینک کر باہر بھاگ گئے۔

ناگ کوتوال کے پیچھے لپکا اور اسے سیڑھیوں میں جاکر پکڑ لیا۔ ناگ اس کی گردن میں جاکر لپٹ گیا اور اپنا پھن اس کے منہ کے آگے لہراتا ہوا زبان باہر نکالنے لگا کوتوال کا رنگ فق ہو گیا تھا اور اس کا موٹا جسم کانپنے لگا تھا ناگ نے اس کی گردن کے گرد شکنجہ کسنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ کوتوال کی آنکھیں باہر نکل آئیں اور اس کا سانس رکنے لگا۔

ناگ نے بڑے غصے کے عالم میں کوتوال کی آنکھوں کے درمیان ڈس لیا اور اس کی گردن سے نیچے اتر آیا کوتوال نے اپنی گردن پکڑ لی اور سیڑھیوں پر چکر کھا کر گر پڑا ناگ سیڑھیوں کی دیوار پہ رینگتا ہوا باہر آگیا۔

یہ کوتوالی کی چھت تھی جہاں دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ ناگ چھت سے اتر کر پچھلی طرف سنگتروں کے ویران باغ میں چلا گیا اور دوبارہ اپنی اصلی شکل میں آگیا۔ یہاں سے وہ سیدھا سرائے میں پہنچا اور کیٹی سے کہا۔

[illegible] جواہرات اس [illegible] کے مالک کو واپس کر دیئے ہیں [illegible] شہر سے نکل چلیں۔

پھر اس نے ساری کہانی کیٹی کو بیان کی کیٹی نے کہا۔

گورنر کے سپاہی تمہاری تلاش میں ہوں گے ہمیں اس وقت یہاں سے کوچ کر جانا چاہیئے۔

ناگ اور کیٹی نے سرائے کو الوداع کیا اور قرطبہ شہر کے دروازے کی طرف روانہ ہو گئے شہر سے باہر نکلنے کے لیے اس کے کسی نے کسی دروازے میں سے گذرنا لازمی تھا اور ہر دروازے پر پہرے داروں کو ناگ کا حلیہ بتا کر خبردار کر دیا گیا تھا مگر ناگ کے لیے حلیہ بدلنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ وہ بڑی آسانی سے شہر سے باہر آگیا اور کیٹی کو ساتھ لے کر چٹانوں والے میدان سے ہوتا ہوا عنبر اور ماریا کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔

○

اب ہم ماریا کی طرف آتے ہیں۔

وہ راجکماری پاروتی کو اس کے محل میں خیریت سے چھوڑ کر اور اس کا تاج و تخت اسے واپس دلا کر دریا کے ساتھ ساتھ چلی جا رہی تھی وہ بھی عنبر ناگ اور کیٹی [illegible] میں تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چلتے چلتے اسے رات ہو گئی۔ اس نے سوچا کہ رات کا اندھیرا پھیل گیا ہے۔ کسی جگہ رات بھر آرام کرے اور دوسرے دن پھر سفر پر روانہ ہو۔ یہ سوچ کر وہ ایک ٹیلے پر چھوٹی سی بارہ دری دیکھ کر آ گئی۔ اس بارہ دری میں آ کر اس کی نگاہ دوسری طرف گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ دریا میں ایک بادبانی جہاز آہستہ آہستہ بہتا چلا جا رہا ہے۔

ماریا کو خیال آیا کہ کیوں نہ وہ اس جہاز پر سوار ہو جائے اس طرح سے وہ سفر کرتی رہے گی اور رات بھی گزار دے گی پس وہ ٹیلے سے اُتر کر دریا کے کنارے پر آ گئی۔ اس دریا کا پاٹ یہاں آ کر بہت چوڑا ہو گیا تھا۔ شاید وہ سمندر میں گر رہا تھا اور آگے جا کر سمندر شروع ہو جاتا تھا۔

ماریا نے دریا کی لہروں سے پانچ فٹ بلند ہو کر اڑنا شروع کر دیا اور سیدھی بادبانی جہاز کے عرشے پر آ گئی رات کے اندھیرے میں ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی اس روشنی میں بادبانی جہاز بڑا پُراسرار لگ رہا تھا اس کے دو بادبان تھے دونوں ہوا میں پھولے ہوئے تھے اور جہاز سمندر کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔

مگر ما[illegible] نے دیکھا کہ جہاز کے عرشے پر کوئی ملاح نہیں تھا۔ [illegible] موسم سرد نہیں تھا اور رات کو ملاح لوگ اکثر

جہاز کے عرشے پر ہی سوتے ہیں اس نے خیال کیا کہ ہو سکتا ہے ملاح نیچے ہوں وہ جہاز کی نچلی منزل پر آ گئی۔ یہاں چھ سات کیبن بنے ہوئے تھے مگر سب کے، دروازے کھلے تھے اور اندر کوئی انسان نہیں تھا ماریا نے سارا جہاز گھوم پھر کر دیکھا۔ جہاز چل رہا تھا مگر وہاں کوئی انسان نہیں تھا۔

ماریا بڑی حیران ہوئی کہ یہ کس قسم کا جہاز ہے کہ بغیر ملاحوں اور جہازیوں کے چل رہا ہے۔ چونکہ ہوا جہاز کے بادبانوں میں پھولی ہوئی تھی اس لیے وہ اپنے آپ ہوا کے رُخ پر بہا چلا جا رہا تھا۔ ماریا جہاز کے کپتان کے کیبن میں آ گئی یہاں قطب نما، کمپاس اور سمندری نقشے پڑے تھے۔ کپتان کا بستر بھی لگا تھا مگر کپتان کہیں نہیں تھا۔

ماریا کو خیال آیا کہ ہو سکتا ہے اس جہاز پر کوئی وبا پھیل گئی ہو اور جہاز کا سارا عملہ باری باری ہلاک ہو گیا ہو۔ لیکن وہاں کسی بیماری کے بھی کوئی آثار نہیں تھے۔ جہاز کی لاگ بک میں بھی کسی بیماری کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لاگ بک کپتان کی ڈائری ہوتی ہے اور وہ اس پر روز کے حالات اور واقعات لکھتا رہتا ہے۔

جہاز پر موت ایسی خاموشی چھائی ہوئی تھی ہر [illegible]یرا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی اندھیرا تھا کسی کیبن یا راہ داری میں کوئی چراغ نہیں جل رہا تھا ماریا اکیلی اس ویران آسیبی جہاز کی دوسری منزل میں گھوم رہی تھی کہ اسے اچانک نیچے کسی کے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔

وہ جلدی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے آگئی یہ سٹور روم تھا اور یہاں تجارت کا مال بھرا ہوا تھا کپڑے اور دوسرے مال کی بڑی بڑی گانٹھیں دیوار کے ساتھ لگی تھیں کونے میں ایک چراغ روشن تھا ماریا سانس روک کے سیڑھیوں کے پاس آکر رک گئی۔

اسے قدموں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی پھر یہ آواز دور ہو گئی جیسے کوئی غیبی آدمی چلتے چلتے دوسری طرف دیوار کے پاس چلا گیا ہو آواز رک گئی۔ پھر کسی نے دیوار کی کھڑکی کھول دی باہر دریا کا چوڑا پاٹ تھا اور آسمان پر ستارے چمکتے دکھائی دے رہے تھے اچانک ایک چیخ کی آواز بلند ہوئی اور جیسے کوئی کھڑکی میں سے دریا میں کود گیا دریا میں کسی انسانی جسم کے گرنے اور پانی کے اچھلنے کی آواز بلند ہوئی۔

ماریا بھاگ کر کھڑکی کے پاس آگئی۔ اس نے باہر جھانک کر دریا کی لہریں سکون سے بہہ رہی تھیں۔ ایک دم سے اس کے کانوں میں کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ ماریا نے پلٹ کر دیکھا اس کے پیچھے کوئی نہیں تھا وہ چراغ کی روشنی میں آگئی۔ یہاں اسے کاغذ کا ایک پرزہ پڑا ہوا ملا۔ ماریا نے اسے اٹھا کر پڑھا اس پر کسی پھٹے انداز میں لکھا تھا۔

"دریا میں چھلانگ لگا کر بھاگ جاؤ۔ بھاگ جاؤ۔ اس آسیبی جہاز سے بھاگ جاؤ — دریا میں چھلانگ لگا دو۔"

ماریا کاغذ ہاتھ میں لیے غور کر رہی تھی کہ یہ کس نے لکھا ہے اور ابھی جس نے چھلانگ لگائی تھی وہ کون تھا کہ جہاز کی رفتار تیز ہوتی محسوس ہوئی اور پھر اسے ملاحوں کے ایک دردناک گیت کی آوازیں سنائی دینے لگیں وہ جلدی سے جہاز کے عرشے پر آگئی اندھیرے میں اس نے دیکھا کہ جہاز کی رسیاں اپنے آپ ادھر ادھر ہو رہی تھیں اور جہاز کے بادبان خود بخود آگے پیچھے ہو رہے تھے۔ ملاحوں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ یہ ایک درد بھرے گیت کی آوازیں تھیں۔

جہاز کی رفتار بہت تیز ہو گئی تھی اور جہاز نے ڈولنا شروع کر دیا تھا ماریا نے بلند آواز میں پکار کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم لوگ کون ہو؟ اس جہاز پر کیا گزر رہی ہے"

اس کی آواز کے بلند ہوتے ہی جہاز یوں کے گیت کی آواز رک گئی ہر طرف ایک بار پھر گہرا سناٹا چھا گیا۔ مگر جہاز اسی طرح تیز تیز دریا میں سمندر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا دریا کی لہریں تیزی سے پیچھے ہٹ رہی تھیں اور جہاز انہیں چیرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

ماریا عرشے پر ایک جگہ بیٹھ گئی

اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ اس جہاز پر رات بسر کر کے صبح ہوتے ہی کسی دوسری طرف پرواز کر جائے گی۔ اسے بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی اور وہ سو گئی۔ جانے وہ کتنی دیر سوئی ہو گی کہ اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔

اس نے دیکھا کہ آسمان پر کالے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں اور جہاز سمندر میں کسی پہاڑی جزیرے کے کنارے کھڑا ہے۔ وہ ایک دم سے اٹھی اور اس نے چاروں طرف نظر ڈالی اس کے تینوں طرف سمندر ہی سمندر تھا اور سامنے ایک بہت بڑا پہاڑ منہ پھاڑے کھڑا تھا۔ وہ جہاز سے اتر کر خشکی پر آ گئی یہ ایک غیر آباد جزیرہ تھا پہاڑ کے سامنے پتھریلے میدان [illegible] جگہ جگہ چٹانیں اور ٹیلے کھڑے تھے کہیں کوئی درخت نہیں [illegible] کسی طرف سے کسی پرندے کی آواز بھی نہیں آ رہی

تھی۔

اس نے ایک ٹیلے کے اوپر جا کر نظر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ جس کو وہ جزیرہ سمجھ رہی تھی وہ جزیرہ نہیں تھا بلکہ آگے زمین اور جنگل جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی۔ وہاں تک پھیلے ہوئے تھے وہ کسی اجنبی ملک کی سرزمین پر آ گئی تھی اچانک اس کی نگاہ جہاز پر گئی تو یہ دیکھ کر دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی کہ جہاز کھڑے کھڑے سمندر میں ڈوب رہا تھا۔

ماریا کے دیکھتے دیکھتے جہاز سارے کا سارا سمندر میں ڈوب گیا۔ وہ پریشان سی ہو گئی کہ یہ کیا ماجرہ ہے اور وہ کسی خاص جادو یا طلسم کے اثر میں وہاں تو نہیں لائی گئی۔

اب وہ اس جگہ بالکل اکیلی تھی۔ کالے بادل آسمان کو ڈھانپے ہوئے تھے بادلوں میں جہاز کے ڈوبتے ہی بجلی چمکنے لگی اور بادل گرجنا شروع ہو گئے پھر بارش شروع ہو گئی۔

ماریا پہاڑی ٹیلے سے اتر آئی اور بارش سے بچنے کے لیے کوئی جگہ تلاش کرنے لگی وہاں نہ کوئی غار تھی اور نہ ہی کوئی گھنا درخت تھا کہ جس کے نیچے [illegible] بارش سے بچ کر تھوڑی دیر بیٹھ سکتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بارش بہت تیز ہو گئی اگرچہ ماریا غائب تھی مگر بارش اور پھر تیز بارش میں اسے تکلیف محسوس ہوا کرتی تھی اور اس کے جسم کی لہریں بار بار جھنجھلانے لگتی تھیں وہ ادھر اُدھر کوئی جگہ ڈھونڈ رہی تھی کہ اس کی نگاہ پتھر کے ایک تنور پر پڑی۔ یہ تنور گول پتھروں کو جوڑ کر بنایا گیا تھا اور پرانے زمانے میں لوگ اس میں روٹیاں لگایا کرتے تھے اور اکثر جنگلوں میں ایسی جگہ پر بنا دیا جاتا تھا جہاں سے قافلے گزرا کرتے تھے۔ تاکہ مسافروں کو روٹیاں پکانے میں آسانی رہے۔

ماریا نے سوچا کہ کیوں نہ وہ اس کے اندر اُتر کر بیٹھ جائے اور جب بارش رُکے تو باہر نکل آئے تنور بہت بڑے گول مرتبان کی طرح کا تھا ماریا تنور میں اُتر کر اس کے پہلو سے لگ کر بیٹھ گئی بارش تنور کے اندر بھی گر رہی تھی مگر ماریا بارش سے محفوظ تھی۔

ماریا کا خیال تھا کہ بارش تھوڑی دیر بعد رُک جائے گی مگر بارش اور زیادہ تیز ہو گئی۔ بادل زور زور سے گرجنے لگے بجلی رہ رہ کر چمکتی اور کڑکتی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ آسمان ابھی پھٹ پڑے گا ماریا حیران ہوئی کہ یہ کون سا علاقہ ہے کون سی سرزمین ہے کہ جہاں اتنی خوفناک بارش کے طوفان آتے ہیں۔

اچانک ایک گڑگڑاہٹ کی آواز بلند ہوئی۔ جیسے کسی پہاڑ سے کوئی پتھر ٹوٹ کر گر پڑا ہو۔ ماریا باہر نکلنے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ ایک دم سے بھاری پتھر تنور کے منہ پر آکر لگ گیا اور تنور کے اندر گہرا اندھیرا چھا گیا۔ تنور میں جیسے بھونچال سا آ گیا ماریا غائب حالت میں تھی اُسے دھچکا وغیرہ تو نہ لگا لیکن تنور دائیں بائیں ہل گیا ماریا نے اس مصیبت سے باہر نکلنے کا فیصلہ کیا اور تنور کی دیوار میں سے باہر گزرنے لگی تو اس کے غیبی جسم کی لہریں تنور کی دیوار سے ٹکرا کر واپس آگئیں اور باہر نہ نکل سکیں۔

ماریا نے دوسری بار کوشش کی تو وہ پھر ناکام ہو گئی اور باہر نہ نکل سکی اس نے بلند ہو کر تنور کے منہ پر گرا ہوا بھاری پتھر ہاتھ سے پرے ہٹانا چاہا تو وہ پتھر بھی اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلا۔ اب تو ماریا سچ مچ پریشان ہو گئی اسے احساس ہوا کہ وہ کسی مشکل میں پھنس گئی ہے اور کسی طلسم کے اثر میں آگئی ہے۔ اب تنور نے لڑھکنا شروع کر دیا۔

اسے ایسے لگا جیسے تنور زمین پر لڑھکتا چلا [illegible] ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کافی دور تک لڑھکنے کے بعد تنور رُک گیا اور ماریا نے محسوس کیا کہ وہ زمین کے اندر جا رہا ہے ماریا تنور کی دیوار کے ساتھ لگے خاموش بیٹھی رہی۔ اچانک ایک دھماکے کی آواز کے ساتھ تنور رُک گیا۔ اس کے ساتھ ہی تنور کی دیوار میں شگاف پیدا ہوا اور کھڑکی کھل گئی۔ اس کھڑکی میں سے ایسی ہوا آنے لگی جیسی گہرے اندھیرے زمین کے اندر غاروں سے آیا کرتی ہے۔

ماریا کھڑکی سے باہر نکل آئی اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ کم از کم وہ تنور کی قید سے تو آزاد ہوئی۔ اب اس نے یہ دیکھا کہ وہ کہاں آ گئی ہے یہ ایک پتھروں کی بنی ہوئی کوٹھڑی تھی جس کی چھت میں کسی جگہ سے ہلکی ہلکی روشنی آ رہی تھی ماریا اچھل کر چھت کی روشنی والی جگہ کے پاس آ گئی اس کا خیال تھا کہ شاید یہ کوئی سوراخ ہو گا جہاں باہر سے روشنی آ رہی ہو گی اور وہ اس سوراخ میں سے باہر نکل جائے گی مگر ایسا نہیں تھا یہ روشنی ایک سفید شیشے ایسے پتھر میں سے نکل رہی تھی اور ماریا کے جسم کی لہریں اس شیشے ایسے پتھر سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں۔

ماریا نے پیچھے آ کر پتھریلی دیواروں سے بھی گزرنے کی کوشش کی مگر ایسا نہ کر سکی چھت سے جو ہلکی روشنی آ رہی تھی اس میں ماریا نے دیکھا کہ دیواروں کے پتھروں ہی کہیں کہیں سے پانی ٹپک رہا ہے وہ ان پتھروں کو غور سے دیکھنے لگی۔ ایک جگہ سے پتھر پیچھے کو ہٹا ہوا تھا۔ ماریا نے اسے زور سے دھکیلا تو وہ پیچھے کو گر پڑا اور وہاں ایک چوکور شگاف بن گیا وہ جلدی سے اس شگاف میں سے گزر کر دوسری طرف آ گئی یہ بھی ایک چھوٹی سی پتھریلی دیواروں اور چھت والی کوٹھڑی تھی۔ مگر اس کوٹھڑی میں ایک دیا جل رہا تھا۔ دیئے کی روشنی میں ماریا نے دیوار کے ساتھ ایک صندوق پڑا دیکھا وہ چلتی ہوئی صندوق کے پاس آئی صندوق پر زنگ سے بھرا ہوا پرانا تالا لگا تھا ماریا نے تالا توڑ ڈالا صندوق میں سے کسی کی ہلکی سی کراہنے کی آواز آئی۔

ماریا نے جلدی سے صندوق کھول دیا۔

اس کے منہ سے چیخ نکل گئی صندوق میں اس کے صدیوں کے ساتھی اور بھائی ناگ کی لاش پڑی تھی اس کا سر کٹا ہوا تھا اور اس کی چھاتی پر پڑا تھا ناگ کی لاش کو دیکھ کر ماریا کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اس کا دل ناگ کی موت سے بھر آیا اس نے آج تک ناگ کو اس حالت میں نہیں دیکھا تھا وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ناگ کا اگر جسم کاٹ دیا جائے تو چھ ماہ کے اندر اندر اسے کیلاش پربت کی مقدس جھیل کے پانی میں نہ ڈالا جائے تو وہ مر سکتا ہے۔

ناگ کی لاش کافی خراب حالت میں تھی اور صاف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا کہ اسے مرے ہوئے چھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اب اسے دنیا کی کوئی طاقت زندہ نہیں کر سکتی تھی مگر یہ کیسے ہو گیا ناگ کو کس نے قتل کر کے اس کی لاش صندوق میں ڈال کر اس غار میں لا کر رکھ دی۔ اس نے ایک بار پھر چراغ کی روشنی میں ناگ کی لاش کو غور سے دیکھا اس کی آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتی تھیں یہ ناگ ہی کی لاش تھی۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

صندوق سے نکلتی کراہنے کی آواز

ماریا کو ایک اور بات کی بھی حیرانی تھی اگر ناگ مر چکا تھا تو پھر بند صندوق کے اندر سے کراہنے کی آواز کس کی تھی ؟ ماریا نے ایک بار پھر غور سے ناگ کی لاش کو دیکھا لاش کی حالت بہت خراب تھی۔ سر گردن سے بالکل الگ تھا ناگ کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ گلنے سڑنے لگا تھا ماریا نے صندوق بند کر دیا ناگ کی لاش دیکھنے کے بعد ماریا کی آنکھوں میں بار بار آنسو آ رہے تھے وہ خود اس کوٹھڑی میں بے بس ہو کر قید کر دی گئی تھی۔ وہ لوہے کی دیواروں میں سے نکل جایا کرتی تھی مگر اس وقت وہ پتھر کی ایک دیوار بھی پار نہیں کر سکتی تھی ا[illegible] طاقت کس نے چھین لی تھی اور اسے وہاں کس نے قید کر دیا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کو کس نے قتل کیا تھا یہ معمہ ماریا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا طاق میں دیا جل رہا تھا خدا جانے کتنا وقت گزر گیا۔ چراغ کی لو مدہم ہونے لگی کوٹھڑی میں روشنی کم ہو گئی ماریا دیوار کے ساتھ لگی سر جھکائے خاموشی بیٹھی تھی اسے بار بار عنبر اور کیٹی کا خیال آ رہا تھا کہ انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ ناگ ہلاک ہو چکا ہے ماریا کو کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ یہ کون سی جگہ ہے کون سا ملک ہے ناگ کو کس نے قتل کیا ہے اور اسے وہاں کس نے قید کر رکھا ہے اور اسے وہاں قید کرنے اور اس کی طاقت چھین لینے کا مقصد کیا ہے۔

طاقچے میں جلتے ہوئے چراغ کی لو مدھم ہوتے ہوئے بجھنے لگی تو ماریا اُٹھ کر اس کے پاس گئی تاکہ چراغ کی بتی اونچی کرے مگر اس کے پہنچنے سے پہلے ہی چراغ گل ہو گیا اور کوٹھڑی میں اندھیرا چھا گیا۔ ماریا کے لیے اندھیرے میں دیکھنا کوئی مشکل بات نہیں تھی اس کی یہ طاقت ابھی اس کے پاس ہی تھی۔

وہ واپس مڑنے ہی لگی تھی کہ اُس نے دیکھا چراغ کے طاق میں ایک ننھے سے سوراخ میں سے روشنی آ رہی ہے پھر یہ [illegible]نی بڑھنے لگی اور طاق میں سے ایک جگہ سے پتھر پر[illegible]ٹ گیا۔ ماریا نے چراغ اُٹھا کر ایک طرف کیا اور

خود طاق کے شگاف میں سے دوسری طرف آ گئی۔

یہ جگہ کسی قلعے کا بہت بڑا تہہ خانہ لگ رہا تھا۔ بڑے بڑے اونچے ستونوں پر مصر کی ملکہ اور فرعون مصر کی تصویریں بنی ہوئی تھیں یہاں روشنی ایک لالٹین سے آ رہی تھی جو دیوار کے پاس ایک ستون کے قریب پتھر کی اونچی سل پر رکھی ہوئی تھی یہ لالٹین یہاں کس نے روشن کر رکھی تھی لالٹین کی چمنی پر کالک لگی ہوئی تھی لگتا تھا کہ وہ نہ جانے کب سے وہاں جل رہی ہے اور اس کی چمنی کسی نے صاف نہیں کی۔

دیواروں پر پتھروں کی چھوٹی چھوٹی نیلی ٹائلیں لگی ہوئی تھیں فرش پر مٹی اور گرد پڑی تھی ماریا ایک ستون کے پاس گئی تو اس نے دیکھا کہ وہاں ایک لکڑی کا مُردے لے جانے والا تابوت سیدھا دیوار کے ساتھ لگا کر کھڑا کیا ہوا ہے تابوت کے باہر پُرانی مصری زبان میں لکھا تھا۔

میں مصر کا جابر حکمران تھا میرے حکم کے بغیر ایک پرندہ بھی پر نہیں مارتا تھا میں نے ایک ہزار انسانوں کو زندہ زمین میں دفن کرا دیا۔

ماریا کانپ اٹھی کہ یہ شخص کسقدر ظالم تھا مگر ساتھ ہی اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ یہ ظالم حکمران مر چکا [illegible] دنیا کو اس کے ظلم سے نجات مل چکی تھی اس نے آگے [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غور سے تابوت کے ڈھکن کو دیکھا ڈھکن کی لکڑی خراب ہو چکی تھی اور اس کی درزوں میں نسواری رنگ کے کیڑے رینگ رہے تھے یہ بڑا عبرت دلانے والا منظر تھا جس ظالم حکمران نے ایک ہزار انسانوں کو زمین میں زندہ دفن کر دیا تھا آج اس کی اپنی لاش کی ہڈیوں کو کیڑے کھا رہے ہیں یہ ساری جگہ کسی قلعے کا تہہ خانہ لگ رہی تھی۔

ماریا نے چل پھر کر دیکھا وہاں اوپر جانے والا کوئی راستہ نہیں تھا کافی تلاش کے بعد اس نے دیکھا کہ کونے میں بڑے بڑے خالی مرتبان رکھے ہیں اس نے ان مرتبانوں کو پیچھے ہٹایا تو دیکھا کہ پتھر کی پرانی سیڑھیوں کا راستہ اوپر جا رہا تھا مگر دس بارہ سیڑھیوں کے بعد ایک دروازہ آ جاتا تھا جو بند تھا۔

اس دروازے پر لوہے کا ایک کافی وزنی تالا پڑا تھا جس پر مکڑی نے جالا تان رکھا تھا ماریا نے دیکھا کہ سارے مرتبان خالی تھے وہ واپس مڑنے لگی تھی کہ اسے گھنگھروؤں کی چھن چھن کی آواز سنائی دی

اس نے چاروں طرف دیکھا تہہ خانے کی پر اسرار فضا خاموش ہو گئی۔ لالٹین کی لَو مدھم ہوتے ہوتے ایک جگہ آن کر رک گئی تھی۔ فرعون کا تابوت ستون کے ساتھ اسی طرح لگا تھا

پھر یہ گھنگھروؤں کی جھنکار کی آواز کہاں سے آئی تھی ماریا سوچنے لگی۔

اچانک گھنگھروؤں کی جھنکار کی آواز پھر سنائی دی۔ اس دفعہ وہ قریب آ رہی تھی جیسے کوئی رقاصہ رقص کرتی چلی آ رہی ہو ماریا ایک خالی مرتبان میں داخل ہو گئی اور ذرا سا سر باہر نکال کر دیکھنے لگی اگرچہ اس کا سر غائب تھا پھر بھی ہو سکتا تھا کہ کوئی اس کا سر دیکھ لے۔ کیونکہ وہ خود ایک طلسم کی قید میں آ چکی تھی اور اس کی طاقت چھین چکی تھی۔

ماریا کی نظریں اس طرف لگی تھیں جدھر لالٹین جل رہی تھی کیونکہ گھنگھروؤں کی آواز اس طرف سے آ رہی تھی لالٹین کی چمنی کے اندر لَو کانپی اور پھر دیوار کے قریب اندھیرے میں ستونوں کے پیچھے سے ایک رقاصہ نکل کر باہر آئی اور اس نے جا کر فرعون کے تابوت کے آگے رقص کرنا شروع کر دیا۔ اس رقاصہ نے زرق برق ریشمی لباس پہن رکھا تھا اور اس کے سیاہ کھلے بالوں میں ہیرے جواہرات اور سفید موتی پروئے ہوئے تھے اس کے گلے میں کنول اور گلاب کے سفید اور سرخ پھولوں کے ہار تھے کلائیوں پر بھی پھولوں کے گجرے بندھے تھے وہ گول دائرے میں رقص کر رہی تھی اور اس کے ہیرے جواہرات والے سیاہ بال لہرا رہے تھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور رقص کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں اور گلے کے پھولوں کے ہار میں سے پھول ٹوٹ ٹوٹ کر تہہ خانے کے گرد آلود فرش پر گر رہے تھے

ماریا نے محسوس کیا کہ رقاصہ کے رقص اور گھنگھروؤں کی جھنکار کے ساتھ تہہ خانے کی فضا میں ایک گہری اور بوجھل خوشبو پھیل گئی تھی۔ ایسی خوشبو ماریا نے قدیم مصر کے شاہی قبرستانوں میں سونگھی تھی جہاں بادشاہوں کی لاشوں پر خوشبوئیں مل کر انہیں دفن کیا جاتا تھا

رقاصہ کی شکل خوبصورت تھی اور وہ ناچتی ہوئی بار بار تابوت کے آگے جا کر جھک کر تعظیم بجا لاتی اور پھر پیچھے ہٹ جاتی اور رقص کرنے لگتی ماریا حیران تھی کہ یہ عورت کوئی زندہ رقاصہ ہے یا کوئی چڑیل یا بدروح ہے کہ رقص کرنے والی کا بھیس بدل کر وہاں آ کر ناچ رہی ہے۔

وہ خالی مرتبان میں سے سر تھوڑا سا باہر نکالے یہ پراسرار رقص دیکھ رہی تھی اب رقاصہ رقص کرتے کرتے ایک جگہ کھڑی ہو گئی تھی اس کے پاؤں ایک ہی جگہ کھڑے تھرک رہے تھے اور گھنگ[illegible] جھن جھنا رہے تھے اس کا منہ فرعون مصر کے تابوت [illegible] طرف تھا اور وہ اپنا سر جھکائے ہوئے تھی اور ہاتھ [illegible] بندھے تھے۔ ماریا کو ایک ایسی آواز سنائی

دینے لگی جیسے کوئی چیز اپنی جگہ سے اکھڑ رہی ہو۔ ٹوٹ رہی ہو اس نے جو غور سے دیکھا تو لرز سی گئی۔ ستونوں کے پاس دیوار سے جو فرعون مصر کا تابوت لگا تھا۔ اس کا ڈھکنا خود بخود ٹوٹ رہا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اندر سے مردہ زور لگا کر تابوت کے ڈھکنے کو کھولنے کی کوشش کر رہا ہے رقاصہ اسی طرح سر جھکائے ایک ہی جگہ کھڑی رقص کیے جا رہی تھی تابوت پر جو تالا لگا تھا سب سے پہلے اس کی لوہے کی پٹی ٹوٹ کر اکھڑ گئی اور پھر ڈھکنے کا اوپر والا لوہے کا قبضہ الگ ہو گیا ماریا آنکھیں کھولے حیرت سے یہ تماشہ دیکھ رہی تھی اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

رقاصہ نے رقص کرتے کرتے ایک جگہ سے جھکولا کھایا اور لپک کر تابوت کے آگے جا کر جھک گئی اور دونوں بازو آگے پھیلا دیے۔

اس کے ساتھ ہی تابوت کا ڈھکنا کھل گیا اور جس طرح الماری کا دروازہ کھل کر الگ ہو جاتا ہے اس طرح الگ ہو گیا مگر اس کا اوپر والا قبضہ ٹوٹ چکا تھا ماریا نے دیکھا کہ تابوت کے اندر سے ایک ایسا اونچا لمبا انسانی ڈھانچہ نکلا جس کے جسم پر جگہ جگہ سے گوشت گل سڑ کر جھڑ چکا تھا اور ہڈیاں نظر آ رہی تھیں۔ کھوپڑی پر نسوار[illegible] سیاہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رنگ کے بال تھے مگر سارا چہرہ ایک کھوپڑی بن چکا تھا ناک اور ہونٹ غائب تھے اور دانت باہر نکلے ہوئے تھے اس لاش کے ڈھانچے کے سارے جسم پر میلے کچیلے رنگ کی کپڑے کی پٹیاں لٹک رہی تھیں یہ وہ پٹیاں تھیں جو قدیم زمانے میں بادشاہوں کی لاشوں پر حنوط کرنے کے بعد لپیٹ دی جاتی تھیں

کپڑے کی یہ میلی کچیلی پٹیاں لاش کے ڈھانچے کے ساتھ لٹک رہی تھی یہ بڑا خوفناک منظر تھا۔ ماریا کی جگہ اگر کوئی دوسرا ہوتا تو اب تک چیخ مار کر بے ہوش ہو چکا ہوتا۔

یہ جابر فرعون مصر کی لاش کا ڈھانچہ تھا۔

لاش کے ڈھانچے کی کھوپڑی کا منہ کھلا تھا وہ تابوت میں سے باہر نکل آیا جابر فرعون کے ڈھانچے کو باہر آتا دیکھ کر رقاصہ نے رقص کرنا شروع کر دیا اور بار بار رقص کرتے ہوئے لاش کے ڈھانچے کے سامنے آ کر جھک کر تعظیم کرتی اور پھر رقص کرنے لگی۔

اچانک لاش کے ڈھانچے نے اپنا لٹکتے چیتھڑوں اور سفید ہڈیوں والا بازو اونچا کیا اور اس کی کھوپڑی کے منہ [illegible] ایک ایسی آواز نکلی جیسے زور سے سانس لینے پر کسی [illegible] خرخرہ بولتا ہے۔ یہ آواز خشک اور بیٹھے ہوئے سانس کی آواز تھی۔

اس آواز پر رقاصہ نے رقص بند کر دیا اور رُک گئی۔ پھر وہ لاش کی طرف بڑھنے لگی لاش کے ڈھانچے نے اپنا ہڈیوں والا ہاتھ رقاصہ کی گردن پر رکھ دیا اور اسے آہستہ آہستہ کھینچتا ہوا اپنے تابوت کی طرف لے جانے لگا ماریا یہ خوفناک کھیل دیکھ رہی تھی۔ صاف لگ رہا تھا کہ رقاصہ اس لاش کے ساتھ تابوت کے اندر نہیں جانا چاہتی مگر وہ بے بس اور مجبور تھی لاش کی پراسرار قوت اسے کھینچے لیے جا رہی تھی۔

لاش کا ڈھانچہ رقاصہ کو تابوت کے اندر لے گیا اور تابوت کا ڈھکنا بند ہو گیا اس کے بعد تہہ خانے میں گہری موت ایسی خاموشی چھا گئی اور لالٹین کی لو بار بار کانپنے اور لرزنے لگی۔ ماریا مرتبان کے اندر بیٹھی سر باہر نکالے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اس کی نگاہیں تابوت پر جمی ہوئی تھیں ایک دم سے تابوت کو جھٹکا سا لگا وہ زور سے ہلا رقاصہ کی چیخ کی آواز تابوت کے اندر سے نکل کر تہہ خانے میں گونج اٹھی پھر وہی سناٹا چھا گیا۔

کیا فرعون مصر کی لاش نے رقاصہ کو ہلاک کر [illegible] تھا۔

اب ماریا کو ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی ہتھ[illegible] فرش پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لکڑی کی کھڑاؤں پہنے چلا آ رہا ہو۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔ آواز آہستہ آہستہ قریب آ رہی تھی۔ ایک اونچا لمبا سیاہ کفن پوش سایہ ستونوں کے درمیان سے باہر نکل آیا اس پر لالٹین کی دھیمی روشنی پڑ رہی تھی جس میں وہ اور بھی زیادہ بھیانک اور پُراسرار دکھائی دے رہا تھا

یہ کفن پوش بلا کا سایہ فرعون مصر کے تابوت کے پاس آکر رُک گیا پھر سائے کا بازو تابوت کی طرف اٹھا اور اس کے سیاہ کفن میں سے ہڈیوں ایسی انگلیاں باہر نکل آئیں یہ انگلیاں تابوت کی طرف اشارہ کر رہی تھیں تابوت کا ڈھکنا ایک بار پھر اپنے آپ کھل گیا اور اس میں سے وہی رقاصہ باہر نکلی مگر اب صرف اس کی لاش کا ڈھانچہ ہی باقی رہ گیا تھا اس کے جسم پر کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ سر پر کھوپڑی تھی جس پر بال اسی طرح لٹک رہے تھے۔ پاؤں کے گھنگھرو ٹوٹ چکے تھے تابوت کے اندر فرعون مصر کی لاش اسی طرح تابوت کی دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی سیاہ کفن پوش بلا نے رقاصہ کے ڈھانچے کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور جدھر سے یہ کفن پوش بلا آئی تھی ادھر کو چل پڑی [illegible]

رقاصہ کا ڈھانچہ اس کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔ دونوں اندھیرے میں جا کر غائب ہو گئے تابوت کا ڈھکنا دوبارہ بند ہو گیا۔ ماریا خاموشی کے ساتھ مرتبان سے باہر نکلی اور جدھر وہ کفن پوش بلا گئی تھی ادھر چل دی اس کا خیال تھا کہ شاید وہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ مل جائے۔

دو بڑے ستونوں کے درمیان اندھیرا تھا۔ ماریا اس اندھیرے میں گئی تو جیسے کسی نے اسے وہیں جکڑ دیا۔ ماریا نے پاؤں آگے اٹھانے کی کوشش کی مگر اس کے پاؤں جیسے زمین پر جم گئے تھے وہ اپنا پاؤں نہیں اٹھا سکتی تھی اس نے پوری طاقت لگا کر اُوپر کو اچھلنے کی کوشش کی مگر ایسا نہ کر سکی وہ زمین سے ایک انچ بھی آگے پیچھے نہ ہو سکی۔

پھر اندھیرے میں سامنے دیوار میں زرد آنکھیں اس کی طرف گھورنے لگیں

ماریا نے کہا۔

وہ تم کون ہو۔ مجھے یہاں کس لیے لایا گیا ہے۔

آنکھیں غائب ہو گئیں اس کے ساتھ ہی وہی سیاہ کفن پوش بلا اندھیرے میں سے نکل کر ماریا کے سامنے آن کھڑی ہوئی اور ماریا کو اس کی پھٹے ہوئے بانس ایسی [illegible] آواز سنائی دی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم اب میری قید میں ہو۔ تم قیامت تک یہاں سے باہر نہیں نکل سکو گی۔

ماریا نے کہا۔

تم کیا چاہتے ہو۔ تم کون ہو۔

سیاہ کفن پوش بلا نے کہا۔

"میں کون ہوں؛ میں کیا چاہتی ہوں۔ یہ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گی میرے ساتھ آؤ۔

ماریا بولی۔

میں اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتی

کفن پوش بلا نے کہا۔

"قدم اٹھاؤ۔

ماریا نے قدم اٹھایا تو وہ چل سکتی تھی۔ سیاہ کفن پوش بلا ماریا کو ساتھ لے کر اندھیرے میں سیڑھیاں اتر کر ایک ایسی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں آگئی جہاں دیوار کے ساتھ تین انسانی ہڈیوں کے ڈھانچے دیوار کے ساتھ کھڑے تھے ان میں ایک ڈھانچہ اس رقاصہ کا بھی تھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے وہاں رقص کر رہی تھی اور جیسے تابوت کے فرعون مصر نے کھا کر ہڈیاں کا ڈھانچہ بنا دیا تھا۔

ان ڈھانچوں کے آگے پتھر کا ایک گول ڈبہ پڑا تھا۔ سیاہ کفن پوش بلا نے اس ڈبے کا ڈھکن اٹھا دیا اور کہا۔

"اس میں داخل ہو جاؤ۔"

ماریا نے کہا

"میں اس میں داخل نہیں ہوں گی۔"

کفن پوش بلا نے ایک قہقہہ لگایا پھر اس کا بازو آگے بڑھا اس کی ہاتھ کی ہڈیوں نے ماریا کے جسم کو ایسے پکڑ لیا جیسے کوئی ریشم کا گچھا پکڑ کر اٹھا لیتا ہے پھر ماریا کو اس نے پتھر کے گول ڈبے میں بند کر کے اوپر ڈھکن رکھ دیا۔

ماریا نے ڈبے کے اندھیرے میں چیخ کر کہا۔

"میرا بھائی عنبر اگر مجھے یہاں سے آزاد کرائے گا۔ اور تمہیں جلا کر بھسم کر دے گا۔

کفن پوش بلا نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"میں نے ناگ کو قتل کر ڈالا ہے۔ میں تمہارے دوسرے بھائی عنبر کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کروں گی۔

ماریا نے کہا۔

"عنبر مر نہیں سکتا۔ وہ تمہیں جہنم میں پہنچا دے گا۔

کفن پوش بلا نے کہا۔

ناگ بھی نہیں مر سکتا تھا۔ میں نے اُسے بھی مار دیا ہے میں عنبر کو بھی اپنے جادو کے زور سے [illegible] کر دوں گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے چلا کر کہا۔

"تم کیا چاہتی ہو؟ تم ہماری دشمن کیوں بن گئی ہو؟"

کفن پوش بلا کی آواز آئی

"میں تم کو، عنبر اور ناگ کو ہمیشہ کے لیے ختم کر کے خود ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ یاد رکھو۔ میری طاقت بے پناہ ہے۔ میرے جادو اور میری طاقت کے آگے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکتی۔"

اور پھر کفن پوش بلا کھڑائیں کھٹ کھٹ کرتی وہاں سے چلی گئی ماریا گول ڈبے کے اندھیرے میں سمٹ کر بیٹھ گئی اور عنبر اور کیٹی کو یاد کرنے لگی اب وہ دل میں دعا مانگ رہی تھی کہ خدا کرے وہ اِدھر نہ آئیں کیونکہ اسے علم ہو گیا تھا کہ اس کفن پوش بلا کے جادو کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔

○

اب ناگ اور کیٹی کی طرف آتے ہیں۔

وہ دونوں قرطبہ شہر سے نکل کر چٹانوں والے سنگلاخ

میدان میں عنبر اور ماریا کی تلاش میں سفر کر رہے تھے ماریا تو ایک گمنام ملک کی سرزمین میں ایک مہیب اور دہشت [ناک] قلعے کے نیچے کفن پوش بلا کی قید میں تھی اور عنبر سفر کرتا ہوا افریقہ کے ملک پہنچ گیا تھا

ناگ اور ماریا سنگلاخ میدان سے نکل کر ساحل سمندر پر آگئے اور یہ بحیرہ روم تھا اور اس کی نیلی لہریں دور تک پھیلی ہوئی تھیں ناگ نے کہا۔

"کیٹی اس سمندر کی دوسری طرف افریقہ کا ملک آباد ہے میرا خیال ہے کہ ہمیں ملک افریقہ کی طرف چلنا چاہیے ہو سکتا ہے وہیں کسی جگہ عنبر اور ماریا سے ملاقات ہو۔"

کیٹی نے سمندر کی طرف دیکھ کر کہا۔

"لیکن ہم اس سمندر میں کیسے سفر کریں گے یہاں تو مجھے کوئی جہاز یا کشتی نظر نہیں آ رہی۔"

ناگ بولا۔

"ہو سکتا ہے آگے جا کر کوئی جہاز یا کشتی مل جائے"

اور وہ سمندر کے کنارے کنارے چلنے لگے۔ نا[گ نے]

ایک جگہ رک کر کہا۔

"کیٹی تمہاری چھڑی کی طاقت واپس آ چکی ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیوں نہ ایسا کریں کہ تم چٹکی بجا کر باز بن جاؤ اور میں بھی باز بن جاتا ہوں اور ہم دونوں اڑتے ہوئے سمندر کو پار کر لیں۔

کیٹی نے کہا۔

ناگ بھیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ میری چٹکی کی طاقت واپس آ چکی ہے مگر سچ پوچھو تو میں اب چٹکی بجاتے ہوئے گھبراتی ہوں کیونکہ مجھے اپنے چٹکی والے جن پر بھروسہ نہیں رہا وہ مجھ سے عجیب عجیب قسم کی شرارتیں کرنے لگا ہے۔

ناگ بولا۔

نہیں۔ میرا خیال ہے کہ چٹکی والا جن اب کوئی شرارت نہیں کرے گا۔ تم چٹکی بجا کر دیکھو مجھے یقین ہے کہ تم جو چاہو گی بن جاؤ گی۔

کیٹی کا دل نہیں مان رہا تھا۔ اس نے کہا۔

اور اگر میں چٹکی بجا کر غائب ہی ہو گئی تو پھر کیا ہو گا۔

ناگ ہنسنے لگا

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم پہلے کبھی چٹکی بجانے سے غائب نہیں ہوئیں تم چٹکی بجاؤ۔

کیٹی نے کہا

"میرا دل نہیں مانتا ناگ۔"

ناگ نے کہا۔

تم خواہ مخواہ گھبرا رہی ہو۔ دیکھو نا۔ ہم اتنا بڑا سمندر بغیر کشتی کے کیسے پار کریں گے۔

کیٹی نے کہا۔

اچھا جیسے تم کہتے ہو کر لیتی ہوں۔"

اور کیٹی نے دو قدم پیچھے ہٹ کر چٹکی بجا دی۔

آخر وہی ہوا جس کا کیٹی کو ڈر تھا۔ چٹکی بجاتے ہی کیٹی غائب ہو گئی۔ ناگ نے گھبرا کر آواز دی۔

کیٹی۔ کیٹی تم کہاں ہو۔

کوئی جواب نہ آیا ناگ نے دو قدم آگے بڑھا کر جہاں ایک سیکنڈ پہلے کیٹی کھڑی تھی وہاں کیٹی کو ٹٹول کر دیکھا کہ شاید کیٹی غائب ہونے کے باوجود وہاں موجود ہو۔ مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ کیٹی سر سے پاؤں تک بالکل ہی غائب ہو چکی تھی۔ ناگ کو سخت افسوس ہوا کہ اس نے کیٹی کو چٹکی بجانے پر کیوں مجبور کیا وہ بے چاری تو بار بار کہہ رہی تھی کہ میں چٹکی نہیں بجاؤں گی۔ اس جن نے اس کے ساتھ ایک بار پھر بڑا خطرناک مذاق کیا تھا اور اس کی شکل تبدیل کرنے کی بجائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے سالم کا سالم ہی غائب کر دیا تھا ناگ وہیں بیٹھ گیا اس کے دل میں ایک ہلکی سی اُمید تھی کہ شاید کیٹی واپس آجائے اس نے ایک بار چٹکی والے کو آواز بھی دی اور کہا۔

"خدا کے لیے ہمیں معاف کر دو اور کیٹی کو واپس لا دو۔"

مگر وہاں نہ کوئی چٹکی والا جن تھا اور نہ کیٹی تھی کہ ناگ کی بات کا جواب ملتا کافی دیر وہاں بیٹھے رہنے کے بعد جب کیٹی واپس نہ آئی تو ناگ بجھے ہوئے بوجھل دل کے ساتھ اٹھا اور سمندر کے کنارے ایک طرف روانہ ہو گیا۔ جب وہ کافی دور نکل آیا تو اس نے سوچا کہ اس طرح اکیلا چلتے رہنے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا کیوں نہ وہ پرندہ بن کر سمندر پار کر کے افریقہ کے ساحل پر چلا جائے۔ ہو سکتا ہے وہاں اس کی ملاقات عنبر ماریا سے ہو جائے اور شاید کیٹی کا معمہ بھی حل ہو جائے۔ یہ سوچ کر ناگ نے اوپر کی طرف ایک گہرا سانس کھینچا اور وہ دوسرے لمحے سفید پروں والا بڑا باز بن گیا۔ اس نے ایک اڑان لگائی اور سمندر کے اوپر افریقہ کی طرف پرواز کرنے لگا۔

اب ہم عنبر کی طرف چلتے ہیں۔

آپ کو یاد ہو گا کہ عنبر نے بزرگ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے افریقہ کی طرف سفر شروع کیا تھا اور وہ ایک جہاز میں سوار ہو کر ملک افریقہ کے ایک ساحل پر جا اترا تھا۔ یہاں ایک چھوٹی سی بندرگاہ بنی ہوئی تھی اور پرانے زمانے کا ایک چھوٹا سا شہر آباد تھا کالے کالے حبشی چاروں طرف چل پھر رہے تھے عنبر ایک سفید چمڑی والے آدمی کو دیکھا اس کی پرانے زمانے کی گول پائنچوں والی پتلون پہن رکھی تھی اور سر پر تنکوں والا ہیٹ تھا وہ سمجھ گیا کہ اس ملک پر پرتگالیوں کا قبضہ ہے۔

عنبر کے پاس سینکڑوں برس پہلے کی ایک سونے کی اشرفی تھی۔ اس نے ایک دکاندار کو جا کر اشرفی دی اور کہا۔

مجھے پہننے کے لیے کپڑے چاہئیں۔

دکاندار نے اشرفی کو دیکھا اور کہا۔

نوجوان! یہ اشرفی تو سات سو برس پرانی ہے یہ تم نے کہاں سے حاصل کی ہے۔

عنبر نے کہا۔

مجھے یہاں پہاڑوں میں ایک جگہ سے مل گئی تھی۔

عنبر نے دکاندار سے پیچھا چھڑانے چاہا تھا تاکہ وہ فضول

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باتوں کو چھوڑ کر اسے کپڑے دے دے کیونکہ عنبر کے پرانے کپڑے پھٹ چکے تھے اس دکان میں ایک پکی عمر کا پرتگالی بھی بیٹھا تھا اس نے خاکی پتلون اور جیکٹ پہن رکھی تھی اور شکل صورت ہی سے کوئی سیاح لگتا تھا اس نے دکاندار سے اشرفی لے کر اسے غور سے دیکھا اور پھر عنبر کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"نوجوان! یہ اشرفی تم اپنے پاس رکھ سکتے ہو تمہارے لیے کپڑے میں دے دوں گا میرے ساتھ میرے مکان پر چلو میرے پاس تمہارے لیے کپڑے موجود ہیں۔

عنبر نے بہت کہا کہ وہ اشرفی فروخت کر کے کپڑے حاصل کرنے کا خواہش مند ہے مگر پرتگالی سیاح نے مسکراتے ہوئے عنبر کے کاندھے پر بازو رکھ کر کہا۔

"تم میرے چھوٹے بھائی ہو ایسی کوئی بات نہیں آؤ میرے ساتھ۔

یہ پرتگالی سیاح عنبر کو اپنے مکان پر لے آیا۔ یہ شہر کے باہر ایک جھیل کے کنارے چھوٹا سا بالنس کا بنا ہوا مکان تھا جس کے باہر ایک حبشی عورت بیٹھی بطخ کا گوشت کاٹ رہی تھی۔ پرتگالی سیاح عنبر کو مکان کے اندر کمرے میں لے آیا یہاں دو تین کرسیاں بچھی تھیں اور میز پر ایک نقشہ

کھلا پڑا تھا پاس ہی چاقو اور پرکار رکھی تھی۔

پرتگالی سیاح نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ہونری ہے میں ایک سیاح ہوں لیکن اصل میں میں پرانے بادشاہوں کے دفینے اور نوادرات تلاش کرتا ہوں تم دوسرے کمرے میں جاؤ وہاں تمہیں الماری میں کپڑے مل جائیں گے کپڑے پہن کر آؤ پھر ہم آپس میں باتیں کریں گے۔

عنبر نے دوسرے کمرے میں جا کر ایک پتلون اور کوٹ پہن لیا اور باہر آ کر پرتگالی سیاح ہونری کے پاس بیٹھ گیا پرتگالی سیاح نے اپنی جیب سے عنبر کی دی ہوئی سونے کی اشرفی نکال کر اسے غور سے دیکھا اور کہا۔

دوست۔ پہلے تو یہ بتاؤ۔ کہ تمہارا نام کیا ہے؟"

"عنبر" عنبر نے کہا۔

"بہت خوب! اب یہ بتاؤ کہ تمہیں اشرفی کس جگہ سے ملی تھی۔

عنبر نے کہا۔

اصل میں بات یہ ہے کہ یہ اشرفی مجھے یہاں سے بہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دور ملک مصر میں میرے ایک دوست نے مجھے دی تھی"

پرتگالی سیاح ہوزی بولا۔

"یہ بڑی قیمتی ہے۔ اسے تم اپنے پاس رکھ لو"

عنبر نے کہا۔

"نہیں مسٹر ہوزی۔ میں یہ اشرفی واپس نہیں لوں گا۔ اب یہ تمہاری ہے"

پرتگالی سیاح نے شکریے کے ساتھ اشرفی اپنی جیب میں رکھ لی اور بولا۔

"مسٹر عنبر۔ تم بھی سیاح ہو۔ میں بھی سیاح ہوں اور میں بادشاہوں کے پرانے خزانے اور نوادرات تلاش کرتا ہوں اگر تم میرے ساتھ مل جاؤ تو ہم اکٹھے مل کر یہ دفینے تلاش کریں گے اور آدھا آدھا بانٹ لیا کریں گے کیا تم راضی ہو۔ اس طرح ہم سیریں بھی کیا کریں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں"

کیونکہ عنبر بھی افریقہ میں گھوم پھر کر ماریا اور ناگ وغیرہ کا پتہ چلانا چاہتا تھا سیاح ہوزی خوش ہو کر بولا۔

"تمہارے ساتھ مل کر کام کرنے سے مجھے خوشی ہو

گی اب ایسا ہے کہ اس وقت ہم مغربی افریقہ میں ہیں اور میں نے یمن میں ایک پرانا نقشہ کہیں سے حاصل کیا تھا اس نقشے کے مطابق یہاں سے پچاس میل دور ایک بہت بڑے کالے پہاڑ کے دامن میں سمندر کے کنارے ایک غار ہے جہاں قدیم بادشاہوں کے تابوت دفن ہیں نقشے کے مطابق ان تابوتوں میں بادشاہوں کی لاشوں کے ساتھ قیمتی ہیرے جواہرات بھی دفن ہیں اگر ہم کسی طرح اس غار میں پہنچ جائیں تو ہم دنیا کے سب سے زیادہ دولت مند انسان بن جائیں گے۔"

اور پرتگالی سیاح نے الماری میں سے نقشہ نکال کر عنبر کو دکھایا۔ یہ ایک پرانا سا نقشہ تھا جو چمڑے کے ایک چڑمڑ ہو چکے ٹکڑے پر آڑی ترچھی لکیروں سے بنایا گیا تھا پرتگالی سیاح ان نقشوں کو پڑھنے میں بڑا ماہر تھا اس نے نقشے کی لکیروں پر انگلی پھیر کر عنبر کو بتایا کہ یہ جنگل ہے۔ یہ پہاڑی راستے ہیں اور یہ وہ کالا پہاڑ ہے جو سمندر کے کنارے پر ہے اور اسی جگہ وہ غار ہے دوسرے روز پرتگالی سیاح نے ضروری کھانے پینے کا سامان ایک خچر پر لادا عنبر اور وہ الگ الگ گھوڑوں پر بیٹھے اور کالے پہاڑ والے غار کی طرف روانہ ہو گئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مُردے کو قبر سے نہ نکالو

وہ تین راتیں اور چار دن تک سفر کرتے رہے۔
بیچ میں رات کو وہ دو چار گھنٹے آرام بھی کر لیتے۔ چوتھے روز سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے انہیں دریا کا کنارہ نظر آیا جس کی مشرق کی طرف ایک وادی میں انگوروں کا باغ تھا باغ میں ایک قدیم قبرستان تھا پرتگالی سیاح نے اپنا نقشہ کھول کر دیکھا اور بولا۔

ہم ٹھیک راستے پر جا رہے ہیں لیکن میں اس قبرستان میں بھی قسمت آزمانا چاہتا ہوں یہاں پرانے زمانے میں بادشاہ کے درباری اور وزیر اپنے مُردے ہیرے جواہرات کے صندوقچوں کے ساتھ دفن کیا کرتے تھے۔

عنبر نے قبرستان میں بکھری ہوئی ٹوٹی پھوٹی قبروں کو دیکھ کر کہا۔

"لیکن یہاں تو ایک بھی قبر سلامت نہیں ہے۔

سیاح نے کہا۔

میں قبر سونگھ کر پہچان لیتا ہوں کہ کس قبر میں خزانہ ہوگا۔

انہوں نے گھوڑے ایک درخت کے ساتھ باندھے اور سیاح قبروں میں گھومنے لگا۔ یہاں قبروں کے درمیان اُونچی اونچی کانٹے دار جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں اور کئی قبروں میں سوراخ ہو گئے تھے سیاح نے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"مجھے لگتا ہے کہ اس قبر میں ضرور خزانہ ہوگا۔

اسوقت سورج غروب ہو چکا تھا اور اندھیرا بڑھ رہا تھا قبرستان میں تاریکی چھانے لگی تھی عنبر نے سیاح ہوزی کو منع کیا کہ وہ قبر کھود کر میت کو بے آرام نہ کرے وہ محض دولت حاصل کرنے کے لیے کسی مُردے کو قبر سے نکال کر اس کی بے حرمتی کرنا بُری بات ہے مگر پرتگالی سیاح پر تو دولت کا بھوت سوار تھا اس نے کہا۔

اگر تم کو مردے کے آرام کا بہت خیال ہے تو تم خزانے میں برابر کے حقدار نہیں ہو گئے

عنبر نے کہا۔

میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں۔ میں الگ جا کر بیٹھتا ہوں مگر تمہیں ایک بار پھر خبردار کرتا ہوں کہ دولت حاصل کرنے کے لئے مردوں کی قبریں کھودنا اچھی بات نہیں ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگر سیاح نہ مانا۔ عنبر ذرا پرے جاکر قبر کے پاس پتھر پر
بیٹھ گیا۔ اور پرتگالی سیاح پھاوڑے سے قبر کھودنے لگا وہ
کافی دیر تک قبر میں سے مٹی اور پتھر باہر نکالتا رہا اب رات کا
اندھیرا چاروں طرف قبرستان میں پھیل گیا تھا پرتگالی سیاح
نے لالٹین جلا کر قبر کے اوپر ایک طرف رکھ لی تھی۔ عنبر اسے
قبر میں سے مٹی اور پتھر باہر پھینکتے دیکھ رہا تھا۔

اچانک اسے سیاح کی چیخ سنائی دی۔ عنبر بھاگ کر قبر کے پاس
گیا اس نے دیکھا کہ قبر میں کافی بڑا گڑھا بنا ہوا ہے اور سیاح
قبر کے گڑھے کے اندر مٹی پر سیدھا لیٹا ہے اور اس کے اوپر
قبر کا مردہ سوار ہے مردے کے ہاتھ میں ایک زہریلا سیاہ بچھو
ہے جس کو وہ بار بار سیاح کے منہ پر ڈسا رہا ہے اور سیاح
کی چیخیں نکل رہی ہیں۔

مردے کی کھوپڑی نے عنبر کی طرف منہ اٹھا کر دیکھا اور
اس کے کان میں آواز آئی۔

"عنبر! اس دولت کے پجاری کو اس کے لالچ کی سزا
مل رہی ہے تم اس کا ساتھ چھوڑ چکے ہو جاؤ۔ میں
تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔

عنبر اب سیاح کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اس
کے دیکھتے دیکھتے بچھو کے زہر اور مردے کے خوف کی وجہ
سے مر گیا اور اس کا رنگ سیاہ پڑ گیا عنبر قبر سے پرے ہٹ

درخت کے پاس آکر اس نے گھوڑے کو کھولا
گیا۔ اس پر سوار ہوا اور قبرستان سے باہر نکل آیا۔
اسے پرتگالی سیاح کے انجام پر بہت افسوس ہوا تھا مگر
اس نے اپنے پانچ ہزار سالہ سفر میں ایسا اکثر ہوتے دیکھا تھا
دولت کا لالچ کرنے والوں کا ایسا ہی انجام ہوا تھا۔

عنبر قبرستان سے نکل کر رات کے اندھیرے میں ایک طرف
روانہ ہو گیا۔ اب اس کے دل میں ماریا اور ناگ اور کیٹی کا
خیال تھا کہ کاش ان میں سے کوئی اسے مل جائے اور وہ مل کر
اپنا واپسی کا سفر جاری رکھیں۔

دریا دور رہ گیا تھا وہ وادی سے نکل کر ایک سنسان
میدان میں سے گزرنے لگا اندھیرے میں اس کے ارد گرد
سوائے اونچے نیچے پتھریلے ٹیلوں اور خاردار گھنے درختوں
کے اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا اس کا گھوڑا سست رفتار کے
ساتھ چل رہا تھا وہ ایک سوکھے نالے کے پل پر سے گزرنے
لگا تو کیا دیکھتا ہے کہ پل کے اوپر ایک عورت بال کھولے
بیٹھی ہے افریقہ کی عورتیں کالے رنگ کی ہوتی ہیں مگر یہ عورت
گورے رنگ کی تھی اور اس نے بہت بناؤ سنگار کر رکھا تھا
عنبر قریب سے گزرا تو عورت نے مسکرا کر ہاتھ کے اشارے
سے کہا۔

"کیا تم میرے گھر چل کر کھانا نہیں کھاؤ گے؟ میں ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہت بڑے جاگیردار کی بیوی ہوں۔ میرا خاوند مر چکا ہے میں نے عہد کر رکھا ہے کہ جب تک کسی مسافر کو اپنے ساتھ دستر خوان پر نہیں بٹھاؤں گی میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔

عنبر کا گھوڑا ابھی تھک گیا تھا اس نے سوچا کہ اس کے گھر چل کر گھوڑے کو چارہ وغیرہ مل جائے گا اور وہ اس گوری عورت کے ساتھ اس کے گھر آگیا یہ ایک ویران ویران سی حویلی تھی جس کی دیواروں پر سوکھی گھاس جگہ جگہ اگی ہوئی تھی عنبر کو اس عورت کے جسم سے آسیب کی بو آرہی تھی مگر اسے اپنا تو کوئی ڈر نہیں تھا وہ گھوڑے کو تازہ دم کرنا چاہتا تھا۔ اسی وقت گھوڑے کو پانی پلایا گیا اس کے آگے چارہ ڈال کر عنبر سفید عورت کے ساتھ ویران حویلی کے ایک بڑے کمرے میں آگیا۔

اس کمرے کی حالت بھی بہت خستہ تھی۔ دیوار کے پلستر اکھڑ رہے تھے چھت سے جالا لٹک رہا تھا ایک پرانی میز پر بھنے ہوئے مرغ کا تھال رکھا تھا پاس ہی دو چھریاں اور ایک کلہاڑی بھی پڑی تھی سفید عورت نے کہا۔

"کیا تم کھانے سے پہلے میرے خاوند کی قبر نہیں دیکھو گے جو کوئی مہمان یہاں آتا ہے اسے میرے خاوند کی قبر پر دعا ضرور کرنی پڑتی ہے۔

عنبر نے کہا۔

تمہارے خاوند کی قبر کہاں ہے۔

عورت بولی۔ اس کمرے کے نیچے تہہ خانے میں ہے مگر ہم بہت جلدی واپس آجائیں گے میں خود وہاں زیادہ دیر ٹھہرنا پسند نہیں کرتی۔

عنبر نے کہا "چلو"

وہ عنبر کو لے کر ایک پراسرار تنگ زینے سے گزر کر نیچے تہہ خانے میں آگئی یہاں اندھیرا تھا مگر عنبر سب کچھ دیکھ رہا تھا یہاں ایک پرانی قبر سی بنی ہوئی تھی جس پر ایک چراغ جل رہا تھا۔ سفید عورت نے کہا۔

تم یہاں میرے خاوند کے حق میں دعا کرو میں کچھ پھول لے کر آتی ہوں

عنبر خاموشی سے کھڑا رہا۔ قبر کے سوراخ میں سے ایک کھوپڑی کا سر نظر آرہا تھا جونہی عنبر کھوپڑی کو دیکھنے کے لیے جھکا اس کے سر پر کسی نے پیچھے سے کلہاڑی کا بھرپور وار کیا اگر عنبر کوئی عام انسان ہوتا تو اس کا سر دو ٹکڑے ہو گیا ہوتا مگر وہ عنبر تھا جس کو موت ابھی نہیں آسکتی تھی۔ اس کے سر کے ساتھ ٹکراتے ہی کلہاڑی ٹوٹ گئی عنبر نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کے پیچھے ایک سیاہ حبشی کلہاڑی کا خالی دستہ لئے کھڑا اسے خونی نظروں سے گھور رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے اس کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا۔
"کیا تمہیں اس چڑیل نے مجھے قتل کرنے کے لیے بھیجا ہے؟"
حبشی پہلے ہی ڈرا ہوا تھا اس نے اپنی آنکھوں سے کلہاڑی کے ٹکڑے ہوتے دیکھے تھے اس نے کہا۔
مجھے معاف کر دو۔ میں غلام ہوں مجھے معاف کر دو۔
اتنے میں وہی سفید عورت غلام کو برا بھلا کہتی وہاں آ گئی
اس بدبخت نے پھر وہی حرکت کی۔ اف میرے خدا!
میں نے تو اسے کوٹھڑی میں بند کر رکھا تھا۔ یہ کہاں سے نکل آیا۔
پھر عنبر کی طرف دیکھ کر بولی۔
میرے معزز مہمان تم تو خیریت سے ہو نا! یہ میرا پاگل غلام ہے اور میرے گھر جب بھی کوئی مہمان آتا ہے یہ اس کو قتل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لیے میں نے اسے بند کر رکھا ہے مگر نہ جانے یہ کیسے نکل آیا۔
پھر سفید خوبصورت عورت نے حبشی غلام کو ڈانٹ ڈپٹ کر وہاں سے نکال دیا۔ اور عنبر کو ساتھ لے کر کھانے والی میز پر آ گئی۔ دونوں نے مل کر مرغ کھایا۔ عنبر نے کہا۔
"اب میں جاتا ہوں"
اس کا گھوڑا تازہ دم ہو گیا تھا اس لیے عنبر وہاں سے

چلے جانا چاہتا تھا۔
سفید عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا تم میرے ہاتھ کے بنے ہوئے قہوے کی ایک پیالی نہیں پیو گے مسافر؟ میں بہت خوش ہوں گی"
عنبر نے کہا۔
چلو "تمہارا قہوہ بھی پی لیتا ہوں"
سفید پر اسرار عورت کیتلی میں قہوہ بنا کر لے آئی۔ اس نے پیالی میں قہوہ ڈال کر عنبر کو دیا اور کہا۔
"اس قہوے میں میں نے زعفران بھی ڈالا ہے"
عنبر اس کی ایک ایک حرکت کو سمجھ رہا تھا وہ اب صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ عورت کیا کرنا چاہتی ہے عنبر نے سارا قہوہ پی لیا اس قہوے میں نیند لانے والی دوا ڈالی گئی تھی اور کافی مقدار میں ڈالی گئی تھی ایک بار تو عنبر کا سر بھی چکرا گیا مگر اسے نیند بالکل نہ آئی لیکن اس نے جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لیں اور کرسی پہ یوں گردن نیچے کر لی جیسے سو گیا ہو اور وہ خراٹے بھی لینے لگا۔
اسے خراٹے لیتے دیکھ کر عورت نے تالی بجائی۔ وہی کالا حبشی ایک بار پھر نمودار ہوا۔ سفید عورت نے اسے کوستے ہوئے کہا۔
تمہارا وار ٹھیک نہیں پڑا تھا بدبخت۔ اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے جلدی سے اُٹھا کر ساتھ والی کوٹھڑی میں رسیوں سے جکڑ دو۔ جلدی کرو۔

کالے حبشی نے عنبر کو کاندھے پر ڈالا اور ساتھ والی کوٹھری میں لا کر جلدی سے ایک تختے پر لیٹا کر اس کے ہاتھ پاؤں رسی کے ساتھ کس کر باندھ ڈالے۔ اصل بات یہ تھی کہ وہ عنبر سے خوف کھائے ہوئے تھا کیونکہ اس نے صاف دیکھا تھا کہ اس کی کلہاڑی عنبر کے سر پر لگی تھی مگر اس کی کھوپڑی ٹوٹنے کی بجائے کلہاڑی ٹوٹ گئی تھی چنانچہ وہ عنبر کو باندھ کر جلدی سے باہر نکل گیا۔

عنبر نے جلدی سے آنکھیں کھول کر دیکھا اسے تختے کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا اور وہ اپنا ہاتھ پیر نہیں ہلا سکتا تھا۔ اب وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ عورت اس کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے دراصل عنبر اسے رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا تھا تاکہ وہ کوئی عذر پیش نہ کر سکے۔

اسے عورت کے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی وہ کوٹھڑی میں آ رہی تھی اس نے اپنے گلے میں ایک سفید رومال ایپرن کی طرح ڈال رکھا تھا اور ہاتھ میں ایک چاقو تھا جس کا پھل چمک رہا تھا اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک جلتا ہوا چراغ تھا۔ اس نے چراغ ایک طاق میں رکھ دیا کوٹھڑی بند کر دی

ر عنبر کے قریب آ کر اسے ہلایا عنبر نے کوئی حرکت نہ کی۔ جھوٹ موٹ بے ہوش رہا دو تین بار ہلانے جلانے کے بعد جب اس عورت کو یقین آگیا کہ عنبر بے ہوش ہو چکا تو اس نے چھت کی طرف منہ کر کے کہا۔

اے کالے سیاہ جنگل کی چڑیلو! میں تمہارے نام پر اس شخص کا خون پینے لگی ہوں جس طرح میں ہمیشہ مردوں کا خون پیتی ہوں۔

اس کے بعد سفید عورت نے اپنا سر نیچے گرا دیا اس کے آبشار کی طرح آگے کو گر کر لٹک گئے عنبر ذرا سی آنکھ کھول کے دیکھ رہا تھا عورت کے حلق سے ایک دبی دبی غراہٹ نکلی اور اس نے منتر پڑھنے شروع کر دیئے آخری پڑھ کر اس نے ایک چیخ ماری اور اب جو اس نے بالوں پیچھے جھٹک کر اپنا سر اوپر اُٹھایا تو عنبر پر دہشت چھا گئی۔ سفید عورت ایک سیاہ بدروح چڑیل بن چکی تھی اس کی آنکھوں ڈیلے باہر کو لٹکے ہوئے تھے دانت لمبے اور نوکیلے ہو گئے چہرہ بے حد بدصورت اور بھیانک ہو گیا تھا اور ہاتھوں پر بھی بال اُگ آئے ہوئے تھے وہ مکمل طور پر ایک خونخوار چڑیل بن چکی تھی۔

اس نے عنبر کی گردن پر زور سے چاقو مارا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگر عنبر کی گردن میں شگاف پڑنے کی بجائے چاقو ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا چڑیل حیران سی ہو کر رہ گئی اس نے ایک بھیانک چیخ ماری اور عنبر کی گردن میں اپنے تیز ناخن چلانے شروع کر دیئے اب بھی عنبر کی گردن پر کوئی اثر نہ ہوا بدصورت چڑیل رک گئی اس نے منہ اوپر اٹھا کر ایک وحشت انگیز ڈراؤنی چیخ بلند کی اور کہا۔

"اے چڑیلوں کے شہنشاہ! میری مدد کر کیا میری طاقت ختم ہو گئی ہے۔

عنبر نے آنکھیں کھول دیں اور کہا۔

"اے سفید چڑیل۔ تیری طاقت ختم نہیں ہوئی لیکن میری طاقت بیدار ہو گئی ہے

چڑیل عورت نے چونک کر عنبر کی طرف دیکھا۔ عنبر نے ایک ہی جھٹکے سے رسی توڑ ڈالی اور تختے پر سے اٹھتے ہوئے بولا تمہاری بدقسمتی سے تمہارا ایک ایسے آدمی سے پالا پڑا ہے جو تمہاری موت بن کر یہاں آیا ہے۔

چڑیل ایک دم پیچھے ہٹ گئی اس نے عنبر کو دیکھ کر ایک ڈرا دینے والی آواز نکالی یہ آواز ایسی تھی کہ جیسے سنسان جنگلوں میں سن کر لوگ غش کھا کر گر پڑتے تھے۔ عنبر نے اب دیکھا کہ اس عورت کے دونوں پاؤں الٹے تھے یہ ایک چڑیل کی سب

سے بڑی نشانی تھی اس کی آنکھوں سے آگ کے سرخ شعلے نکل کر عنبر کے چہرے پر پڑنے لگے۔

عنبر نے آگے بڑھ کر بدصورت چڑیل کا بازو پکڑ کر اسے زور سے جھٹکا دیا اس کا بازو اس کے جسم سے الگ ہو گیا وہ چیخ مار کر پیچھے کو دوڑی عنبر نے اس کا دوسرا بازو بھی الگ کر دیا چڑیل نے ایک دم سے اپنا روپ بدل لیا اور وہ ایک ریچھ بن گئی اور عنبر پر غراتے ہوئے حملہ کر دیا عنبر نے اسے دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر چھت کی طرف زور سے اچھال دیا وہ چھت سے ٹکرا کر زمین پر گری تو اس کی ایک ایک ہڈی پسلی ٹوٹ گئی۔ ریچھ کی جگہ وہ اصلی شکل میں آ گئی اس کے دونوں بازو الگ ہو چکے تھے عنبر نے اپنا پاؤں چڑیل کی گردن پر رکھ دیا اور کہا۔

"بتا اس سے پہلے تو کتنے بے گناہ انسانوں کا خون کر چکی ہے۔

چڑیل نے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکالتے ہوئے کہا۔

"بہت سے آدمیوں کا خون کر چکی ہوں مجھے معاف کر دے تو کوئی بڑا جادوگر ہے۔

عنبر بولا۔

"میں جادوگر نہیں ہوں مگر ظلم کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کیا کرتا کیونکہ انسانوں پر ظلم کرنے والے لوگ، جن اور چڑیلیں میری دشمن ہیں اور قاتل ہیں اور قاتل کی سزا موت ہے۔"

اور عنبر نے چڑیل کی گردن پر اپنے پاؤں کا پورا زور ڈال دیا عنبر کے جسم اور اس کی طاقت کا بوجھ ہزاروں چڑیلیں برداشت نہیں کر سکتی تھیں اور اکیلی چڑیل بھلا کیسے برداشت کرتی اس کی ایک آخری چیخ نکلی اور وہ مر گئی۔ مرتے ہی اس کی شکل بگڑتی بگڑتی ایک سور کی شکل اختیار کر گئی اور پھر مٹی بن کر زمین پر بکھر گئی۔

عنبر کوٹھڑی سے باہر نکلا تو حبشی غلام تھر تھر کانپ رہا تھا اس نے عنبر کو چڑیل کو ہلاک کرتے دیکھ لیا تھا اس نے عنبر کی طرف ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"حضور۔ جادوگروں کے بادشاہ مجھے معاف کر دو۔ میں نے جو کچھ کیا اس چڑیل مالکن کے کہنے پر کیا۔"

عنبر نے اس کو گردن سے پکڑ کر تھوڑا سا جھنجھوڑا اور اسے پیچھے دھکا دے کر کہا

"یہاں سے بھاگ جا اور خبردار جو پھر کبھی ادھر کا رخ کیا۔"

سائنس فکشن

...کا نیا سلسلہ سائنس فکشن

...لائی مشن ڈبل زیرو"

...ناول ایک مکمل سائنسی کہانی

"خلائی گھڑی کا قیدی"

...خلا کے ایک سیارہ "ٹوپاز" کی داستان، جس میں انسان سینکڑوں سالوں سے زندہ چلے آ رہے ہیں۔ اچانک اس خلائی سیارہ میں کیلشیم کی کمی واقع ہو جانے سے ...بچے، بوڑھے، جوان مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

...س خلا کے سائنس دان ہمارے سیارہ "زمین" کے ایک بچی اور بچے کو اغوا کر ...کے، زندہ حالت میں ان کے جسم سے ہڈیاں نکال کر کیلشیم بنا کر اپنے سیارہ ٹوپاز ...میں منتقل کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ جو سینکڑوں سال سے زندہ چلے آ رہے ہیں زندہ رہ سکیں۔

...س کے لیے وہ اپنے ایک خلائی سائنس دان "کودو" کو زمین پر بھیجتے ہیں۔

...کیا کودو زمین پر پہنچ سکا یا کوئی بچی، بچہ اغوا کر سکا۔

...ایک دلچسپ اور حیرت انگیز سائنسی داستان

خلائی گھڑی کا قیدی پڑھیے

جلد تاریخ اشاعت کا اعلان ہوگا۔

مکتبہ اقرا ۱۲۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حبشی غلام اسی وقت تہہ خانے سے باہر نکلا اور حویلی سے باہر آکر جنگل کی طرف بھاگ اٹھا۔

عنبر نے باہر آکر گھاس پھوس اور لکڑیاں جمع کر کے حویلی کے ارد گرد اور اندر لگا کر انہیں آگ لگا دی دیکھتے دیکھتے حویلی کو آگ لگ گئی اور شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے اس برائی کی جگہ کو جلا کر راکھ کرنے کے بعد عنبر گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے روانہ ہو گیا۔

افریقہ کے جنگلوں اور صحراؤں میں دو دن تک سفر کرتے رہنے کے بعد تیسرے روز عنبر ایک ٹیلے کے پاس ایک کنوئیں کے قریب پہنچا اس کے گھوڑے نے صبح سے پانی نہیں پیا تھا وہ گھوڑے سے اتر کر کنوئیں کے پاس آیا کہ کسی ترکیب سے اس میں سے پانی نکال کر گھوڑے کو پلائے جونہی وہ گھوڑے کو کنوئیں کے پاس لایا تو اسے کنوئیں کے اندر سے کسی آدمی کی آواز سنائی دی۔

"مجھے بچاؤ۔ مجھے باہر نکالو۔"

عنبر نے کنوئیں میں جھانک کر دیکھا کہ ایک آدمی کنوئیں کے پانی میں گردن تک ڈوبا ہوا ہے عنبر نے آواز دی۔

کون ہو تم۔ تمہیں کس نے یہاں پھینکا ہے۔"

فوراً ہی کنوئیں کے اندر سے آواز آئی۔

عنبر! عنبر۔ کیا تم عنبر ہو ضرور تم عنبر ہو میں نے تمہاری آواز پہچان لی ہے۔

عنبر حیران ہوا کہ یہ کون ہے جس کی آواز کو وہ نہیں پہچان سکا مگر اس نے اس کی آواز کو پہچان لیا ہے۔ عنبر نے کہا۔

تم نے میری آواز کیسے پہچان لی۔ کیا تم مجھے جانتے ہو۔"

کنوئیں میں سے آدمی کی آواز آئی

عنبر بھیا۔ میں کیٹی ہوں خدا کے لیے مجھے باہر نکالو۔"

عنبر کا دماغ چکرا گیا۔

کیٹی مگر تم تو مرد ہو۔"

کیٹی نے کنوئیں سے آواز دی۔

عنبر بھیا۔ خدا کے واسطے مجھے کسی طرح باہر نکالو میں سارا کچھ سمجھا دوں گی یہ سب میری کمبخت چٹکی کی کارستانی ہے۔

عنبر نے کہا

ٹھہرو۔ میں رسی نیچے لٹکاتا ہوں۔"

کنوئیں میں سے کیٹی کی آواز آئی

رسی پھینکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا مجھے زنجیر کے ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باندھ دیا گیا ہے اور میری طاقت ختم کر دی گئی ہے تم
خود نیچے اُتر کر مجھے یہاں سے باہر نکالو۔

عنبر نے سوچا اگرچہ آواز کسی مرد کی ہے مگر ہو سکتا ہے یہ کیپٹی
ہی ہو کیونکہ کبھی کبھی وہ چٹکی بجا کر مرد بن جایا کرتی تھی اس نے رسی
باہر ایک پتھر سے باندھی اور کنوئیں میں اُتر گیا کیا دیکھتا ہے کہ کنوئیں
میں ایک کالا حبشی مرد جس کی بڑی بڑی مونچھیں ہیں پانی میں ڈوبا
ہوا ہے اور اس کی گردن میں ایک زنجیر بندھی ہے ایک تختہ
بھی اس کے بازوؤں میں پھنسا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس
کا سر پانی سے باہر رہتا ہے

عنبر نے کہا ۔ کیا تم کیپٹی ہو۔

ہاں عنبر۔ میری مردانہ آواز اور مردانہ حبشی ایسی کالی
صورت کو نہ دیکھو۔ مجھے باہر نکالو میں تمہیں سب کچھ
بتا دوں گی۔

عنبر نے ایک ہی وار سے اس کی گردن کی زنجیر اور تختہ
توڑ ڈالا اور اسے رسی کی مدد سے کنوئیں سے باہر نکال لایا
وہ کوئی پورا مرد تھا کسی طرح سے کیپٹی نہیں لگ رہا تھا اس کی
کالی شکل اور بڑی بڑی مونچھیں دیکھ کر تو شک ہو رہا تھا
کہ وہ کوئی ڈاکو ہے مگر عنبر نے سوچا کہ کسی ڈاکو کو کیا پڑی ہے
کہ وہ اپنی گردن میں زنجیر ڈال کر کنوئیں میں لٹک جائے۔ کیپٹی نے
کہا۔

"عنبر بھیا اگر تم اسوقت نہ آتے تو خدا جانے کل میں
کہاں ہوتی کیونکہ جس آدمی نے میری گردن میں زنجیر
ڈال کر اس پر جادو پھونکا ہے اور مجھے کنوئیں میں
پھینک دیا ہے وہ کوئی بڑا ہی پُر اسرار جادوگر ہے۔

عنبر کالے حبشی کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

اگر تم کیپٹی ہو تو مجھے بتاؤ کہ ہمارے ساتھ اور کون
کون سفر کر رہا ہے اور ہم کب سے سفر کر رہے
ہیں۔

کیپٹی نے کہا۔

ہمارے ساتھ ناگ اور ماریا بھی ہے اور تم لوگ
پانچ ہزار سال سے سفر کر رہے ہو اور اب واپسی
کے سفر پر ہو اور تم پر موت اثر نہیں کرتی ۔ ماریا
نظر نہیں آتی اور ناگ اپنی جون بدل کر سانپ اور جو
بھی چاہے بن جاتا ہے اور میں ایک خلائی لڑکی ہوں
جو کچھ عرصہ ہوا تمہارے ساتھ شامل ہوئی ہوں کیا
اب بھی تمہیں یقین نہیں آئے گا۔

عنبر کو پورا یقین آگیا کہ یہ کالا حبشی کیپٹی ہی ہے اس نے
کیپٹی کی بڑی بڑی مونچھوں کو انگلی سے چھو کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگر کیٹی یہ تمہاری مونچھیں کیسے نکل آئیں ۔
کیٹی بولی ۔

عنبر بھیا کیا بتاؤں ۔ میں اور ناگ بھیا سپین سے نکل کر دریا کے کنارے جا رہے تھے ۔ جب ہم سمندر کے پاس پہنچے تو ناگ نے تجویز پیش کی کہ میں چٹکی بجا کر باز بن جاؤں گا تاکہ اس کے ساتھ اڑتے ہوئے سمندر کو عبور کر لیا جائے اور افریقہ پہنچیں کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ شاید افریقہ میں تم سے اور ماریا سے ملاقات ہو جائے میں چٹکی بجاتے ہوئے ڈرتی تھی ۔ لیکن ناگ نے مجھے مجبور کر دیا آخر وہی ہوا جس کا ڈر تھا ۔ میں چٹکی بجاتے ہی ناگ کے پاس سے غائب ہو گئی اور اس علاقے کے ایک کالے حبشی کی شکل میں نمودار ہو گئی میں اس جنگل میں سے گزر رہی تھی کہ ایک جگہ پرانا مقبرہ دیکھ کر اندر گئی تو وہاں ایک سر منڈا حبشی بیٹھا ہڈیاں آگے پھینکے منتر پڑھ رہا تھا مجھے دیکھتے ہی شاید وہ جادو کے ذریعے سمجھ گیا کہ میں ایک عورت ہوں اس نے میرے ساتھ بڑی ہمدردی کا سلوک کیا اور کھانا کھلایا پھر مجھے کوئی دوا پلا کر بے ہوش کر دیا جب مجھے ہوش آیا تو اس نے میری گردن میں زنجیر ڈال رکھی

تھی اور میرے بازوؤں میں لکڑی کا تختہ پھنسا ہوا تھا میری طرف دیکھ کر وہ سر منڈا حبشی قہقہہ مار کر ہنسا اور کہنے لگا کہ میں جانتا ہوں تم ایک عورت ہو اور کسی جن کے قبضے میں ہو مجھے تمہاری ہی ضرورت تھی تاکہ تمہارے جن کو قابو میں لا سکوں اور پھر تمام لوگوں پر اس جن کے ذریعے حکومت کر دوں اس نے مجھے کہا کہ چٹکی بجا کر جن کو حاضر کرو نہیں تو میں تمہیں ویران کنوئیں میں ڈال دوں گا میں نے کئی بار چٹکی بجائی مگر میری بدقسمتی کہ جن ایک بار پھر نہ آیا اب میں کیا کرتی مجبور تھی اس نے مجھے کنوئیں میں پھینک دیا اب وہ ہر روز آدھی رات کو آتا ہے اور مجھے کنوئیں میں آواز دے کر کہتا ہے چٹکی بجاؤ اگر جن آگیا تو تمہیں باہر نکال لوں گا نہیں تو اسی کنوئیں میں پڑی پڑی گل سڑ جاؤ گی ۔ خدا کا شکر ہے کہ تم آگئے

عنبر نے کہا ۔

فکر نہ کرو اس جادوگر کو آج رات ہی دیکھ لیں گے مگر سب سے پہلے ہمیں اس گھوڑے کو پانی پلانا ہو گا ۔"

انہوں نے درختوں کے پتے توڑ کر ایک ڈونگا سا بنایا اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رسی کی مدد سے کنوئیں میں سے بار بار پانی نکال کر گھوڑے کو
پلایا۔ کیٹی نے عنبر سے ماریا کے بارے میں پوچھا۔ عنبر نے کہا۔
"میں خود اس کی تلاش میں ہوں
پھر بولا۔
"میرا خیال ہے کہ ناگ تو ہسپانیہ میں ہی ہو گا
کیٹی کہنے لگی۔
وہ اڑ کر سمندر پار کر کے افریقہ آنا چاہتا تھا کیا یہ
افریقہ ہے ناں؟"
"ہاں۔ ہم افریقہ میں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہاں
ماریا اور ناگ سے ہماری ضرور ملاقات ہو جائے گی
پھر عنبر نے کیٹی کی مونچھوں کو ہاتھ لگا کر کہا۔
بھائی کیٹی۔ تمہاری مونچھیں دیکھ کر ناگ اور ماریا کیا
کہیں گے۔
کیٹی نے کہا۔
خدا کے لیے تم میرا مذاق نہ اڑاؤ عنبر بھیا۔ میں کیا
کر سکتی ہوں۔ چڑیل نے مجھے فائدہ بھی بہت پہنچایا ہے
مگر پریشان بھی بہت کیا ہے اور اگر وہ میرا دوست
جن مجھے مل جائے تو میں اس سے پوچھوں گی کہ آخر وہ
مجھے تنگ کس لیے کرتا ہے۔

عنبر نے مسکرا کر کہا۔
"ایسا لگتا ہے جن کو تم سے پیار ہو گیا ہے۔"
اتنے میں جنگل سے ایک گونج دار آواز سنائی دی۔
"کیا پیار پیار لگا رکھی ہے۔ بک بک بند کرو۔
کیٹی نے چیخ کر کہا۔
عنبر! یہ اس دوست جن کی آواز ہے۔
پیارے جن! تم کہاں ہو۔ میری مدد کرو۔ مجھے آدمی
سے پھر کیٹی بنا دو۔
مگر جن کی آواز دوبارہ سنائی نہ دی۔ کیٹی نے اسے کئی
بار پکارا۔ اسے بڑے واسطے دیئے مگر جن ایک بار اپنی گونج
دار آواز سے عنبر کو ڈانٹ کر غائب ہو چکا تھا۔
کیٹی نے کہا۔ اب کیا کریں عنبر بھیا
عنبر نے کہا۔
میرا خیال ہے۔ ہمیں یہاں سے چلے جانا چاہیئے۔
اب سر منڈے جادوگر سے مل کر بھی کیا کریں گے۔
کیٹی نے کہا۔
میرا دل کہتا ہے کہ ابھی ہمیں یہاں سے نہیں جانا چاہیئے
آدھی رات کو سر منڈے حبشی جادوگر کو آ لینے دو ہو
سکتا ہے میری شکل میں تبدیلی آ جائے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کچھ سوچ کر کہا۔

"وہ جادوگر ہے۔ مگر وہ تو خود تمہارے دوست جن کی تلاش میں ہے اور اسے قابو میں کرنا چاہتا ہے وہ تمہاری شکل کیسے بدلے گا۔

کیٹی نے کہا۔

میرا دوست جن بھی اس جگہ پر ہے۔ ہو سکتا ہے وہ کسی وقت میری مدد کو آ جائے۔

عنبر نے کہا۔

چلو ٹھیک ہے۔ ویسے بھی اب رات ہو رہی ہے۔ ہم یہ رات اسی جگہ گزار لیتے ہیں۔

کیٹی نے کہا۔

"عنبر وعدہ کرو کہ تم مجھے آدمی کی شکل میں دیکھ کر میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے۔

عنبر ہنسنے لگا اور بولا

اچھا ایک بار مجھے اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیر لینے دو

اور عنبر نے جلدی سے کیٹی کی بڑی بڑی کالی مونچھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔ اور ہنستے ہوئے بولا۔

"اب وعدہ کرتا ہوں آئندہ مذاق نہیں کروں گا۔

کیٹی نے غصے سے کہا۔

"بُرا ہوا اس کم بخت جن کا۔ مجھے مرد بنایا اور پھر اتنی بڑی بڑی مونچھیں بھی چپکا دیں۔

عنبر نے کہا۔

ویسے تمہیں بُری نہیں لگ رہیں کیٹی۔ بالکل جرام ڈاکو لگ رہے ہو۔

کیٹی نے ناراض ہو کر کہا۔

"لگ رہی ہو۔ میں عورت ہوں" تم مرد ہو۔ عورت کہاں ہو۔ بھلا عورتوں کی اتنی بڑی بڑی مونچھیں ہوتی ہیں۔

کیٹی نے اپنی مونچھیں نوچ لیں اور کہا۔

"خدایا مجھے جلدی سے عورت بنا دے۔"

اس طرح باتیں کرتے اور لڑتے جھگڑتے رات گہری ہو گئی۔

کیٹی نے کہا۔

"ہمیں یہاں کہیں جگہ چھپ کر بیٹھ جانا چاہیئے۔ وہ سر منڈا جادوگر آدھی رات کو آئے گا۔

عنبر اور کیٹی کنوئیں کے پاس ہی ایک جگہ جھاڑی کے پیچھے بیٹھ گئے۔ جب رات آدھی گزر گئی اور جنگل میں گہرا اندھیرا اور سناٹا چھا گیا تو کیٹی نے ایک طرف اشارہ کر کے سرگوشی کی

"عنبر" ادھر دیکھو"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دور ٹیلے کے پیچھے سے ایک سایہ نکل کر کنوئیں کی طرف چلا آ رہا ہے۔ جب یہ سایہ ذرا آگے آیا تو کیٹی نے عنبر کے کان میں کہا

"یہی ہے وہ سر منڈا جادوگر۔"

عنبر نے دیکھا کہ ایک سیاہ کالا ناٹے قد کا بھاری بھرکم سر منڈا حبشی کنوئیں کی طرف آیا اور رک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا پھر اس نے کنوئیں کے اندر منہ ڈال کر کہا۔

"چٹکی بجا کر جن کو بلاؤ۔ میں تمہیں پھر سے عورت بنا دوں گا۔"

کنوئیں کے اندر سے کوئی جواب نہ آیا سر منڈے جادوگر نے پھر آواز دی۔

"کیٹی! میری بات کا جواب دو۔ چٹکی بجا کر جن کو ایک بار پھر بلاؤ۔ میں تمہیں مرد سے عورت بنا دوں گا میرے پاس ایسا منتر ہے۔"

کنوئیں میں گہری خاموشی تھی۔ جادوگر نے کنوئیں میں جھانک کر غور سے دیکھا اور پھر چیخ مار کر اچھل پڑا۔

"تم بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتیں اس سارے علاقے میں میرا جادو چلتا ہے میں تمہیں پاتال سے بھی کھینچ لاؤں گا۔"

اور وہ ادھر ادھر تلاش کرتا ہوا جھاڑی کے پیچھے آیا تو

اس کی نظر کیٹی اور عنبر پر پڑی وہ گرج دار آواز میں چیخا۔

"میں تمہیں پھونک ڈالوں گا اور تمہیں تمہارے ساتھی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

عنبر اور کیٹی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ سر منڈے حبشی جادوگر نے کوئی زوردار منتر پڑھ کر پھونک ماری تو اس کے ہاتھوں سے شعلے بلند ہونے لگے اس نے چیخ کر کہا۔

"اے اگنی دیوی! اے آگ کی دیوی۔ ان دونوں کو جلا دے۔ جلا دے۔ جلا دے۔"

لیکن اس وقت سارے جنگل میں ایک آواز گونج اٹھی

"کیا جلا دے۔ جلا دے۔ لگا رکھی ہے تم نے۔"

اور اچانک ایک اونچے لمبے قد کا سفید پوش لمبے بالوں لمبے بازوؤں اور لمبی ٹانگوں والا آدمی ظاہر ہو گیا۔ کیٹی نے خوش ہو کر کہا۔

"میرے دوست جن تم آ گئے"

عنبر نے دیکھا کہ اس جن کی انگلیاں اس کی پنڈلیوں سے بھی موٹی موٹی تھیں جن کو دیکھ کر سر منڈا جادوگر اچھل کر پرے ہٹ گیا اور پکار اٹھا۔

"اے سامری۔ اے جادوگروں کے بادشاہ! میں تیرا چیلا ہوں اپنے جادو کی طاقت سے اس جن کو میرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قبضے میں کر دے ۔

جن نے سر منڈے جادوگر کو دو انگلیوں سے گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا اور اسے اپنی آنکھوں کے سامنے لا کر بولا۔

"کیا سامری سامری لگا رکھی ہے۔ کون ہے یہ سامری

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

سیاہ کفن پوش بلا

جادوگر کے خوف کے مارے ہوش گم ہو رہے تھے۔

مگر اس نے ایک بار پھر جن کو دوست بنانے کے لیے کہا۔

اے سامری۔ جادوگروں کے بادشاہ اس جن کو میرا دوست بنا دے۔

جن نے غصے میں آ کر جادوگر کو اپنی مٹھی میں لے کر اس طرح مسل ڈالا کہ اس کی ہڈی پسلی ایک ہو گئی۔ اور وہ زندہ نہ رہا

جن نے جادوگر کی لاش کو وہیں کنوئیں کے پاس پھینک دیا۔

یہ سارا منظر عنبر اور کیٹی جھاڑیوں میں چھپے دیکھ رہے تھے

اب کیٹی نے باہر نکل کر کہا۔

"میرے دوست جن"، خدا کے لیے مجھے پھر سے عورت بنا دو میں مرد نہیں بنوں گی"

جن نے اسے ڈانٹ کر کہا۔

کیوں شور مچاتی ہو۔ جاؤ چٹکی بجاؤ۔

یہ کہہ کر جن غائب ہو گیا۔ کیٹی سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کمبخت پھر مجھے چٹکی بجانے کے لیے کہہ گیا ہے اور اس کا الٹا اثر ہوتا ہے۔ خدا جانے اب میں نے چٹکی بجائی تو مرد سے کہیں جانور نہ بن جاؤں۔

عنبر نے کہا۔

کیٹی تم ایک بار آزماؤ۔ جن کبھی جھوٹ نہیں بولا کرتے"

ارے عنبر بھائی کچھ بھی نہیں ہوگا۔ مجھے خطرہ ہے کہیں میں مرغا نہ بن جاؤں۔

"چلو مرغا ہی ہوگی۔ مرغی تو نہیں بنو گی"

پھر مذاق کرنے لگے تم۔ جاؤ میں تم سے نہیں بولتی۔

عنبر نے کہا۔

اچھا بابا۔ معافی مانگتا ہوں۔ لیکن خدا کے لیے ایک بار اپنی شکل سامنے لا کر چٹکی تو بجاؤ۔

کیٹی نے آنکھیں بند کر کے اپنی شکل کا تصور کیا اور چٹکی بجا دی۔ عنبر نے چیخ کر کہا۔ کیٹی تم عورت بن چکی ہو۔

کیٹی نے جلدی سے آنکھیں کھول کر اپنے آپ کو دیکھا وہ عورت بن چکی تھی۔ پھر سے کیٹی بن گئی تھی اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور کہا۔

"اف میرے خدا۔ میں بھی کس مصیبت میں پھنس گئی تھی خدا کا شکر ہے کہ اس مونچھوں والے حبشی سے تو پیچھا چھوٹا

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

آہستہ بولو جن نے سن لیا تو پھر سے تمہیں مونچھوں والا حبشی بنا دے گا۔

کیٹی بولی۔

یہاں سے نکل چلو عنبر۔ یہ جگہ بڑی منحوس ہے اور اس کمبخت سر منڈے جادوگر کی لاش بھی وہی پڑی ہے

وہ دونوں گھوڑے پر بیٹھے اور آگے روانہ ہو گئے۔

○

دن بھر جنگل میں سفر کرنے کے بعد شام ہو گئی۔

عنبر اور کیٹی نے دیکھا کہ سامنے ایک بنجر ویران پہاڑی آ گئی ہے جس کی ایک طرف دامن میں اوپر کو اٹھی ہوئی چٹانوں میں ایک ٹوٹی پھوٹی عمارت کھڑی ہے جس کی دیواریں جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں۔

"کیٹی یہ کون سی عمارت ہے"

کیٹی نے کہا۔

"کوئی پرانی عمارت کا کھنڈر ہے۔ ہمیں یہاں کیا لینا ہے چلو آگے چلتے ہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا۔

"کیوں نہ یہاں تھوڑی دیر آرام کر لیں رات بھی ہو رہی ہے۔"

"جیسے تمہاری مرضی"

اور وہ گھوڑے سے اتر کر پرانی عمارت کے کھنڈر میں ایک دیوار کے پاس پتھروں پر بیٹھ گئے گھوڑے کو انہوں نے چرنے کے لیے کھلا چھوڑ دیا تھا سورج دور پہاڑیوں کے پیچھے غائب ہو گیا۔ اور شام کا اندھیرا گہرا ہو گیا۔

عنبر نے کہا۔

اگر تمہیں بھوک لگی ہوئی ہو تو جنگل سے پھل وغیرہ ڈھونڈ کر لے آتا ہوں۔

کیٹی نے کہا۔

نہیں عنبر بھائی۔ تم تو جانتے ہو کہ مجھے بھوک نہیں لگتی

"وہ تو میں جانتا ہوں پھر بھی میں نے سوچا کہ شاید تم منہ کا مزہ بدلنا چاہو۔"

کیٹی بولی۔

"نہیں۔ بلکہ میں کچھ تھک گئی ہوں میرا خیال ہے میں کچھ دیر کے لیے سو جاتی ہوں۔

"بے شک تم سو جاؤ میں جاگ رہا ہوں۔ تم آرام کرو۔"

کیٹی وہیں پتھروں پر جگہ بنا کر سو گئی۔

عنبر کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا۔ پھر اس نے سوچا کہ گھوڑے کو ک جگہ باندھ دینا چاہیے وہ گھوڑے کو ایک پتھر کے ساتھ باندھ کر واپس آ گیا کیٹی گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی وہ گہری نیند میں تھی عنبر بھی ایک طرف دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور ماریا اور ناگ کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ اس وقت کہاں ہوں گے ناگ کے بارے میں تو کیٹی نے بتایا تھا کہ وہ اس سے سپین میں بچھڑ گئی تھی اور اس کا ارادہ افریقہ کی طرف آنے کا تھا عنبر اور کیٹی چونکہ افریقہ میں ہی تھے اس لیے عنبر کو یقین تھا کہ ایک نہ ایک روز ناگ سے ضرور ملاقات ہو جائے گی مگر ماریا کے بارے میں اسے کچھ خبر نہیں تھی کہ وہ کہاں ہے۔

عنبر ان ہی خیالوں میں گم تھا کہ رات گہری ہوتی چلی گئی اور پہاڑی کے آس پاس چٹانوں میں اندھیرا چھا گیا۔ عنبر کو ایک آواز سنائی دی یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی ٹھک ٹھک کر رہا ہو۔ آواز دور سے قریب آ رہی تھی۔ عنبر نے اس طرف دیکھا جدھر سے آواز آ رہی تھی۔ پہلے تو اسے اندھیرے میں کچھ نظر نہ آیا پھر اسے روشنی کا ایک غبار سا دکھائی دیا جو پہاڑی والے چٹانوں کے نیچے ایک طرف ابھر رہا تھا وہ اٹھ کر دیوار کی اوٹ میں ہو کر دیکھنے لگا۔ روشنی کا غبار صاف ہو گیا اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھٹ کھٹ کی دھیمی آواز بھی قریب سے سنائی دینے لگی۔
اچانک عنبر نے دیکھا کہ ایک سیاہ پوش سایہ ہاتھ میں جلتی ہوئی موم بتی کی پرانی طرز کی شمع لیے کھنڈر کی طرف بڑھ رہا ہے عنبر اسے غور سے دیکھ رہا تھا سیاہ پوش بلا کا سایہ ذرا قریب آیا تو عنبر کو اس سائے کی گردن کے اوپر لگی ہوئی کھوپڑی دکھائی دی جس کی سیاہ آنکھوں میں ڈیلوں کی جگہ گہرے سوراخ پڑے ہوئے تھے عنبر نے سوچا کہ یہ تو کوئی سیاہ پوش بلا ہے جو کھنڈر کی طرف جا رہی ہے عنبر کو دیکھتے دیکھتے وہ سیاہ پوش بلا کھنڈر کی دیواروں میں گم ہو گئی اور وہاں روشنی کی جگہ اندھیرا ہو گیا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ سیاہ پوش بلا کھنڈر میں کہیں غائب ہو گئی ہے کیٹی ابھی تک سو رہی تھی عنبر نے اسے جگانا مناسب نہ سمجھا اور اس کے قریب دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا اور سیاہ پوش بلا کے بارے میں سوچنے لگا کہ یہ کوئی آسیب تھا یا کوئی چلتی پھرتی لاش تھی۔

سیاہ پوش بلا کو کھنڈر کی دیواروں میں غائب ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اچانک اسے ماریا کی خوشبو کا ایک جھونکا محسوس ہوا وہ چونک کر اٹھ بیٹھا اس نے دو تین بار لمبے لمبے سانس لیے۔ ہوا میں ماریا کی خوشبو آ رہی تھی عنبر نے جلدی سے کیٹی کو جگایا اور کہا۔

"کیٹی۔ ماریا کی خوشبو آ رہی ہے"

کیٹی نے بھی سانس لے کر کہا۔

ہاں۔ عنبر بھائی۔ یہ تو ماریا کی خوشبو ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ یہیں کہیں ہے مگر کہاں ہو سکتی ہے کہیں وہ اس کھنڈر میں تو نہیں ہے

عنبر بولا۔

جب تم سو رہی تھی تو میں نے ایک سیاہ کفن پوش بلا کو کھنڈر میں چراغ ہاتھ میں لیے جاتے دیکھا تھا۔

سیاہ کفن پوش بلا۔ کیٹی نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں وہ عنبر نے کہا۔ اس نے ایک سیاہ لمبا لبادہ پہن رکھا تھا۔ بالکل کفن کی طرح کا تھا اس کے ہاتھ میں ایک شمع تھی۔ اور چلتے ہوئے کھٹ کھٹ کی آواز آ رہی تھی جیسے اس نے پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں پہن رکھی ہوں اور اس کی گردن پر سر کی جگہ ایک کھوپڑی تھی۔

اُف میرے خدایا۔ یہ تو ضرور کوئی چڑیل ہو گی۔ اس کا مطلب ہے کہ ماریا کو کسی چڑیل نے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے کیونکہ اگر وہ آزاد ہوتی تو ہماری خوشبو سونگھ کر ضرور باہر نکل آتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے بڑی ٹھیک بات کی تھی۔ عنبر نے کہا۔

"بس کھنڈر میں چل کر دیکھتا ہوں تم اسی جگہ ٹھہرو"

کیٹی نے کہا۔

"نہیں عنبر بھائی۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔"

وہ دونوں وہاں سے اٹھے اور اندھیرے میں آہستہ آہستہ چلتے کھنڈر کی دیواروں کے اندر آگئے اس قسم کے کھنڈر وہ پہلے بھی بہت دیکھ چکے تھے عنبر کی نظریں زمین پر پتھروں کے درمیان مٹی پر سیاہ کفن پوش بلا کی کھڑاؤں کے نشان دیکھ رہی تھی جو اسے دھندلے دھندلے نظر آرہے تھے۔

"کیٹی! یہ نشان اسی کفن پوش بلا کے ہیں ہمیں ان نشانوں کے تعاقب میں جانا ہے۔"

کھڑاؤں کے پراسرار نشان کھنڈر کے پچھلے راستے سے ہوتے ہوئے ایک جگہ دیوار کے ساتھ پہنچے ڈھلان میں چلے گئے تھے یہ ڈھلان ایک تنگ راستے کی شکل میں کھنڈر کے نیچے تہہ خانے میں جاتی تھی عنبر اور کیٹی اس پر چلنے لگے کیٹی پیچھے تھی اور عنبر آگے آگے تھا وہ دونوں پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے تھے ماریا کی خوشبو زیادہ ہوگئی تھی کیٹی نے کہا۔

ماریا کی خوشبو!

یہ تنگ راستہ انہیں ایک کھلے چوکور تہہ خانے میں لے گیا

جہاں ایک گول ستون کے اوپر انہیں ایک جلتی ہوئی لالٹین کی طرح کی شمع دکھائی دی۔ عنبر نے کہا۔

یہ لالٹین ہمیں آگے راستے میں راستہ دکھلائے گی

اور اس نے لالٹین ہاتھ میں لے لی تہہ خانے میں چھت تک بڑے بڑے گول ستون بنے تھے جن پر فرعون مصر کی تصویریں لکیروں کی شکل میں بنی ہوئی تھیں وہ تیسرے ستون کے پاس سے گزر رہے تھے کہ انہیں اپنی دائیں جانب ایک تابوت دیوار کے ساتھ لگا ہوا نظر آیا۔ عنبر نے کہا۔

یہ کسی پرانی ممی کا تابوت لگتا ہے۔

کیٹی نے تابوت کی طرف دیکھا تو اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"عنبر"

عنبر نے گردن موڑ کر دیکھا تو تابوت کا ڈھکنا آہستہ آہستہ کھل رہا تھا وہ لالٹین لے کر ایک دم ستون کے پیچھے ہو گیا اتنے میں تابوت کا ڈھکنا کڑاک کی آواز کے ساتھ کھل گیا اور اس میں سے جابر فرعون کی لاش کا ڈھانچہ جس کے بازوؤں کے ساتھ ممی کی پٹیوں کے پرانے چیتھڑے لٹک رہے تھے باہر نکل آیا اور عنبر اور کیٹی کی طرف بڑھا اس کے حلق سے خرخراہٹ کی دہشتناک نکل رہی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے لالٹین کو پھونک مار کر بجھا دیا اور کیٹی کو لے کر واپس بھاگا۔ مگر پیچھے وہ جس راستے سے آئے تھے اب وہ بند ہو چکا تھا عنبر نے کہا۔

"اس طرف کیٹی ۔ سامنے سیڑھیاں تھیں۔

وہ لالٹین وہیں پھینک کر سیڑھیوں کی طرف بھاگے۔ سیڑھیاں نیچے کسی اور تہہ خانے میں جا رہی تھیں عنبر اور کیٹی نیچے اتر گئے یہاں دیوار کے ساتھ تین انسانی ڈھانچے لٹک رہے تھے اور درمیان میں پتھر کا ایک گول ڈبہ پڑا تھا ماریا کی خوشبو یہاں بے حد تیز تھی۔

عنبر نے کہا

"کیٹی ماریا یہیں کہیں موجود ہے۔

اس نے آہستہ سے ماریا کو آواز دی ۔ کوئی جواب نہ آیا لیکن سیڑھیوں پر سے وہی کھٹ کھٹ کی آواز آنے لگی۔ عنبر بولا۔

"یہ وہی کفن پوش بلا ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"اُف! اب کیا ہوگا۔ میں چٹکی بجا کر کبوتری بن رہی ہوں

عنبر نے جلدی سے کیٹی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔

"یہ غلطی نہ کرنا۔ ان آسیبی ہیولوں کا پرندوں پر بڑا جلدی اثر ہو جاتا ہے تم میرے ساتھ رہو۔

سیڑھیوں میں وہی روشنی کا غبار پھیل رہا تھا۔ سیاہ پوش بلا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی سیڑھیاں اتر رہی تھی اور پھر وہ ان کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ کیٹی کے منہ سے چیخ سی نکل گئی سیاہ کفن پوش بلا کے ہاتھ میں چراغ جل رہا تھا اور گردن کے اوپر انسانی کھوپڑی تھی جس کی آنکھوں کے سوراخوں میں سے زرد زرد روشنی ہو رہی تھی۔

عنبر نے کیٹی کو اپنے پیچھے کر لیا اور بولا۔

"تم کون ہو؟"

سیاہ پوش کفن پوش بلا نے کہا۔

جس کو تمہاری تلاش تھی۔"

"میری تلاش تھی؟ کیا تم مجھے جانتی ہو۔

ہاں۔ کفن پوش بلا نے کہا "تم عنبر ہو۔ جو پانچ ہزار سالوں سے زندہ ہے میں ماریا کو پہلے ہی اپنے قبضے میں کر چکی ہوں اور ناگ کو میں نے قتل کر دیا ہے اس کی لاش ساتھ والی کوٹھڑی میں پڑی ہے

اتنا سننا تھا کہ کیٹی اور عنبر کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سیاہ کفن پوش بلا نے کہا۔

ماریا ہمارے سامنے والے پتھر کے ڈبے میں قید ہے۔ وہ یہاں سے باہر نہیں نکل سکتی۔ ناگ کی لاش گل سڑ رہی تھی اب تم دونوں کی باری ہے۔ تم اب اسی تہہ خانے میں پڑے رہو گے اور میں اپنے عمل سے ایک طلسم بناؤں گی اور وہ طلسم مجھے تمہاری جگہ ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید کر دے گا۔

اور سیاہ کفن پوش بلا نے ایک بھیانک قہقہہ لگایا اس کی کھوپڑی کا جبڑا اوپر نیچے ہلنے لگا اور چراغ اس کی ہتھیلی میں کانپنے لگا وہ واپس مڑی اور سیڑھیاں چڑھ کر غائب ہو گئی۔ عنبر نے کیٹی سے کہا۔

"ناگ نہیں مر سکتا یہ بکواس کرتی ہے۔ اور۔ اور ماریا اس ڈبے میں بند ہے کیا۔

اس نے اور کیٹی نے پتھر کے گول ڈبے کا ڈھکنا اٹھایا تو اندر سے ماریا کی تیز خوشبو باہر آئی۔

"ماریا! ماریا! عنبر نے زور سے کہا۔

"عنبر! عنبر! خدا کا شکر ہے تم آ گئے۔"

ماریا کی کمزور آواز سنائی دی۔ لگتا تھا کہ وہ کسی گہرے کنوئیں

کے اندر سے بول رہی ہے۔ عنبر اور کیٹی نے ڈبے میں جھک کر دیکھا۔ انہیں ماریا کہیں نظر نہیں آ رہی تھی کیٹی نے کہا۔

"ماریا بہن! ہم تمہیں یہاں سے کیسے نکالیں؟"

ماریا کی آواز آئی۔

"کیٹی بہن۔ تمہاری آواز سن کر مجھے خوشی ہوئی۔ مگر افسوس۔ عنبر بھائی۔ ناگ کی لاش ساتھ والی کوٹھڑی میں ایک صندوق میں پڑی ہے۔

عنبر نے کہا۔

نہیں نہیں ماریا۔ ناگ کبھی نہیں مر سکتا۔

ماریا نے کہا۔

وہ تو مر چکا ہے عنبر بھیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اس کی لاش دیکھی ہے اس کا سر کٹا ہوا تھا اور اب وہ اتنی خراب ہو چکی ہے کہ اگر اسے کیلاش پربت کی جھیل میں بھی لے جا کر رکھا جائے تو اس میں دوبارہ جان نہیں پڑ سکتی۔

"اف۔ یہ میں کیا سن رہا ہوں۔ ماریا۔

ماریا کہنے لگی۔

میں سچ کہہ رہی ہوں عنبر بھیا۔ تم خود جا کر دیکھ لو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر بولا۔

مگر تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے۔ تم یہاں کیسے قید کر دی گئی ہو۔

ماریا بولی۔

مجھے ایک سیاہ کفن پوش بلا نے اپنے طلسم میں قید کر دیا ہے میری ساری طاقت ختم کر دی گئی ہے اور میں نہ اُوپر اُٹھ سکتی ہوں اور نہ کسی دیوار میں سے گزر سکتی ہوں۔

عنبر نے کیٹی سے کہا۔

کیٹی! تم اس جگہ ٹھہرو۔ میں ساتھ والی کوٹھڑی میں ناگ کی لاش خود اپنی نظر سے دیکھنا چاہتا ہوں۔

عنبر تہہ خانے کی تنگ و تاریک سیڑھیاں چڑھنے لگا تو اچانک اسے ایک زبردست دھکا لگا اور وہ پیچھے کی طرف گر پڑا۔ کیٹی نے بھاگ کر اسے اٹھایا انہوں نے ایک بار پھر سیڑھیاں چڑھنے کی کوشش کی مگر کفن پوش بلا نے وہاں جادو کا ایک ایسا حصار کھینچ رکھا تھا کہ وہ دھکا کھا کر دونوں پیچھے گر پڑے ماریا نے برتن میں سے آواز دی۔

"عنبر بھیا۔ تم بھی میرے ساتھ یہاں قید کر دیئے گئے ہو تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ میرے خدا! ہمارے

اتنے لمبے سفر میں یہ پہلا منحوس موقع آیا ہے کہ ہم چاروں ایک جگہ طلسمی حصار میں قید کر دیئے گئے ہیں

عنبر نے کہا۔

"ماریا بہن! تم گھبراؤ نہیں۔ ہم یہاں سے نکلنے کی اور تمہیں ساتھ نکال لے جانے کی کوشش کریں گے

کیٹی بولی۔

"لیکن عنبر بھائی۔ ناگ کا کیا بنے گا؟"

ماریا نے کہا۔

"مجھے اس کا بہت غم لگا ہے۔"

عنبر بولا۔

میرا دل اب بھی گواہی دے رہا ہے کہ ناگ زندہ ہے۔"

"پھر صندوق میں لاش کس کی ہے؟" ماریا نے آواز دے کر پوچھا۔

عنبر نے کہا۔

وہ لاش ایک معمہ ہے ہو سکتا ہے کفن پوش بلا نے ہمیں پھانسنے کے لیے کسی دوسرے کی لاش کو ناگ کی شکل دے کر صندوق میں ڈال دیا ہو۔

ماریا نے کہا۔

کاش ایسا ہو۔ لیکن میرا دل ناگ کی لاش کا خیال کر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈوبنے لگتا ہے۔

عنبر بولا۔

یہ معمہ بھی حل ہو جائے گا۔ تم گھبراؤ نہیں۔ بہر حال میرا دل کہہ رہا ہے کہ ناگ زندہ ہے۔"

عنبر نے کیٹی سے کہا۔

کیٹی کیا یہاں تمہارا جن دوست ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا

کیٹی بولی۔

اس کا کوئی بھروسہ نہیں اوّل تو وہ میرے بلانے پر کبھی نہیں آیا اور اگر آ بھی جائے تو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کفن پوش بلا کے ساتھ مل کر ہمیں ہی تنگ کرنا شروع کر دے

عنبر نے کہا۔

تم اسے چٹکی بجا کر بلاؤ تو سہی۔

"میں چٹکی بجاؤں گی تو خدا جانے کیا بن جاؤں گی مجھے تو اب اپنی چٹکی پر بھی بھروسہ نہیں رہا۔

ماریا نے پتھر کے مرتبان میں سے آواز دی۔

"کیٹی بہن! تم اپنے دوست جن کو بلا کر تو دیکھو ہو سکتا ہے وہ یہاں کہیں ہو اور ہماری کچھ مدد کر سکے۔"

کیونکہ اس کفن پوش بلا کا طلسم بڑا سخت ہے ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

عنبر بولا۔

اس کا مقابلہ تو کوئی جن ہی کر سکتا ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"میری مانو۔ اسے بلانا فضول ہے بالکل فضول۔

"اچانک جن کی آواز گونجی۔"

کیا فضول فضول لگا رکھی ہے تم نے۔"

عنبر اور کیٹی نے خوش ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر کیٹی نے آواز بلند کی۔

"میرے دوست جن یہاں ایک کفن پوش بلا ہے جس نے ہمیں یہاں اپنے زبردست طلسم میں قید کر رکھا ہے ہماری مدد کرو اور ہمیں یہاں سے باہر نکالو۔

جن کی آواز گونجی۔

"میں تمہارا چاچا لگتا ہوں جو تمہیں یہاں سے نکالوں جاؤ اپنے چاچے کو جا کر کہو۔

کیٹی نے عنبر کی طرف دیکھ کر مایوسی سے کہا۔

"میں پہلے نہ کہتی تھی کہ یہ جن بے اعتبارا ہے۔"

جن کی آواز پھر گونجی۔

"بے اعتباری ہو گی تم — تمہارا چاچا۔

کیٹی نے بڑی میٹھی آواز بنا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میری مدد کرو نا جن ۔ تم میرے دوست بھی تو ہو
کیا میرے دوست نہیں ہو ۔
جن کی آواز ایک بار پھر گونجی
کیا دوست دوست کی رٹ لگا رکھی ہے تم نے ۔ بس
کرو ۔ میں تمہیں اگربتیوں کا ایک دستہ پھینک رہا ہوں
اس کی دھونی میں سے تم دونوں ایک بار نکل جاؤ
تم پر یہاں کسی کا جادو اثر نہیں کرے گا ۔
کیٹی نے کہا ۔
اور ماریا کو مرتبان سے کیسے نکالیں گے ۔
جن کی کرخت آواز آئی
زیادہ ٹرٹر نہ کرو اب ۔ اس کو بھی دھونی دے
دینا اب مجھے نہ بلانا میں ٹمبکٹو کے جن ہاوس میں
سالگرہ کی دعوت پر جا رہا ہوں ۔
کیٹی نے جلدی سے کہا ۔
ناگ کا کیا بنے گا جن دوست ۔
مگر جن کی آواز نہ آئی ۔ وہ ٹمبکٹو پہنچ چکا تھا ۔ اتنے
میں دھپ سے سلگتی اگربتیوں کا ایک دستہ فرش پر آن گرا
اس دستے میں سے خوشبودار دھواں اٹھ رہا تھا ۔ دھوئیں
کا ایک مرغولہ سا بن گیا عنبر اور کیٹی جلدی سے اس دھوئیں

میں سے گذر گئے پھر عنبر نے اگربتیاں اٹھا کر ماریا کے
مرتبان میں بھی اس کی دھونی دی ۔
اچانک ماریا کی آواز آئی ۔
میرے خدا ! میں باہر آچکی ہوں اور اپنی پوری طاقت
محسوس کرنے لگی ہوں
عنبر نے کہا ۔
اس کا مطلب ہے کہ اب ہم پر کفن پوش بلا کے
جادو کا بھی اثر نہیں ہوگا آؤ تہہ خانے سے باہر
نکلتے ہیں ۔
ماریا عنبر اور کیٹی تہہ خانے کی سیڑھیوں پر آگئے اور پھر
انہوں نے اوپر چڑھنا شروع کر دیا اب انہیں کوئی طلسمی
دھکا نہ لگا وہ طلسم کا حصار ان پر بے اثر ہو چکا تھا ماریا
انہیں لے کر اس کوٹھڑی میں آگئی جہاں ایک صندوق میں
ناگ کی لاش پڑی تھی ماریا نے صندوق کا ڈھکن کھول دیا
ماریا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ صندوق میں سے ناگ کی لاش
غائب تھی اور اس کی جگہ ایک کالے رنگ کا مرا ہوا سانپ پڑا
تھا ۔
ماریا نے کہا ۔
"عنبر بھائی میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اس صندوق میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کی لاش پڑی تھی ۔ یہ سانپ ضرور ناگ ہی ہے کسی نے جادو کے زور سے اسے سانپ بنا دیا ہے ۔

عنبر بولا ۔

ہم اس مردہ سانپ کو یہاں سے نکال لے چلیں گے ۔

کیٹی نے کہا ۔

کوئی آ رہا ہے ۔

عنبر نے جلدی سے مردہ سانپ اٹھا کر جیب میں رکھ لیا کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی جو دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی ماریا نے کہا ۔

"تم لوگ صندوق کے پیچھے چھپ جاؤ میں باہر جا کر دیکھتی ہوں کہ یہ کون ہے"

عنبر اور کیٹی صندوق کے پیچھے چھپ گئے ماریا پر چونکہ اب جادو اثر نہیں کر رہا تھا اس لیے وہ بڑے آرام کے ساتھ بند دروازے میں سے گزر کر دوسری طرف آ گئی ۔

اس نے دیکھا کہ ایک انسانی ہڈیوں کا ڈھانچہ جس کی کھوپڑی پر ایک دیا جل رہا تھا کوٹھڑی کے بند دروازے کے پاس آ کر رک گیا ہے ۔ اس کے ہاتھ میں ایک کلہاڑی تھی اس نے زور سے دروازے پر کلہاڑی کا وار کیا دروازہ ٹوٹ کر گر پڑا

ماریا نے انسانی ڈھانچے کے ہاتھ سے کلہاڑا چھین کر اس پر حملہ کر دیا ۔ انسانی ڈھانچہ دو ٹکڑے ہو کر فرش پر گر پڑا ایک بھیانک چیخ بلند ہوئی اور ڈھانچے کا دیا بجھ گیا اور اس کی ہڈیاں غائب ہو گئیں ۔

ماریا نے عنبر اور کیٹی کو آواز دے کر باہر بلا لیا ۔

"یہاں سے جلدی نکل چلو"

وہ دروازے میں سے نکل کر اس بڑے کمرے میں آ گئے جہاں جابر فرعون مصر کی ممی کا تابوت دیوار کے ساتھ سیدھا کھڑا تھا ۔

عنبر ماریا اور کیٹی اس تابوت سے قریب سے گزر کر باہر نکلنے کے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ایک دم سے تابوت کا ڈھکنا کھلا اس میں سے ایک جابر فرعون کی لاش کے ہاتھ نے باہر نکل کر کیٹی کو تابوت کے اندر کھینچ لیا کیٹی کی چیخ نکل گئی ۔ عنبر اور ماریا نے پیچھے مڑ کر دیکھا کیٹی کو فرعون کی لاش تابوت میں بند کر چکی تھی وہ تابوت کی طرف لپکے عنبر نے تابوت کو دھکا دے کر زمین پر گرا دیا زمین پر ٹوٹنے کی بجائے تابوت غائب ہو گیا

ماریا اور عنبر دنگ رہ گئے ۔ عنبر نے کہا ۔

"وہ تابوت کہاں چلا گیا ۔"

اس نے کیٹی کو آوازیں دیں مگر وہاں نہ تابوت تھا اور نہ کیٹی تھی ماریا گھبرائی ہوئی آواز میں بولی"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر بھائی۔ کیٹی کہاں چلی گئی۔ یہ تو غضب ہو گیا۔

اس پر جادو نے اثر کر دیا۔

اچانک ایک ہولناک زلزلے کی آواز سے سارا کمرہ گونج اٹھا اور پھر ستون ہلنے لگے۔ چھت میں سے ایک بھاری پتھر ٹوٹ کر نیچے گر پڑا عنبر نے کہا۔

"یہ کھنڈر گرنے لگا ہے یہاں سے نکل چلو ماریا۔

وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر سرنگ میں آگئے اور وہاں سے دوڑتے ہوئے نکل کر کھنڈر کے باہر نکل آئے زلزلہ شدید تھا اور کھنڈر کی دیواریں تنکوں کی طرح ہل رہی تھیں۔ کمال کی بات یہ ہے کہ یہ زلزلہ صرف اسی علاقے میں تھا جہاں چٹانوں میں کھنڈر کی ٹوٹی پھوٹی عمارت تھی عنبر اور ماریا جلدی جلدی چٹانوں سے ہٹ کر نیچے اتر آئے اور ایک جگہ جھاڑیوں کے پاس کھڑے ہو کر چاندنی رات میں کھنڈر کی دیواروں اور ستونوں کو زلزلے کی وجہ سے جھولتے اور ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے دیکھنے لگے ان کے دیکھتے دیکھتے ساری عمارت ڈھے گئی اور پھر ایک کڑاک دار آواز کے ساتھ پہاڑی کے اندر زمین میں دھنس گئی۔ دوسرے لمحے وہاں سوائے چٹانوں کے اور کچھ نہیں تھا۔

ماریا نے اداس آواز میں کہا۔

"عنبر! کیٹی کو اب ہم کہاں تلاش کریں گے؟"

عنبر نے کہا۔

ماریا بہن! اس سوال کا جواب تو وقت ہی دے گا پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ میری جیب میں جو مردہ سانپ ہے کیا یہ واقعی ناگ کی لاش ہے یا کوئی جادو کا کرشمہ ہے عنبر نے جیب میں سے کالے سانپ کی لاش کو نکال کر چاندنی رات میں غور سے دیکھا عنبر کی ہتھیلی میں پڑے پڑے سانپ کا مردہ جسم سوکھ کر ہڈیوں میں بدل گیا اور پھر یہ ہڈیاں بھی غائب ہو گئیں

"ماریا تم دیکھ رہی ہو۔ میرا خیال ہے یہ جادو تھا۔ ناگ کی لاش نہیں تھی مجھے اب بھی یقین ہے کہ ناگ کہیں نہ کہیں ضرور زندہ ہے۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو"

عنبر اور ماریا پہاڑی ڈھلان سے اتر کر خشک پہاڑیوں اور بکھرے ہوئے پتھروں کے درمیان ایک طرف روانہ ہو گئے اب انہیں ناگ کے ساتھ ساتھ کیٹی کے تابوت میں غائب ہو جانے کا معمہ بھی حل کرنا تھا۔ چلتے چلتے جب وہ کافی دور نکل آئے تو انہیں کچھ فاصلے پر ایک جگہ سرخ روشنی ابھرتی ہوئی دکھائی دی۔ عنبر نے کہا کہ شاید وہاں کوئی بستی ہے اور وہ دونوں اس روشنی کی طرف چل پڑے۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ روشنی کس چیز کی تھی۔
کیپٹن جابر فرعون کے تابوت میں جانے کے بعد کہاں پہنچ گئی۔
ناگ جب افریقہ میں اترا تو اس کے ساتھ کیا واقعات پیش آئے؟
اور عنبر اور ماریا کو آگے جا کر کن پر اسرار واقعات اور حالات سے دو چار ہونا پڑا۔
ان سوالوں کے جواب آپ کو عنبر ناگ ماریا کی واپسی کی اگلی قسط نمبر ۷۹ میں ملیں گے جس کا عنوان "پُراسرار فرعون کا ڈھانچہ" ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk